عقائد اہل سنت کا پاسبان
دو ماہی
کتابی سلسلہ
کلمۂ حق
لاہور
شمارہ 11
حضرت علامہ ابو الحسن محمد خرم رضا قادری کی شہادت کا المناک سانحہ
تحریف میں گزرا بالکل نہیں تمہارا کیا تم ہو اہل حدیث؟ (چوتھی اور آخری قسط)
دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد
انبیٹھی دیوبندی کے فتویٰ کفر کی زد میں
دیوبندی مذہب کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا دوغلا پن
دیوبندی ہوتے لکھتے ہیں مگر لکھتے نہیں ایک نیا لطیفہ
مولوی اور دیوبندی اور دیوبندی مجلہ نور سنت میں زبردست ٹکراؤ
دیوبندی حضرات کا اپنے پیر و مرشد سید احمد رائے بریلوی کو
جناب رسول اللہ ﷺ سے بڑھانا
مقلدین ائمہ اربعہ مولوی عبد الماجد دریابادی دیوبندی کے
نزدیک شرک فی النبوت کے مرتکب ہیں
مولوی اقبال رنگونی دیوبندی صاحب کی جہالت یا دجل؟
مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی غلط بیانی اور مجموعہ الکذب
مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل و فریب کا تحقیقی و
تنقیدی جائزہ (قسط:4)
دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں
(قسط:10)
فیروز اللغات میں دو افسوسناک تحریفات کی نشاندہی
حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے باغی دیوبندی مرید

کے علمی و تحقیقی مضامین زیر ترتیب ہیں۔ ان شاء اللہ بہت جلد زیور طباعت سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر جلوہ گر ہونگے، جن سے عقائد و معمولات اہلسنت کا حق ہونا اور نظریات وہابیہ و دیوبندیہ کا باطل و مردود ہونا روز روشن کی طرح مزید واضح ہو جائے گا اور کتب اسلامیہ و کتب وہابیہ میں خود وہابیوں کی جانب سے کی گئی تحریفات کا پول بھی کھل جائے گا۔

کتابی سلسلہ

عقائد اہلسنت کا پاسبان

دوماہی مجلّہ

کلمہ حق

شمارہ نمبر 11

نومبر دسمبر 2011ء

بوجہ تاخیر اشاعت بتاریخ

15 جولائی 2013ء

بفیضان نظر

فرید الدہر، وحید العصر، حجۃ الخلف، تاج المحققین، سراج المدققین، شیخ الاسلام والمسلمین، خاتمۃ الفقہا والمحدثین، سلطان العلماء المتبحرین، برہان الفضلاء المصدرین، بحر العلوم، کاشف السر المکتوم، زین العرب والعجم، مفیض الکمالات الربانیہ علی العالم اعلیٰ حضرت امام اہلسنت، مجدد دین وملت مفتی امام الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ایڈیٹر عبد المصطفیٰ رضوی

نائب ایڈیٹر غلام صدیق نقشبندی مجددی

منی آرڈر بھیجنے کا پتہ

یوسف مرشد ایکوریم دکان نمبر 2 گراؤنڈ فلور بالچند روچیرم بالڈنگ
نزد فریسکو سوئیٹس اینڈ بیکرز شارع لیاقت، برنس روڈ کراچی

کلمہ حق حاصل کرنے کے لئے رابطہ نمبر 0324-2311741

قیمت فی شمارہ 30 روپے

سالانہ فیس 240 روپے

پاسبان اہل سنت وجماعت (پاکستان)

فہرست مضامین

حضرت علامہ ابوالحسن محمد خرم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کا المناک سانحہ

میثم عباس قادری رضوی

سچ کہے جو کوئی سو مارا جائے ، راستی ہے گی دار کی صورت

مورخہ 3 مئی 2013 بروز جمعۃ المبارک مناظر اسلام قاطع وہابیت حضرت علامہ ابوالحسن محمد خرم رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ خطیب شاہی مسجد موتی بازار لاہور کو 2 درندہ صفت نامعلوم خبیثوں نے بادشاہی مسجد کے عقب میں فائرنگ کر کے شہید کردیا۔ دہشت گردی کی اس کاروائی کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے۔ 38 سال کی عمر میں آپ نے شہادت کا رتبہ پایا۔ آپ کے پسماندگان میں 2 بیٹے، 1 بیٹی اور 1 بیوہ شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس عظیم حادثہ پر صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آپ حضرت علامہ غلام قادر بھیروی علیہ الرحمہ کی مسجد واقع موتی بازار (جسے شاہی مسجد کہتے ہیں) سے خطاب اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد رکشے میں سوار ہو کر آپ اپنے گھر واقع سمن آباد واپس تشریف لا رہے تھے کہ 2 نقاب پوش انسان نما درندے موٹر سائیکل پر آئے اور بادشاہی مسجد کے عقب میں آپ پر فائرنگ کر کے فرار ہوگئے۔ رکشہ ڈرائیور کے بیان کے مطابق جب آپ پر فائرنگ کی گئی تو وہ رکشہ سے باہر گر گیا۔ ہوش و حواس قائم ہونے کے بعد جب اس نے رکشے میں دیکھا تو حضرت علامہ شہید بہ ہیئت سجدہ خون میں لت پت جھکے ہوئے تھے اس وقت رکشے کا رُخ بھی قبلہ کی طرف تھا۔ رکشہ ڈرائیور نے آپ کو سیدھا کر کے کچھ پوچھا تو آپ نے اس کی طرف دیکھا لیکن کوئی جواب نہیں دیا اور کلمہ طیبہ کا ورد کرتے رہے ڈرائیور رکشہ کو قریبی

ہسپتال لیڈی ولنگڈن لے گیا تو انہوں نے میو ہسپتال لے جانے کا کہا۔ رکشہ ڈرائیور میو ہسپتال کی طرف روانہ ہوا جب ڈرائیور نے پیچھے دیکھا تو حضرت علامہ شہید پھر بہ ہیت سجدہ جھک گئے۔ میو ہسپتال پہنچنے پر ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کی شہادت ہو چکی ہے ''انا للہ وانا الیہ راجعون'' ایک گولی رکشہ ڈرائیور کی گردن سے چھو کر گزری ابتدائی طبی امداد کے بعد رکشہ ڈرائیور کو فارغ کر دیا گیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کی حضرت علامہ صاحب پر رحمت کا واضح ثبوت ہے کہ آپ کو کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے شہادت نصیب ہوئی۔ مورخہ ۴ مئی بروز ہفتہ بعد نماز ظہر آپ کی نمازِ جنازہ دربارِ حضرت داتا گنج بخش کے احاطہ میں ادا کی گئی۔ نماز جنازہ آپ کے استاذ حضرت علامہ پروفیسر قاری مشتاق احمد صاحب نے پڑھائی۔ جس میں علماء و عوام کا کثیر اجتماع تھا۔ حضرت علامہ شہید کو انکی والدہ کے قدموں میں قبرستان میانی صاحب میں دفن کیا گیا۔ حضرت شہید اہلسنت کے ختمِ قل شریف 5 مئی اور ختمِ چہلم کی محافل 9 جون کو جامع مسجد یا رسول اللہ گلشنِ راوی، لاہور میں ادا کی گئیں۔

راقم کے حضرت علامہ ابوالحسن محمد خرم رضا قادری علیہ الرحمہ کے ساتھ تعلقات تقریباً پچھلے 6 برس پر محیط ہیں۔ آج آپ کی شہادت کے متعلق لکھتے ہوئے دل پر غم کی جو کیفیت ہے وہ ناقابل بیان ہے۔ شہادت سے ایک دن قبل سمن آباد میں ان کے گھر کے قریب واقع نیازیہ مسجد میں ان سے ملاقات ہوئی اس میں آپ سے مختلف امور پر تبادلہ خیال ہوا۔ افسوس کیا پتہ تھا کہ آپ کی حیاتِ ظاہری میں آپ سے ہونے والی یہ آخری ملاقات ہے۔ حضرت علامہ شہید ایک باعمل، انتہائی شریف النفس، ملنسار اور سفید پوش انسان تھے۔ کتابوں کے ساتھ آپ کے والہانہ شغف کا نتیجہ تھا کہ آپ اکثر قرض لے کر کئی کئی ہزار کی کتابیں خریدتے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے متعدد مرتبہ عمرہ شریف ادا کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔ عمرہ سے واپسی پر بھی آپ اچھی خاصی تعداد میں کتابیں ساتھ لاتے۔ آپ نے راقم سے متعدد بار اس عزم کا اظہار کیا کہ میں وہابیوں، سعودیوں نجدیوں کی گستاخیوں کو سپریم کورٹ آف پاکستان میں چیلنج کرنا چاہتا ہوں اور اس کے لئے کتب جمع

کر رہا ہوں لیکن افسوس آپ اپنے اس ارادہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے ہی شہید کر دیئے گئے۔ یقیناً اگر ایسا ہو جاتا تو دنیا ان وہابیوں، سعودیوں، نجدیوں کی خباثتوں اور عقائد باطلہ سے مکمل طور پر واقف ہو جاتی۔ ردِ عقائد باطلہ حضرت علامہ خرم شہید رحمۃ اللہ علیہ کی تقاریر کا خاص موضوع تھا۔ امام اہل سنت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ کو والہانہ محبت تھی۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی کتب بالخصوص آپ کے مطالعہ میں رہتیں۔ دینی معاملات میں آپ مداہنت اور مسلک اہل سنت وجماعت کے معتقدات سے روگردانی کرنے والوں کے سخت مخالف تھے۔ آپ اپنی تقاریر میں غیر مقلد وھابی مناظر ڈاکٹر طالب الرحمان کے بھائی توصیف الرحمان راشدی غیر مقلد وہابی (جو آج کل اپنے آقایانِ نعمت آلِ سعود کی گود میں پناہ لے کر اپنی تقاریر میں اہل سنت وجماعت کو مشرک وبدعتی قرار دیتا ہے) کو ''رشدی'' اور یزید کے حامی ڈاکٹر ذاکر نائک کو ''ذاکر نالائق'' کہہ کر انکار د کرتے۔ حضرت علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ ''حسام الحرمین'' اور ''الصوارم الہندیہ'' میں دیوبندی اکابر کی گستاخانہ عبارات کی بنا پر ان پر دیئے گئے فتاوی کفر کے انکاری بلکہ یہود ونصاریٰ تک کو کافر نہ ماننے والے ڈاکٹر طاہر القادری کے باطل نظریات کا رد بھی عموماً اپنی تقاریر میں کرتے تھے۔ اسکے علاوہ مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی کی کتاب تحذیر الناس میں درج ختم نبوت کے انکار پر مبنی عبارات کی بنا پر علماء حرمین شریفین وعلماء ہندوستان کی طرف سے دیئے گئے فتاوی کفر حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ کے انکاری اور انہی منکرِ ختمِ نبوت قاسم نانوتوی دیوبندی کو پاکانِ امت میں سے شمار کرنے سمیت کئی خلاف اہل سنت نظریات رکھنے والے جسٹس کرم شاہ بھیروی صاحب کے متعلق نبیرۂ اعلیٰ حضرت شیخ الاسلام مرشدی تاج الشریعہ مفتی اختر رضا خان بریلوی اطال اللہ عمرہ اور دیگر علمائے اہلسنت کے دیئے گئے فتاوئ کفر کو برحق گردانتے تھے۔ شہادت سے کچھ عرصہ قبل آپ نے اپنے گھر کے قریب واقع نیازیہ مسجد سمن آباد لاہور کے امام کو اس وجہ سے مسجد سے نکال دیا کہ وہ جسٹس کرم شاہ بھیروی صاحب کو انکے نظریات کا علم ہونے کے بعد

بھی مسلمان اور ''ضیاء الامت جیسے تعظیمی لقب سے یاد کرتا تھا۔ آپ کا یہ تصلب اور غیرت دینی آج کے دور میں علماء وعوامِ اہل سنت کے لئے مشعل راہ ہے کہ کوئی شخص چاہے وہ کتنا ہی نامی گرامی کیوں نہ ہو جب وہ مسلک حق اہلسنت وجماعت کے متفقہ عقائد سے روگردانی کرے تو ہمیں بھی اس سے براءت کا اعلان کرنے میں کسی مصلحت کو پیش نظر نہیں رکھنا چاہیے ۔حضرت علامہ خرم رضا قادری شہید علیہ الرحمہ کے قلمی جہاد کی کچھ تفصیل یہ ہے۔

۱- مقامِ ولایت (اولیاء سے استمداد کا جواز) مطبوعہ حضرت عبداللہ بن مسعود اکیڈمی لاہور

۲- درود وسلام

(زیارتِ روضۂ رسول کے دلائل اور آداب حاضری) مطبوعہ حضرت عبداللہ بن مسعود اکیڈمی لاہور

۳- حقیقت میلاد کا علمی وتحقیقی جائزہ

(قاضی یونس انور دیوبندی کے میلاد کے خلاف لکھے گئے پمفلٹ کا رد) مطبوعہ دار العلم والقلم، لاہور

۴- تحقیق ''وما اھل بہ لغیر اللہ''

(قسط اول مطبوعہ مجلہ کلمہ حق ،شمارہ اور قسط دوم مطبوعہ مجلہ کلمہ حق شمارہ 4)

۵- پیغمبر اسلام کی شانِ اقدس میں وہابیہ کے شیخ الاسلام کی سنگین گستاخی

(مطبوعہ مجلہ کلمہ حق ،شمارہ 4)

۶- تحریف ،بن گزارا بالکل نہیں تمہارا کیا تم ہو اہل حدیث

(مطبوعہ کلمہ حق ،شمارہ نمبر 8,9,10,11)

اسکے علاوہ حضرت علامہ شہید نے مختلف پمفلٹ بھی شائع کیے۔ حضرت علامہ شہید کے یہ تمام علمی شاہکار اہلسنت کا مشہور اور قدیم اشاعتی ادارہ مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور یکجا شائع کر رہا ہے

حضرت علامہ شہید علیہ الرحمہ سعودی نجدی وہابیوں کی طرف سے حجاج کو تقسیم کئے جانے والے حاشیہ قرآن کا رد بھی لکھ رہے تھے افسوس یہ علمی شاہکار مکمل نہ ہو سکا۔ حضرت علامہ خرم شہید علیہ الرحمہ کی شہادت ہم اہل سنت کے لئے ایک بہت بڑا نقصان ہے۔ ان کی شہادت میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ جان تو ایک دن جانی ہے اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کے دین کی پاسبانی کرتے ہوئے جائے تو اس سے زیادہ سعادت کی بات اور کیا ہو سکتی ہے ۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت علامہ شہید رحمۃ اللہ علیہ کے درجات کو بلند فرمائے، آپ کو اپنے محبوب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت اور معیت نصیب فرمائے اور آپ کے جملہ لواحقین و محبین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سوئے ہوئے سنیوں کو اس واقعہ کے ذریعے بیدار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم۔

عرش پر دھومیں مچیں وہ مومنِ صالح ملا
فرش سے ماتم اٹھے وہ طیب و طاہر گیا

(حدائق بخشش)

26 مئی 2013
06:46pm

برما کے مسلمانوں کے وحشیانہ قتل عام کی بھرپور مذمت

بدھ مت مذہب کے ماننے والے خود کو امن کا اس حد تک علم بردار ظاہر کرتے ہیں کہ جانوروں کو جائز ضروریات کے لیے بھی ذبح کرنا ان کے نزدیک درست نہیں بلکہ اِسے ایک طرح کا ظلم گردانتے ہیں لیکن آج اسی بدھ مت مذہب کے پیروکار ہندوؤں کے ایماء پر مسلمانوں کی وحشیانہ نسل کشی کرتے ہوئے ہزاروں مسلمانوں کو سرِ عام قتل کر رہے ہیں اور اس ظلم و ستم پر امنِ عالم کا دعویٰ کرنے والی ڈمی تنظیم اقوامِ متحدہ کی مجرمانہ خاموشی اس کی بے حسی اور اسلام دشمنی کا بیّن ثبوت ہے اور اس کے علاوہ معمولی معمولی واقعات کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے والا پاکستان کا پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا بھی مسلمانوں پر ہونے والے اِس ظلم و ستم کو نظر انداز کر رہا ہے بلکہ اس کی جگہ لہو و لعب کی تشہیر میں مشغول ہے جو ان کی غیرت پر ایک سوالیہ نشان ہے۔ مسلمان ممالک کے سربراہان کی جانب سے مسلمانوں کے اس وحشیانہ قتل عام پر اُن کی پراسرار خاموشی بھی انتہائی قابل مذمت ہے۔ (ادارہ)

چوتھی اور آخری قسط

تحریف بن گزارا بالکل نہیں تمہارا کیا تم ہو اہلحدیث؟

شہید اہل سنت قاطع وہابیت حضرت علامہ ابوالحسن محمد خرم رضا قادری

21- دارالسلام کے مدیر عبدالمالک مجاہد کے رشتہ دار عبدالرحمن کیلانی نے لکھا تھا:

''گمراہ اور مغضوب کون ہیں؟ قرآن کی تصریح کے مطابق ان سے مراد انبیاء، صدیقین شہداء اور صالحین ہیں (۴:۶۹) وہ لوگ نہیں جنہیں مال و دولت یا حشمت و جاہ کی فراوانیاں حاصل ہیں۔''

(تیسیر القرآن جلد(1) صفحہ 40 مطبع انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور۔ جمادی الاول 1426ھ ڈسٹری بیوٹر دارالسلام 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور)

درج بالا عبارت جو کہ بے ادبی سے بھرپور تھی اُس کو اس طرح تبدیل کر دیا گیا۔

''انعام والے اور گمراہ لوگ کون ہیں؟ قرآن کی تصریح کے مطابق ان سے مراد انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں (۴:۶۹) وہ لوگ نہیں جنہیں مال و دولت یا حشمت و جاہ کی فراوانیاں حاصل ہیں۔''

(تیسیر القرآن جلد(1) صفحہ 40 مطبع انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور، رمضان المبارک 1428ھ ڈسٹری بیوٹرز دارالسلام 36 لوئر مال سیکرٹریٹ سٹاپ لاہور)

آپ نے ملاحظہ فرمایا یہ ہے وھابی تفسیر اگر لکھ دی تھی تو بدلی کیوں۔ 1400 سال میں آج تک کسی کلمہ گو نے ایسی تفسیر کی ہے جو کہ وھابیوں کے عالمی اشاعتی ادارہ دارالسلام نے چھاپی ہے؟ آپ خود اپنی اداؤں پہ غور کریں۔ ہم کچھ عرض کریں گے تو شکوہ ہوگا۔

22- شیعہ وھابی گٹھ جوڑ

وزارت اسلامی امور واوقاف مملکت سعودی عرب کی مطبوعہ کتاب ''دین حق''
تالیف عبدالرحمن بن حماد آل عمر کے صفحہ 180 پر یہ عبارت موجود تھی:

''شیعہ فرقہ: دین اسلام سے خارج فرقوں میں سے فرقہ شیعہ بھی ہے۔۔۔ بعض شیعہ کا کہنا ہے اور یہ فرقہ اپنے کو شیعان اہل بیت اور جماعت شیعہ سے موسوم کرتا ہے حالانکہ حضرت علی اور سارے اہل بیت ان کی گمراہیوں اور بداعمالیوں سے بری ہیں کیونکہ انہوں نے ان کو اللہ تعالیٰ کی الوہیت میں شریک کر رکھا ہے۔''

(دین حق صفحہ 180,181,182 مطبوعہ وزارت اسلامی امور واوقاف سعودی عرب ۱۴۱۸ھ)

یہی کتاب جب جماعۃ الدعوۃ کے اشاعتی ادارہ دارالاندلس نے چھاپی تو خط کشیدہ الفاظ نکال دیئے اس لئے تو ہم کہنے میں حق بجانب ہیں۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے جبکہ ترجمہ بھی دونوں ایڈیشنز کا سعید احمد نے کیا ہے۔

دیکھئے (دین حق اور ہماری زندگی صفحہ 194,195,196 مطبوعہ دارالاندلس 4۔ لیک روڈ چوبرجی لاہور)

23- امام بخاری علیہ الرحمۃ نے کتاب الضعفاء الصغیر لکھی جس میں ضعیف رواۃ کا تذکرہ کیا ''ن'' سے شروع ہونے والے روایت میں نعمان بن راشد جزری کا ذکر کیا یہ مطبوعہ 3 مشہور ترین نسخوں میں موجود ہے۔

1- عبدالشکور اثری وھابی غیر مقلد کے زیر اہتمام مکتبہ اثریہ سانگلہ ہل جامع اہلحدیث باغ والی ضلع شیخوپورہ۔ اس نسخہ میں نعمان بن راشد موجود ہے اور یہ وہابیوں کے مشہور مکتبہ کا مطبوعہ ہے یوں یہ وہابیوں کے گھر کی گواہی ہوئی دیکھئے۔ اس نسخہ کا صفحہ نمبر 278 راوی نمبر 371

ii- دوسرا نسخہ عالم الکتب بیروت کا مطبوعہ ہے اور اس کے محقق بوران الفناوی ہیں اشاعت کا سال 1404-1984 ہے اس نسخہ کے صفحہ 235 پر راوی نمبر 371 نعمان بن راشد جزری ہی موجود ہیں۔

iii- تیسرا نسخہ دار المعرفۃ بیروت لبنان کا مطبوعہ ہے اور ٹائٹل پر دار الباز عباس احمد الباز مکۃ المکرمۃ بھی موجود ہے اس کے محقق محمود ابراہیم زاید ہیں اور اشاعت کا سال 1406-1986 ہے اس کے صفحہ 117 راوی نمبر 37 نعمان بن راشد جزری ہی موجود ہے۔

جبکہ وہابی محدث زبیر علی زئی کذاب ومتروک نے جب یہی کتاب تحفۃ الاقویائی تحقیق کتاب الضعفاء کے نام سے چھاپی تو سرور عاصم مدیر مکتبہ اسلامیہ کے ساتھ مل کر یہودیوں والا گھناؤنا فعل کیا اور نعمان بن راشد کو نعمان بن ثابت سے بدل دیا دیکھئے صفحہ 111 راوی نمبر 382 سیدنا نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اللہ نے جس شہرت و عزت کی بلندیوں سے نوازا ہے یہ وھابی جو کہ کنوئیں کے مینڈک ہیں ان سے جل کر خاکستر ہو کر اپنی کاروائیاں کر رہے ہیں خدا ان کو روسیاہ کرے ان حاسدین کو اپنے بڑے وھابیوں پر بھی اعتماد نہیں اور ان کی تحقیق اور مطبوعہ نسخے دیکھتے ہوئے یہ بن باز کی طرح اندھے ہو جاتے ہیں ان کے گھر سے امام اعظم سیدنا ابو حنیفہ رضی اللہ کی شان پیش کرنے لگا ہوں مقالات داؤد غزنوی میں ہے ''ایک روز والد بزرگوار (مولانا عبد الجبار غزنوی) کے درس بخاری میں ایک طالب علم نے کہہ دیا کہ امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو پندرہ حد یثیں یاد تھیں۔ مجھے ان سے زیادہ حدیثیں یاد ہیں والد صاحب کا چہرہ مبارک غصہ سے سرخ ہو گیا اس کو حلقہ درس سے نکال دیا اور مدرسہ سے بھی خارج کر دیا اور بفحوائے ''اتقوا فراسۃ المومن فانہ ینظر بنور اللہ'' فرمایا کہ اس شخص کا خاتمہ دین حق پر نہیں ہوگا ایک ہفتہ نہیں گزرا تھا کہ معلوم ہوا کہ وہ طالب علم مرتد ہو گیا ہے۔

(مقالات مولانا داؤد غزنوی صفحہ 56,57 مکتبہ ترجمان دہلی)

زبیر علی زئی غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری، سرور عاصم اور ان کے چیلے چانٹے اپنے انجام بد کی فکر کریں۔ ہماری طرف سے: میں آئینہ ہوں دکھاؤں کا داغ چہرے کے جسے خراب لگے سامنے سے ہٹ جائے

وہابیوں کے لئے:

کاغذ کا یہ لباس بدن سے اُتار دے
بارش برس گئی تو کہاں منہ چھپائے گا

24- بدنام زمانہ کتاب ''کتاب التوحید'' میں تحریف:

ابن عبد الوہاب نجدی نے کتاب التوحید باب نمبر 44 میں امام شرف الدین بوصیری علیہ الرحمۃ کے شعر ''یا اکرم الخلق مالی من الوذبه سواك عند حلول الحادث العمم'' کو شرک اور اُن کو مشرک لکھا تھا لیکن دار السلام نے جب کتاب التوحید تقویۃ الایمان کے ساتھ 1997 میں چھاپی تو صفحہ 116 سے تمام شعر ہڑپ کر گئے۔ صرف اتنا باقی رکھا ''مالی من الوذبه سواك'' یہی کاروائی جب 2003 میں کتاب التوحید چھاپی تو صفحہ 153 پر دہرائی گئی اور عجیب بات یہ ہے کہ جب ابن عبد الوہاب نجدی نے اہل قصیم کے استفسار پر رسالہ ''هذه عقدیتی'' لکھا تو اس میں لکھا کہ ''ان ہی افتراءات وجھوٹ میں سے ہے کہ میں بوصیری کو کافر قرار دیتا ہوں کہ اس نے کہا ''یا اکرم الخلق''

(یہ میرے اعتقادات ہیں صفحہ 15 مطبوعہ المکتب التعاونی للدعوۃ والارشاد وتوعیۃ الجالیات بالدمام 1427)

اس سے قارئین اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہابیوں کا شیخ الاسلام بننے کے لئے جھوٹ بولنا لازمی کورس ہے۔

25- نماز نبوی کے ٹائٹل پر یہ عبارت لکھی ہوئی ہے ''صحیح احادیث کی روشنی میں'' جبکہ جھوٹ کا لک توڑتے ہوئے وہابی محقق زبیر علی زئی نے بھی لکھا تھا ''اب میری معلومات کے مطابق اس میں کوئی ضعیف روایت نہیں ہے۔'' جبکہ اسی ایڈیشن یعنی ستمبر 1997 کے صفحہ 161 پر زبیر علی زئی نے خود ہی لکھا ''حدیث 884 جہالت راوی کی وجہ سے ضعیف ہے۔'' (نماز نبوی صفحہ 161 ستمبر 1997)

اب اس نماز نبوی کے ایڈیشن 2008 کے صفحہ 204 پر سے ابوداؤد کی مکمل حدیث متن میں سے اور راوی کی جہالت کی وجہ سے ضعیف ہونے والی بات مکمل غائب کر

دی گئی ہے کیسی ہاتھ کی صفائی زبیر علی زئی اور دارالسلام نے دکھائی ہے۔

26-1997 کے ایڈیشن میں صفحہ 294 پر لکھا تھا ابو داؤد اور ابن ماجہ کی حدیث کی سند ولید بن مسلم کی تدلیس کی وجہ سے ضعیف ہے لیکن 2008 کے ایڈیشن میں صفحہ 366 پر اس ضعیف کو صحیح سے بدل دیا گیا۔

27- نماز نبوی 1997 کے مقدمۃ التحقیق میں زبیر علی زئی وھابی نے ائمہ مسلمین کی نماز کے موضوع پر کتب کا ذکر کرتے ہوئے لکھا تھا ''اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 241) کی کتاب الصلوۃ'' وغیرہ اب اگست 2008 کے ایڈیشن میں سے اپنا ہی لکھا ہوا جملہ غائب کر دیا گیا۔

28- ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی نے ''الرسول کانک تراہ'' نامی کتاب تالیف کی جس کا ترجمہ ابو محمد حافظ عبد الستار حماد نے ''آئینہ جمال نبوت'' کے نام سے کیا اور دارالسلام نے فروری 1996 میں چھاپا مولف نے لکھا:

الی المهداة رحمة للعالمين اليك يا سيدی يا رسول الله عليك صلاة الله و رحمته و بركاته و سلام عليك فی حياتك البوزخيه۔ (الرسول کانک تراہ صفحہ 3 مطبوعہ دار الشریف الریاض)

ترجمہ: (انتساب) سراپا ہدایت تمام جہانوں کے لیے باعث رحمت اے میرے سردار اے اللہ کے رسول آپ پر اللہ کے درود ہوں اور اس کی رحمتیں اور برکتیں ہوں اور آپ پر سلام ہوں آپ کی برزخی زندگی میں۔

اس کے برعکس ترجمہ میں خیانت اور بدعنوانی کی بدترین مثال قائم کرتے ہوئے وہابیوں کے شیخ الحدیث ابو محمد حافظ عبد الستار حماد آف میاں چنوں نے یوں ترجمہ کیا ہے:

''راہ ہدایت دکھانے والے، جملہ اہل جہان کے لئے باعث رحمت اللہ کے فرستادہ روشن چراغ حضرت محمد ﷺ کے نام معنون کرتا

ہوں اے اللہ رسول اللہ ﷺ پر بے شمار رحمتیں برکتیں نازل فرما اور ہماری طرف سے لاتعداد درود و سلام ہوں۔"

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 13 فروری 1996، صفحہ 7 اپریل 2004 مطبوعہ دارالسلام)

یا سیدی یا رسول اللہ کا ترجمہ کیا ہے؟ "اے اللہ رسول اللہ ﷺ پر بے شمار رحمتیں برکتیں نازل فرما" واہ واہ فاضل مدینہ یونیورسٹی واہ واہ! برزخی زندگی والے الفاظ کا ترجمہ بھی نہ کیا مگر یاد رکھیں فاضل مدینہ یونیورسٹی کا لاحقہ لگانے سے نہیں بلکہ مدینے والے کی محبت دل میں سب سے بڑھ کر ہونے سے بندہ مومن بنتا ہے اور حضور کا نام کا ثنا اور ان کی شان چھپانا بد عنوانی اور خیانت کے ذریعے یہ بغض رسول اللہ ﷺ سینوں میں ہونے کی علامت ہے۔

29- الرسول کانک تراہ" میں مصنف نے تفسیر ابن کثیر نساء 64 کی تفسیر سے ملتے جلتے اشعار لکھے جو کہ درج ذیل ہیں۔

یا خیر من دفنت فی الترب اعظمه
فطاب من طیبهن القاع والا کم
نفسی الفداء لقبرانت ساکنه
فیه العفاف و فیه الطیب و الکرم

(الرسول کانک تراہ صفحہ 6 مطبوعہ دارالشریف الریاض)

دارالسلام کے نام نہاد محققین نے بڑی محنت و کوشش کے بعد المصباح المنیر فی تہذیب میں سے تو مکمل واقعہ اور اشعار نساء 64 کی تفسیر سے نکال دیئے۔ دیکھئے صفحہ 305 مطبوعہ دارالسلام 2000ء اور مزید محنت کر کے آئینہ جمال نبوت کے اپریل 2004 کے ایڈیشن میں سے بھی مندرجہ بالا اشعار نکال کر واقعی وہابی ہونے کا ثبوت فراہم کیا۔ مندرجہ بالا اشعار کا وہ ترجمہ ملاحظہ فرمائیں جو عبدالستار حماد نے پہلے ایڈیشن میں لکھا تھا:

"اے وہ عظیم ہستی اور بہترین شخصیت جس کی عطر بیزی اور مشک ریزی سے صحرا و میدان مہک اُٹھے ہیں میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ محو استراحت ہیں جس میں سراپا عفت و عصمت مجسمہ مشک و عنبر اور پیکر جود و سخا ہے۔"

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 17 مطبوعہ دار السلام فروری 1996)

مگر افسوس بغضِ رسول اللہ ﷺ کے باعث اصل کتاب میں عربی اشعار تھے وہ نہ لکھے اور پہلے ایڈیشن میں ترجمہ لکھا تھا وہ بھی دوسرے ایڈیشن میں نکال دیا۔

30- مسند امام احمد بن حنبل میں موجود حدیث کچھ یوں تھی:

ان الشیطان لایستطیع ان یتشبہ بی فمن رانی فی النوم فقدرانی۔۔۔۔ (مسند احمد جلد (1) صفحہ 361 رقم الحدیث 3410)

دار السلام کی مطبوعہ کتاب آئینہ جمال نبوت میں حدیث رسول پر کچھ یوں ظلم کیا گیا:

ان الشیطان لایستطیع ان یتشبہ بی فمن رانی فقدرانی۔

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 10 دار السلام 1996)

31- آئینہ جمال نبوت کے مترجم عبد الستار حماد نے جناب رسول اللہ ﷺ کے چہرہ انور کی تعریف کرتے ہوئے ایک شعر 1996 کے ایڈیشن میں لکھا تھا جو یوں تھا:

"آخر میں دور جاہلیت کے مشہور شاعر ابو کبیر ہذلی کے ایک شعر کا حوالہ دینا چاہتا ہوں جسے صدیقہ کائنات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بے تکلفی کے موقع پر بڑے لطیف انداز میں رسول اللہ ﷺ کو اس کا مصداق ٹھہرایا: واذا نظرت الی اسار یرو جھہ برقت کبرق العارض المتھلل 'جب میں نے اس کے روئے تاباں پر نگاہ ڈالی تو اس کی شان درخشندگی ایسی تھی جیسے ابر میں بجلی کوندر ہی ہو۔" (آئینہ جمال نبوت صفحہ 12-11 مطبوعہ دار السلام فروری 1996)

مگر دار السلام کے نام نہاد محققین نے ایک غیر مقلد کے ہاتھ سے لکھی ہوئی تعریف مصطفیٰ نکال دی آخر کیوں؟

32- آئینہ جمال نبوت 1996ء کے صفحہ 91 پر عنوان تھا معطر نورانی بغلیں'' جبکہ 2004 میں اس عنوان کو یوں تبدیل کر دیا گیا۔ معطر چمکدار بغلیں''

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 92 دار السلام اپریل 2004)

33- بخاری کی حدیث نمبر 3555 کے الفاظ یہ ہیں:

ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم دخل علیها مسروراً تبرق اساریر وجهه

ترجمہ: (وحید الزمان غیر مقلد نے یوں کیا) آنحضرت ﷺ خوش خوش ان کے پاس گئے آپ کی پیشانی کی لکیریں (خوشی سے) چمک رہی تھیں۔

عبد الستار حماد نے یوں ترجمہ کیا'' آپ کے چہرے کی دھاریاں یوں چمک رہی تھیں جیسے بجلی کوندرہی ہو (آئینہ جمال نبوت صفحہ 20 مطبوعہ 1996) جیسے بجلی کوندرہی ہو کون سے حدیث کے الفاظ کا ترجمہ ہے؟

34- شمائل ترمذی کے حوالہ سے الفاظ'' کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سهل الخدین'' کا ترجمہ رسول اللہ ﷺ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے تھے، مسٹر عبد الستار حماد وھابی نے اپنی جانب سے حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا'' البتہ نیچے کو ذرا سا گوشت ڈھکا ہوا تھا۔

(آئینہ جمال نبوت حدیث نمبر 64 صفحہ 40 مطبوعہ دار السلام فروری 1996)

یاد رہے یہ الفاظ شمائل ترمذی میں بھی موجود نہیں ہیں۔

35- الرسول کانك تراہ کے مولف ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی نے اپنی کتاب میں مندرجہ ذیل اشعار لکھے جو کہ وھابی مذہب کے مطابق شرکیہ ہیں کیونکہ ان

میں نبی پاک ﷺ کے قدموں کا واسطہ پنڈلیوں مبارک کا واسطہ وسیلہ اللہ کی بارگاہ اقدس میں پیش کیا ہے اسی وجہ سے ان اشعار کا ترجمہ کرنے کی زحمت گوارانہیں کی گئی۔ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ اگر مؤلف نے شرکیہ اشعار (وھابی مذہب کے مطابق) لکھ دیئے تھے تو مولف کی کتاب کا ترجمہ کرنے کی کیا ضرورت تھی مگر چونکہ عوام پر اپنا محب رسول ہونے کا پراپیگنڈا کرنا تھا اس لئے کاروباری مقاصد اور پیٹ اور جیب بھرنے کیلئے وسیلہ والے اشعار کا ترجمہ تو ہڑپ کر گئے مگر کتاب ضرور چھاپی اور چھاپ رہے ہیں تاکہ لوگوں کی نظروں میں جو اہلحدیثوں (نام نہاد) پر رسول دشمنی کی چھاپ ہے اس کی اُتارا جا سکے۔ اشعار ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

یارب بالقدم التی اوطاتھا
من قاب قوسین المحل الاعظما
وبحرمة القدم التی جعلت بھا
کتف البریة بالرسالة سلّما
ثبت علی متن الصراط تکرّماً
قدمی وکن لی منقذ او مسلما
واجعلھما ذخری ومن کاناله
امن العذاب ولایخاف جھنما

(الرسول کانک تراہ صفحہ 58 مطبوعہ دار الشریف الریاض)

ترجمہ: (راقم الحروف کی جانب سے) اے میرے رب ان مبارک قدموں کا واسطہ جن کو تو نے نوازا قاب قوسین جیسے عظیم مقام سے اور اُن مبارک قدموں کی حرمت کا واسطہ جن کے لئے تو نے بنایا مخلوق کے شانے اور رسالت جیسے منصب کو سیڑھی میرے قدموں کو

پل صراط پر مہربانی فرماتے ہوئے ثابت رکھ اور تو میرے لئے نجات دینے والا اور سلامتی دینے والا ہو جا اور تو اُن دونوں کو میرے لئے ذخیرہ بنا اور جس کا یہ دونوں ذخیرہ بنے وہ عذاب سے بچا اور جہنم سے بے خوف ہو گیا" معزز قارئین وھابی مذہب کا کارنامہ ملاحظہ فرمائیں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے قدموں کے وسیلے والے اشعار کا ترجمہ نہ پہلے نہ دوسرے ایڈیشن میں مگر سر کی قیمت لگ جائے تو دکانداری خوب چمکتی ہے مگر یاد رکھیں۔ دل ہے وہ دل جو تیری یاد سے معمور رہا سر ہے وہ سر جو تیرے قدموں پہ قربان گیا جس سر میں عشق رسول ﷺ کی خوشبو نہ ہو اگر اُس کی قیمت لگ بھی جائے تو دنیا و آخرت میں میرے آقا مولیٰ محمد رسول اللہ کے بغیر کوئی قیمت نہیں۔ وہ جہنم میں گیا جو اُن ﷺ سے مستغنی ہوا۔ کیونکہ ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ ﷺ کی

36- بخاری شریف میں حدیث کچھ اس طرح موجود ہے: كان النبى صلى الله عليه وآله وسلم ضخم الكفين و القدمين لم اربعده شبيهاله۔

(بخاری حدیث نمبر 5912-5911)

جب یہ حدیث ابراہیم بن عبداللہ الحازمی نے نقل کی تو اس طرح تبدیل کردی:

ان النبى صلى الله عليه وآله وسلم كان ضخم القدمين والكفين لم ارشبيها به صلى الله عليه وآله وسلم

(الرسول کانک تراہ صفحہ 66 حدیث نمبر 120 مطبوعہ دارالشریف ریاض)

37- مندرجہ بالا حدیث کے الفاظ لم اربعده شبيهاله کا ترجمہ 1996 کے ایڈیشن میں نہیں کیا گیا جو کہ یہ ہے: "میں نے تو آپ کے بعد پھر کوئی آدمی آپ کی صورت کا نہیں دیکھا۔

(تیسیر الباری شرح بخاری جلد 7 صفحہ 602 مترجم وحیدالزماں غیر مقلد مطبوعہ تاج کمپنی)

ان مخصوص الفاظ حدیث کا 1996 میں ترجمہ نہ کرنا دلوں میں چھپے ہوئے جذبات کی عکاسی کر رہا ہے؟

38- بخاری کی حدیث 6281 کے الفاظ میں سے نام کو قام سے ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی نے تبدیل کر دیا۔

(الوسول کانك تراہ صفحہ 97 حدیث نمبر 185 مطبوعہ دار الشریف ریاض)

39- اسی 6281 میں سے وھو نائم اور اگلی کے الفاظ غائب کرنا بھی ابراہیم بن عبد اللہ الحازمی وھابی کا کارنامہ ہے۔ (حوالہ ایضاً)

40- الرسول کانك تراہ کے عربی ایڈیشن کے صفحہ 133 پر مصنف نے یوں لکھا تھا۔
اللھم رزقنا محبتك و محبة رسولك صلى الله عليه وآله وسلم
اس کا ترجمہ دار السلام کے 1996 کے ایڈیشن میں یوں تھا۔
''اے ہمارے پروردگار ہمیں اپنی اور اپنے حبیب حضرت محمد ﷺ کی حقیقی محبت عطا فرما۔''

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 111 مطبوعہ دار السلام اپریل 2004)

اہلحدیثی کاروائی کے تحت ان وہابیوں نے اپریل 2004 کے ایڈیشن میں عبارت یوں تبدیل کر کے لکھ دی: ''اے ہمارے پروردگار ہمیں حقیقی محبت عطا فرما۔''

(آئینہ جمال نبوت صفحہ 110 مطبوعہ دار السلام اپریل 2004)

41- سعودی حکومت حجاج میں اردو جاننے والوں کیلئے بلا ترجمہ قرآن پاک تقسیم کرتی ہے۔ جس میں سب سے آخر میں دعائے ختم القرآن موجود تھی مگر 1415 ہجری کے بعد سے یہ دعا تحریف و وھابی تعصب کی نذر کر دی گئی آخر کیوں؟ جبکہ مولوی اشرفعلی دیوبندی کے ترجمہ و تفسیر میں اس کو ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

42- مکتبہ دارالاندلس نے تجرید بخاری چھاپی مگر اپنے غلط عقیدہ کو سہارا دینے کیلئے مکمل مقدمہ ہی نکال دیا کیونکہ امام زین الدین احمد بن عبد الطیف الزبیدی متوفی 893 ہجری نے درج ذیل عبارت لکھی:

و ان یصلح المقاصد و الاعمال بجاہ سیدنا محمد و الہ و صحبہ اجمعین۔

(مختصر صحیح بخاری المسمی التجرید الصریح الاحادیث الجامع الصحیح صفحہ 8 مطبوعہ دار الغد الجدید المنصورہ القاہرہ)

چونکہ جماعۃ الدعوۃ کے نزدیک وسیلہ شرک ہے اس لئے حافظ سعید کی سرپرستی میں عبارت کی وجہ سے مقدمہ ہی سرے سے غائب کر دیا گیا کیا یہی انصاف ہے اور یہ کیسا حق کے خلاف ''جہاد'' ہے؟ اصل معاملہ یہ ہے کہ اختصار کرنے والے ابو العباس زین الدین احمد بن عبد الطیف الزبیدی کے تحریر کردہ عظیم مقدمہ کو صرف وسیلہ والی عبارت کی وجہ سے نکال کر نئے نئے بدعتی مقدمے شامل کر لئے مثلاً پیش لفظ کے عنوان سے حافظ سعید کے دو عدد صفحات تو شامل کر دیے گئے اور مزید ابراہیم بھٹی وھابی کا مقدمہ بھی 4 صفحات کا شامل کر لیا اگر نکالا ہے تو صرف امام زبیدی کا مقدمہ اور وجہ صرف وسیلہ والی عبارت ہے یہ گھناؤنا یہودیوں والا فعلِ بد اگست 2004 میں شروع کیا گیا جو کہ تا حال دسمبر 2012 جاری ہے اور اُمید ہے جاری رہے گا مجاہد جو ہوئے ان کا جہاد اسلاف کے عقیدہ اور کتب کے خلاف ہی ہے رسول اللہ ﷺ کے نام اور وسیلہ والا مقدمہ بغض کی وجہ سے کھرچ ڈالا مگر پھر سلفی کہلاتے ہیں شاید اس لئے کہ اسلاف کے عقیدہ سے بیزار ہیں اور دعویٰ دیکھیں ''حرمتِ رسول پہ جان بھی قربان ہے۔'' مگر حقیقتاً حرمتِ رسول کو اپنے مفادات پر قربان کر دیا تو اب جماعۃ الدعوۃ کا نعرہ یوں ہونا چاہئے۔ ''نئے عقیدہ اور اپنے مفادات پر حرمتِ رسول بھی قربان ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

43- پچھلی اقساط میں تفسیر العشر الاخیر میں موجود دو عدد تحریفات کی نشاندہی کی گئی تھی اب جدید ایڈیشن میں ایک اور ظلم کیا گیا کہ عربی عبارت جو کہ روضۂ مبارک پر

حاضری کے آداب میں تھی کچھ اس طرح تھی: ''مملوء القلب هيبة''

(تفسیر العشر الاخیر صفحہ ۱۱۱)

2012 کے ایڈیشن میں اس کا ترجمہ غائب کر دیا گیا جو کہ کچھ یوں تھا ''اس طرح کھڑا ہو کہ دل ہیبت اور محبت سے بھرا ہو'' مگر جس کے دلوں میں حضور ﷺ کی محبت رعب ودبدبہ نہ ہو تو ضرور اُردو ایڈیشن سے ترجمہ نکال کر شقی ہونے کا ثبوت دیتے ہیں۔

نجدی رے نجدی تیری کون سی کل سیدھی

44- تفسیر احسن البیان جب دار السلام نے 1418-1998 میں طبع کی تو فاتحہ کی تفسیر میں عبارت یوں تھی:

''جب امام قرأت کرے تو خاموش رہو کا مطلب یہ ہے کہ جہری نمازوں میں مقتدی سورہ فاتحہ سے قبل یا بعد سورت کے بعد کے علاوہ باقی قرأت خاموشی سے سنیں امام کے ساتھ قرآن نہ پڑھیں۔ (تفسیر احسن البیان صفحہ 56 مطبوعہ دار السلام 1418-1998 لاہور)

جب یہی تفسیر احسن البیان سعودی حکومت نے طبع کی تو خط کشیدہ الفاظ نکال دیئے۔

45- دار السلام کے 1418-1998 والے ایڈیشن میں درج ذیل عبارت موجود تھی۔ محقق عصر شیخ احمد شاکر مصری نے اپنا خلاصہ تحقیق اس طرح بیان فرمایا ہے کہ ''قرآن میں جہاں بھی بسم اللہ لکھی ہوئی ہے وہاں قرآنی آیت ہے البتہ اس کا اس سورت کی آیت ہونا جس کے شروع میں وہ تحریر ہے یا اس کا مستقل آیت ہونا محل نظر و بحث ہے میرے نزدیک راجح بات یہ ہے کہ سورۃ توبہ کے علاوہ یہ ہر سورۃ کی آیت ہے اس لئے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر سورت کے پڑھنے سے پہلے بسم اللہ ضرور پڑھے۔ سوائے سورۃ توبہ کے چاہے اس سورت سے تلاوت کا آغاز کرے یا دوران تلاوت کوئی سورت آجائے۔

(حاشیہ ترمذی جلد 2 صفحہ 22 طبع مصر) سعودی حکومت کی طبع میں خط کشیدہ الفاظ کو نکال دیا گیا۔ دیکھئے (احسن البیان سعودی صفحہ 2 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلکس مدینہ منورہ)

46- قرأت خلف الامام کے مسئلہ پر سعودی ایڈیشن میں اختلاف کرتے ہوئے درج ذیل عبارت کا اضافہ کر دیا گیا جو کہ پاکستانی ایڈیشن 1998 میں موجود نہیں ہے:

''یہاں یہ بات بھی واضح رہے کہ امام ابن تیمیہ کے نزدیک سلف کی اکثریت کا قول یہ ہے کہ اگر مقتدی امام کی قرأت سن رہا ہو تو نہ پڑھے اور اگر نہ سن رہا تو پڑھے۔

(مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ 265/23) (تفسیر احسن البیان صفحہ 2 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

کیوں جی صلاح الدین یوسف آپ تو ایک صفحہ قبل لکھ چکے ہیں کہ (مَن) کا لفظ عام ہے جو ہر نمازی کو شامل ہے منفرد ہو یا امام یا امام کے پیچھے مقتدی۔ سرّی نماز ہو یا جہری فرض نماز ہو یا نفل'' مگر آپ کے نجدی آقاؤں نے تو ابن تیمیہ کے حوالہ سے جو لکھ دیا وہ نہ ہی آپ کو لکھنے کی توفیق ہوئی اور نہ ہی ماننے کی توفیق ہوگی معلوم ہوا کہ 20 تراویح ایک مجلس کی تین طلاق کی طرح قرأت خلف الامام کے مسئلہ پر بھی ریال دینے اور لینے والوں کا زبردست اختلاف ہے۔

47- دارالسلام کے ایڈیشن 1998 میں سورۃ الاعراف 156 نمبر آیت موجود تھی جو کہ تفسیر کے طور پر نقل کی گئی تھی مگر شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس والوں نے نکال دی۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 58 دارالسلام 1998) اور (احسن البیان صفحہ 3 شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس)

48- صلاح الدین یوسف نے فاتحہ کی تفسیر میں لکھا تھا کہ ''تاہم ظاہری اسباب کے مطابق زندہ انسانوں سے طمع یا خوف توحید کے منافی نہیں ہے۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 60 دارالسلام 1998 لاہور)

جبکہ سعودی ایڈیشن میں مندرجہ بالا الفاظ کو نکال دیا گیا شاید اس لئے کہ اُن کے

نزدیک یہ شرک تھا جس کا اندازہ مسٹر صلاح الدین یوسف نہ کر سکے۔ شرک کے فتوے لگانے والوں کا شرک کے تعین میں اختلاف؟

49- سورۃ البقرہ کی تفسیر میں پہلی حدیث جو دارالسلام لاہور نے نقل کی وہ کچھ اس طرح تھی ''لاتجعلوا بیوتکم مقابران الشیطان ینفر من البیت الذی تقرافیہ سورۃ البقرۃ''

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، الرقم المسلسل 1824) (تفسیر احسن البیان صفحہ 62 دارالسلام لاہور 1998)

جب احسن البیان کو شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس نے حجاج میں مفت تقسیم کرنے کے لئے شائع کیا تو حدیث کے الفاظ اس طرح تبدیل کر دیئے:

لاتجعلوا بیوتکم قبورا، فان البیت الذی تقرافیہ سورۃ البقرہ لا یدخلہ الشیطان

(صحیح مسلم، کتاب صلاۃ المسافرین، باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیتہ۔۔۔) (تفسیر احسن البیان صفحہ 7، مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ وزارت اوقاف سعودی عرب)

تحریف کس نے کی، صحیح کون غلط کون فیصلہ وھابی حضرات پر چھوڑتے ہیں دارطویق ریاض 1429۔ دارابن حزم 1419-1416 دارالسلام 1421 اور قدیمی کتب خانہ کراچی میں دارالسلام لاہور والے الفاظ موجود ہیں۔

50- دارالسلام لاہور کی شائع کردہ تفسیر احسن البیان میں لکھا تھا ''منہیات کا مطلب؛ حرام اور ممنوع باتیں'' سعودی ایڈیشن میں اس کو بھی نکال دیا گیا۔

51- سعودی وزارت اوقاف کو درج ذیل شعر بھی پسند نہ آیا۔ مسٹر صلاح الدین یوسف اپنی لکھی ہوئی تفسیر کے علمی و ادبی معیار کا خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں۔

آنکھ والا تیری قدرت کا تماشہ دیکھے دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 62 مطبوعہ دارالسلام لاہور 1998)

52- مولوی صلاح الدین یوسف نے لکھا تھا:

''اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ وحی و رسالت کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا گیا ہے ورنہ آپ ﷺ کے بعد اگر وحی نازل ہونے والی ہوتی تو اس پر بھی ایمان لانے کا ذکر اللہ تعالیٰ ضرور فرماتا۔''

(تفسیر احسن البیان صفحہ 63 مطبوعہ دار السلام لاہور 1998)

خط کشیدہ الفاظ سعودی وزارت اوقاف نے نکال دیئے۔ مولوی صلاح الدین یوسف کا نظریہ ہیں مولوی قاسم نانوتوی دیوبندی والا تو نہیں ہے؟

53- سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 7 کی تفسیر میں سورۃ النساء 155 آیت دار السلام لاہور والے نسخہ میں موجود تھی جس کو سعودی وزارت اوقاف نے حزف کر دیا دیکھئے۔ (تفسیر احسن البیان صفحہ 64 مطبوعہ دار السلام لاہور 1998)

54- سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 29 کے تحت صلاح الدین یوسف نے لکھا تھا: ''یعنی جس چیز کی بابت حرام ہونے کی صراحت نہ ہو وہ حلال متصور ہوگی۔'' مگر اس بات کو صلاح الدین یوسف کے نجدی آقاؤں نے نکال باہر کیا دیکھئے۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 70 مطبوعہ دار السلام لاہور 1998)

55- پاکستان وھابیوں کا نمائندہ لکھتا ہے کہ انسان اللہ کا خلیفہ ہے جبکہ سعودی وہابی اس بات کو بالکل غلط قرار دے رہے ہیں اور اس کیلئے دار السلام لاہور کے نسخہ میں جو درج ذیل عبارت تھی وہ غائب کر دی ''خلیفہ کے معنی جانشین کے ہیں۔ اہل علم کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ انسان اللہ کا خلیفہ (جانشین) ہے یا اپنے سے پہلے کسی مخلوق کا ایک گروہ پہلی بات کا قائل ہے جب کہ دوسرا دوسری بات کا۔ اول الذکر کے نزدیک خلیفۃ اللہ فی الارض کے معنی ہوں گے اللہ کے دیئے ہوئے اختیارات کو اس کی مرضی کے مطابق انسان استعمال کرے، تاکہ دنیا امن و سکون کا گہوارہ بن جائے اور ثانی الذکر کے نزدیک خلیفہ سے مراد ایک قوم کے بعد اس کی جانشین بننے والی دوسری قوم ہے۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 71 مطبوعہ دار السلام لاہور 1998)

اور اس کی جگہ درج ذیل عبارت لکھ دی ''خلیفہ'' سے مراد ایسی قوم ہے جو ایک دوسرے کے بعد آئے گی اور یہ کہنا کہ انسان اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کا خلیفہ اور نائب ہے غلط ہے۔'' (تفسیر احسن البیان صفحہ 17 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

56- بقرہ 34 کی تفسیر میں اللہ تعالیٰ کے علم ازلی لکھا تھا جس کو علم و تقدیر سے تبدیل کر دیا۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 72 مطبوعہ دار السلام لاہور) اور (تفسیر احسن البیان صفحہ 19 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

57- بقرہ کی آیت نمبر 57 میں صلاح الدین یوسف نے لکھا تھا مَن، مصدر ہے۔ بمعنی مفعول یعنی ممنون بہ (اس کے ساتھ احسان کیا گیا) ویسے تو تمام نعمتیں ہی اللہ کا احسان ہے لیکن ان کے لئے پھر بھی انسانوں کو کچھ سعی و محنت کا اہتمام کرنا پڑتا ہے جب کہ یہ مَن بغیر کسی سعی و محنت کے حاصل ہوتا تھا اس لئے اللہ نے اسے تعبیر ہی مَن کے لفظ سے فرمایا: (فتح الباری کتاب الطب باب المن شفاء للعین) کھمبی من اُس قسم سے ہے جو بنی اسرائیل اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے'' (صحیح مسلم) خط کشیدہ الفاظ غائب کر دیئے گئے مزید فتح الباری کے حوالہ کو احسن التفاسیر کے حوالہ سے تبدیل کر دیا گیا۔

58- حدیث کے رو سے ''ویل'' جہنم میں ایک وادی بھی ہے۔ جس کی گہرائی اتنی ہے کہ ایک کافر کو اس کی تہ تک گرنے میں چالیس سال لگیں گے۔

(احمد، ترمذی، ابن حبان والحاکم بحوالہ فتح القدیر) (تفسیر احسن البیان صفحہ 33 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

مندرجہ بالا عبارت دار السلام لاہور کے مطبوعہ نسخہ میں موجود نہیں ہے۔

59- صلاح الدین یوسف نے لکھا:

''گویا یہاں سیئۃ سیاق کے اعتبار سے کفر و شرک کے معنی میں ہے۔''

تفسیر احسن البیان صفحہ 85 مطبوعہ دارالسلام لاہور 1998 صلاح الدین یوسف پاکستانی وہابی کی تفسیر سعودی حضرات کے نزدیک تفسیر بالرائے تھی اس لئے نکال باہر کی۔

60- سورۃ بقرہ 62 کی تفسیر میں دارالسلام لاہور اور سعودی ایڈیشن میں صحیح مسلم کی حدیث نقل کی گئی جو اس طرح ہے:

والذی نفسی بیدہ الایسمع بی رجل من ھذہ الامۃ یھودی ولانصرانی ثم لایومن بی الادخل النار۔

(تفسیر احسن البیان صفحہ 80 مطبوعہ دارالسلام لاہور 1998 اور تفسیر احسن البیان صفحہ 28 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ زیر نگرانی وزارت اوقاف سعودی عرب)

پاکستانی اور سعودی وہابی دونوں ہی ہاتھ کی صفائی دکھا گئے اور میرے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کا اسم گرامی غائب کر گئے جبکہ صحیح مسلم شریف میں درج ذیل الفاظ موجود ہیں:

والذی نفس محمد بیدہ ! لایسمع بی احد من ھذہ الامۃ یھودی ولانصرانی ثم یموت ولم یو من بالذی ارسلت بہ الاکان من اصحاب النار۔

(صحیح مسلم صفحہ 61۔ رقم الحدیث 153 رقم المسلسل 240 مطبوعہ دار طویق للنشر والتوزیع الریاض 1431 ہجری۔ 2010ء + صحیح مسلم جلد 1 صفحہ 122-121 رقم الحدیث 153 رقم المسلسل 240 مطبوعہ دار ابن حزم بیروت 1419-1998 + صحیح مسلم رقم الحدیث 153، رقم المسلسل 386 صفحہ 703 مطبوعہ دارالسلام (2000-1421

حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے اسم گرامی کو غائب کرنے کے ساتھ ساتھ "احد" کو "رجل" سے بدل دیا اور "یموت" کا لفظ کھا گئے ارسلت بہ الاکان من اصحاب کے الفاظ بھی ہڑپ کر گئے۔ بہت اچھے بھئی بہت اچھے کیا یہی آپ کی دعوت ہے کہ حدیثیں بدلتے جاؤ پھر بھی اہلحدیث کا لیبل لگاؤ۔

61- بقرہ کی 121 نمبر آیت کی تفسیر میں دارالسلام لاہور والے ایڈیشن میں صلاح

الدین یوسف نے لکھا تھا:

''جیسے صحیح مسلم کی روایت آیت 62 کی تشریح میں گزری ہے۔''

(تفسیر احسن البیان صفحہ 97 مطبوعہ دار السلام لاہور 1998)

سعودی ایڈیشن میں سے مندرجہ بالا عبارت کو نکال دیا گیا وجہ صرف یہ تھی یہ اُس حدیث کی طرف اشارہ کر رہی تھی جس حدیث مسلم کا متن صلاح الدین یوسف نے بدل دیا اور سعودی محققین نے درست کرنے کی زحمت گوارا نہ کی حدیث مسلم کی تصحیح تو نہ کی اور تحریف شدہ کو برقرار رکھا اور اُس کے لئے بقرہ 121 کی تفسیر سے مندرجہ بالا عبارت نکال باہر کی۔

-62 سورۃ البقرہ 134 کی تفسیر میں بخاری کی حدیث ان الفاظ میں لکھی:

الانبیاء اولاد علات امهاتهم شتّی و دینهم واحد

(تفسیر احسن البیان صفحہ 100 دار السلام لاہور + تفسیر احسن البیان صفحہ 53 مطبوعہ شاہ فہد پرنٹنگ کمپلیکس مدینہ منورہ)

- جبکہ صحیح بخاری میں درج ذیل الفاظ موجود ہیں:

و الانبیاء اخوۃ لعلات امهاتهم شتّی و دینهم واحد

(صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء حدیث نمبر 3443 مطبوعہ ریاض)

ابوالحسن محمد خرم رضا قادری

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی، مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی کے فتویٰ ء کفر کی زد میں

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

نومولود دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

''جو شخص علم غیب بلاواسطہ کا قائل ہے تو وہ کافر ہے اور جو علم بواسطہ کا قائل ہو یعنی خدا کی عطاء کے واسطہ کا وہ کافر نہیں اگر چہ وہ علم محیط ہی کا قائل ہو گو یہ اعتقاد کذب تو ہے مگر ہر کذب تو کفر نہیں۔''

(الافاضات الیومیہ، جلد ۸ صفحہ ۸۳، ناشر المکتبہ الاشرفیہ جامعہ اشرفیہ فیروز پور روڈ لاہور)

تھانوی صاحب کے پیش کیے گئے اس اقتباس سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ انہوں نے علم محیط بواسطہ (عطائی) کے قائل کو اس وجہ سے مشرک قرار نہیں دیا کہ ایسا عقیدہ رکھنا شرک نہیں۔

یعنی تھانوی صاحب کے بقول علم غیب محیط بواسطہ (عطائی) کا عقیدہ رکھنا کِذب (جھوٹ) ہے لیکن کفر نہیں۔ لیکن دوسری طرف دیوبندی حضرات کے خود ساختہ ''تاج المحدثین'' اور مناظرہ بہاولپور میں شکست خوردہ ''سراج المناظرین'' مولوی خلیل احمد سہارنپوری صاحب لکھتے ہیں کہ

''جیسے علم بالذات خداوند جل وعلا کی صفت ہے اسی طرح علم محیط بھی خداوند علام الغیوب جلا وعلا کی صفت خاص ہے ''ان اللہ بکل شئی محیط'' صفت الٰہیہ کا کسی دوسرے میں اعتقاد کرنا اسی کا نام شرک ہے پس جو شخص کہ یہ اعتقاد کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم باعطاء الٰہی ہر جگہ حاضر وناظر ہیں تو گویا علم ذاتی کا تو اعتقاد
نہیں لیکن علم محیط کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اعتقاد ہے
اور یہ ایسا ہی شرک ہے جیسا کہ علم ذاتی کا اعتقاد کرنا شرک ہے۔''

(فتاوی خلیلیہ، صفحہ ۳۳۸، ناشر مکتبۃ الشیخ ۳/۳۶۷ بہادر آباد کراچی)

مولوی خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی صاحب کے پیش کیے گئے اس فتویٰ سے ثابت ہوا کہ انکے عقیدہ کے مطابق جس طرح غیر خدا کے لئے علمِ غیب ذاتی کا عقیدہ رکھنا اس لیے شرک ہے کہ یہ خدا کی صفتِ خاص ہے بالکل اسی طرح غیر خدا کے لیے علمِ غیب محیط عطائی تسلیم کرنا بھی شرک ہے کیونکہ یہ بھی خدا کی صفتِ خاص ہے۔ پس ثابت ہوا کہ دیوبندی حضرات کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب دیوبندی فرقہ ہی کے ایک مستند عالم مولوی خلیل احمد دیوبندی سہارنپوری صاحب کے فتویٰ کی رو سے اللہ تعالیٰ کی صفتِ خاص میں شریک ٹھہرانے والے کو مشرک قرار نہ دے کر خود کافر ومشرک قرار پا گئے۔ اور تھانوی صاحب کے اس ''شرک'' پر اطلاع کے بعد جو دیوبندی ان کو ''مجدد'' اور ''حکیم الامت'' نہ سہی کم از کم مسلمان ہی سمجھے تو وہ بھی انبیٹھوی صاحب کے فتویٰ شرک کی زد میں آتا ہے یہ ہے علم غیب رسول سے دیوبندی فرقہ کے بغض کا نتیجہ کہ علمِ غیب رسول عطائی کے قائل کو مشرک قرار دینے۔ کے لیے اپنے دھرم کے ''مجدد'' اور ''حکیم الامت'' کو بھی فتوی شرک کی بھینٹ چڑھا دیا۔ اسے کہتے ہیں ؏

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ہے کسی دیوبندی میں ہمت کہ اپنے حکیم الامت کو انبیٹھوی صاحب کے فتویٰء کفر وشرک سے بچا سکے؟

✿✿✿

دیوبندی مذہب کے
حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی کا دوُرخاپن

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

حدیث شریف سے دوُرخے آدمی کی مذمت:

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دوُرخے آدمی کے بارے میں ارشاد فرماتے ہیں کہ

وتجدون من شرار الناس ذا الوجہین الذی یاتی ھؤلاء بوجہ وھو لاء بوجہ۔

ترجمہ: ''اور تم لوگوں میں سے سب سے برا اس کو پاؤ گے جس کے دو چہرے ہوں گے ایک کے پاس ایک چہرے سے ملاقات کرے گا اور دوسرے کے پاس دوسرے چہرے سے''۔

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب خیار الناس، حدیث ۲۵۲۶، بیت الافکار الدولیہ، ریاض)

تھانوی صاحب کے ہم عقیدہ علماء سے دوُرخے آدمی کی مذمت:

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب متضاد نظریات رکھنے والے شخص کے متعلق لکھتے ہیں:

''تاریخ بنی آدم میں مخالفوں سے ٹکراؤ چلا آتا ہے لیکن یہ اپنے آپ سے ٹکراؤ صرف اس شخص کے بارے میں صحیح ہو سکتا ہے جو مخبوط الحواس ہو'' (براہ راست قادیانیت پر ورکرنے کا آسان راستہ صفحہ ۲۵)

اس کے علاوہ علمائے دیوبند کے بزرگ اور امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی دورخی اور متضاد باتیں کرنا اہل جاہلیت کی خاص عادت قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''متضاد باتوں کا کہنا بھی اہل جاہلیت کی خاص عادت تھی''۔

(اسلام اور مسائل جاہلیت، صفحہ ۱۸۳، مطبوعہ دار الدعوۃ السلفیہ لاہور)

(مولوی منظور نعمانی دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق۔'' (مطبوعہ مکتبہ عمر بن عاص غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور) مولوی ضیاء الرحمٰن فاروقی صاحب نے ''فیصل اک روشن ستارہ'' (مطبوعہ مکتبہ المعارف فیصل آباد) اور مولوی عبدالمقدس دیوبندی صاحب نے ''تحقیق الحق'' (مطبوعہ تنظیم اشاعۃ التوحید والسنۃ گاؤں جلبئی ضلع صوابی سرحد) میں محمد بن عبدالوہاب کو مسلمان بزرگ قرار دیا ہے۔) متضاد اور دورخے آدمی کی مذمت کے متعلق یہ مختصر وضاحت ذہن میں رکھتے ہوئے دیوبندی فرقہ کے حکیم مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کے ۶ تضادات ذیل میں قارئین کے سامنے پیش کئے جا رہے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی پہلی دورُخی

حضور اکرم ﷺ کے علوم میں لوحِ محفوظ کا علم بھی شامل ہے: پہلا رُخ

دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب حضور ﷺ کے علم مبارک کے متعلق اپنی کتاب ''بہشتی زیور'' میں لکھتے ہیں کہ

''خوب کہا ہے:

فان من جودك الدنيا وضرتها
ومن علومك علم اللوح والقلم

یعنی: ''آپ کی سخاوت اور بخشش میں تو دنیا اور اس کی مقابل یعنی آخرت موجود ہے اور آپ کے علوم میں لوحِ محفوظ (یعنی جس میں قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے وہ لکھا ہوا ہے) کا علم موجود ہے عرض یہ ہے کہ آپ کی توجہ اور سخاوت سے دین و دنیا کی نعمتیں میسر آسکتی ہیں اور آپ کی تعلیم سے لوحِ محفوظ کا علم میسر ہوسکتا ہے''۔

(بہشتی زیور، دوسرا حصہ، نماز کی فضیلت کا بیان، تحت حدیث ۲۹ صفحہ ۱۲، مطبوعہ مطبع انتظامی کانپور ۱۹۱۸ء ایضاً، صفحہ ۴۷ مطبوعہ المکتبۃ العزیزیہ ۱۳ اردو بازار لاہور) (بریکٹوں میں درج تشریح بھی بہشتی زیور سے ہی نقل کی گئی ہے)

- ملفوظات حسن العزیز میں بھی نقل ہے کہ تھانوی صاحب کہتے ہیں:

"دیکھیے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کہ آپ کے سامنے لوح وقلم
کے علوم بھی ہیچ ہیں۔"

(ملفوظات حسن العزیز، جلد دوم مشمولہ ملفوظات حکیم الامت، جلد ۱۸، صفحہ ۲۷۸، مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ چوک فوارہ ملتان)

ان اقتباسات میں تھانوی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم میں لوحِ محفوظ کا علم ہونا بھی تسلیم کیا ہے بلکہ پہلے اقتباس میں تو یہاں تک لکھ دیا ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم سے دوسروں کو بھی لوحِ محفوظ کا علم میسر ہوسکتا ہے لوحِ محفوظ میں کس قدر علوم ہیں اس کی مزید وضاحت بھی تھانوی صاحب کی تفسیر بیان القرآن سے ملاحظہ کریں۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے:

"آسمان اور زمین میں ایسی کوئی مخفی چیز نہیں جو لوحِ محفوظ میں نہ ہو۔"

(بیان القرآن، تفسیر سورہ نمل آیت ۷۵، صفحہ ۷۵۳ مطبوعہ تاج پبلشرز زبیری والا باغ دہلی)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لوحِ محفوظ کا علم ثابت نہیں: دوسرا رُخ

حضور ﷺ کے لیے لوحِ محفوظ کا علم حاصل ہونے کے متعلق تھانوی صاحب کا اقرار آپ نے ملاحظہ کیا لیکن جب انہی مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب سے قصیدہ بردہ شریف کے اسی شعر (جس کی تشریح کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے لوحِ محفوظ کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تسلیم کیا ہے) کی تشریح میں ملا علی قاری کی شرح قصیدہ بردہ بنام "الزبدۃ العمدۃ" سے ایک اقتباس نقل کر کے وضاحت طلب کی گئی جس کا خلاصہ اور مفہوم یہ ہے کہ

"لوحِ محفوظ کا علم علومِ نبی سے ایک ٹکڑا ہے اور لوحِ محفوظ کا علم حضور کے مکتوبِ علم سے ایک سطر اور اس کے سمندروں میں سے ایک نہر ہے۔"

تو اس کے جواب میں تھانوی صاحب ملا علی قاری علیہ الرحمہ کی عبارت کی مختلف

توجیہات کر کے آخر میں لکھتے ہیں:

"پس اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا لوح محفوظ کے عدم پر مشتمل ہونا ثابت نہیں ہو سکا۔"

(بوادر النوادر، صفحہ ۳۵، مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰، انارکلی لاہور)

یہ کیسی دورُخی ہے کہ ایک مقام پر تھانوی صاحب نے قصیدہ بردہ شریف کے شعر کی تشریح کرتے ہوئے خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لوحِ محفوظ کا علم تسلیم کیا بلکہ یہاں تک لکھ دیا کہ آپ کی تعلیم سے دوسروں کو بھی لوحِ محفوظ کا علم میسر ہوسکتا ہے۔ لیکن دوسرے مقام پر ان تھانوی صاحب نے قصیدہ بردہ کے اسی شعر کی تشریح میں ملا علی قاری کی لکھی گئی عبارت کا توجیہہ کرتے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لوحِ محفوظ کے علوم ثابت ماننے سے انکار کردیا یہ تھانوی صاحب کی دورُخی کا واضح ثبوت ہے۔ یہ شعر ویسے بھی منکرین علم غیب دیوبندی حضرات کے لیے زہر قاتل ہے اسی لیے مولوی مختار احمد اصلاحی اعظمی دیوبندی صاحب نے قصیدہ بردہ شریف کی شرح میں اسی شعر (جس میں حضور کے لیے لوحِ محفوظ کا علم حاصل ہونا لکھا گیا ہے) کی تشریح کرنے سے جان بچاتے ہوئے یوں لکھا ہے کہ

"اس شعر میں بعض مسائل مختلف فیہ ہیں اس لیے یہاں اس کی تفصیل و تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔"

(ذکر سید الکونین شرح قصیدہ بردہ صفحہ ۲۳۵ مطبوعہ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ ۴۳۷ ڈی گارڈن ایسٹ نزد لسبیلہ چوک، کراچی)

حالانکہ ان دیوبندی حضرات کے برخلاف سراج الہند حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر عزیزی میں لکھتے ہیں:

"اطلاع برلوح محفوظ بمطالعہ و دیدن نقوش نیز از بعضے اولیاء بتواتر منقول است۔"

(تفسیر عزیزی فارسی، جلد ۳، تفسیر سورہ جن صفحہ ۲۱۷، مطبوعہ المکتبۃ الحقانیۃ کانسی روڈ کوئٹہ)

ترجمہ: ''لوحِ محفوظ پر مطلع ہونا بلکہ اس کے مضمون کو دیکھ کر سمجھنا بعض اولیاء سے تواتر کے طور پر منقول ہے''۔

(تفسیر عزیزی مترجم، جلد ۳، صفحہ ۳۰۵، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل، پاکستان چوک، کراچی)

اس عبارت سے ثابت ہوا کہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی بعض اولیاء کو لوحِ محفوظ کا علم حاصل ہونا تواتر سے ثابت مانتے ہیں۔ اور پہلے پیش کیے گئے حوالہ جات سے یہ بات واضح ہے کہ دیوبندی حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیے بھی لوح محفوظ کا علم ہونا تسلیم نہیں کر رہے۔ اختلاف کو بغاوت قرار دے کر علماء اہلسنت پر اعتراض کرنے والے رب نواز حنفی دیوبندی اور ان کے ہم نوا بتائیں کیا یہ انکی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے بغاوت نہیں؟

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی دوسری دو رُخی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک وقت میں متعدد جگہ موجود نہیں ہو سکتے: پہلا رُخ

محفلِ میلاد شریف میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تشریف لانے کے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کے جواب میں مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''اگر ایک وقت میں کئی جگہ محفل منعقد ہو تو آیا سب جگہ تشریف لے جائیں گے یا نہیں؟ یہ تو ترجیح بلا مرجح ہے کہ کہیں جاویں کہیں نہ جاویں اور اگر سب جگہ جاویں تو وجود آپ کا واحد ہے ہزار جگہ کس طور جا سکتے ہیں''۔

(امداد الفتاوی، جلد ۵ صفحہ ۲۳۵، کتاب البدعات، مطبوعہ مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

یہاں تھانوی صاحب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد محافلِ میلاد میں تشریف لانے کو اس لیے تسلیم نہیں کہ جسمِ واحد بیک وقت متعدد جگہوں پر موجود نہیں ہو سکتا۔

حضرت آدم علیہ السلام اور دیگر اولیاء ایک وقت میں متعدد جگہ موجود ہوئے: دوسرا رُخ

لیکن اسکے برعکس تھانوی صاحب اپنی کتاب نشر الطیب میں لکھتے ہیں:

''حضرت آدم علیہ السلام جمیع انبیاء میں اس کے قبل بیت المقدس میں بھی مل چکے ہیں اور اسی طرح وہ اپنی قبر میں بھی موجود ہیں اور اسی طرح بقیہ سموات میں جو انبیاء کو دیکھا سب جگہ ہی تشریف رکھتے ہیں اور دوسرے مقامات پر اُن کی روح کا تمثل ہوا یعنی غیر عنصری جسد سے جس کو صوفیہ جسم مثالی کہتے ہیں روح کا تعلق ہو گیا اور اس جسد میں تعدد بھی اور ایک وقت میں روح کا سب کے ساتھ تعلق بھی ممکن ہے''۔

(نشر الطیب، صفحہ ۵۰، ۵۱، فصل ۱۲، مطبوعہ کتب خانہ اشاعۃ العلوم محلہ مفتی سہارنپور، ایضاً صفحہ ۵۰، ۵۱ مطبوعہ مکتبہ لدھیانوی جامع مسجد فلاح، فیڈرل بی ایریا، نصیر آباد، بلاک نمبر ۱۶، کراچی)

تھانوی صاحب نے نشر الطیب کے علاوہ اپنی دوسری کتب میں بھی اولیاء کا بیک وقت جسد واحد کے ساتھ متعدد جگہ موجود ہونا نقل کیا ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔ تھانوی صاحب محمد الحضرمی مجذوب نامی بزرگ کے متعلق نقل کرتے ہیں کہ

''آپ کی کرامتوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے ایک دفعہ تیس شہروں میں خطبہ اور نماز جمعہ بیک وقت پڑھا ہے اور کئی کئی شہروں میں ایک ہی شب ہی شب باش ہوتے تھے''۔

(جمال الاولیاء، صفحہ ۱۹۸، ممتاز اکیڈمی، فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور)

اسی کتاب میں تھانوی صاحب ایک بزرگ محمد الشربینی کے متعلق حضرت امام شعرانی سے نقل کرتے ہیں کہ

''ان کی اولاد کچھ تو ملکِ مغرب میں مراکش کے بادشاہ کی بیٹی سے تھی اور کچھ اولاد بلادِ ہند میں اور کچھ بلادِ تکرور میں تھی آپ ایک ہی وقت میں ان تمام شہروں میں اپنے اہل وعیال کے پاس ہو آتے اور ان کی ضرورتیں پوری فرمادیتے تھے اور ہر شہر والے یہ سمجھتے تھے کہ وہ انہی کے پاس قیام رکھتے ہیں''۔

(جمال الاولیاء، صفحہ ۲۱۱، ممتاز اکیڈمی، فضل الٰہی مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور)

تھانوی صاحب ایک ابدال کے بیک وقت متعدد جگہ دیکھے جانے کو حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے ان الفاظ میں نقل کرتے ہیں کہ

''میں نے دہلی میں ایک ابدال کو دیکھا تھا ایک آن واحد میں مختلف مقامات پر دیکھا جاتا تھا۔''

(امداد المشتاق صفحہ ۹۸، اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار لاہور)

یہ واقعہ تھانوی صاحب نے شمائم امدادیہ (صفحہ ۷۱، مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ) میں بھی بیان کیا ہے۔ مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی دورخی ملاحظہ کیجئے کہ ''امداد الفتاویٰ'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد محافل میں تشریف لانے کو جسم واحد ہونے کی وجہ سے تسلیم نہیں کیا لیکن دوسری طرف آپ نے یہ بھی ملاحظہ کیا کہ اپنی دوسری کتب ''نشر الطیب''، ''جمال الاولیاء''، ''امداد المشتاق'' اور ''شمائم امدادیہ'' میں حضرت آدم علیہ السلام سمیت دیگر انبیاء علیہم السلام واولیاء رحمہم اللہ تعالیٰ کے لئے تھانوی صاحب نے متعدد اجسام مثالی تسلیم کر لئے۔ یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔

پہلا سوال: شخص واحد کے بیک وقت متعدد جگہ موجود ہونے کے متعلق ان واقعات کو بلا انکار نقل کرتے ہوئے یہاں تھانوی صاحب کو اپنے یہ الفاظ یاد کیوں نہ آئے کہ

''وجود آپ کا واحد ہے ہزار جگہ کس طور جا سکتے ہیں۔''

(امداد الفتاویٰ جلد ۵ صفحہ ۳۵، کتاب البدعات، مکتبہ سید احمد شہید بالمقابل دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک)

دوسرا سوال: بیک وقت مختلف محافلِ میلاد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کے متعلق پوچھے گئے سوال کے جواب میں تھانوی صاحب نے یہاں جسمِ مثالی کے ساتھ حضور ﷺ کا متعدد جگہ پر موجود ہو سکنا کیوں بیان نہیں کیا؟ یاد رہے کہ ہمارا یہ دعویٰ نہیں کہ آپ ہر محفل میلاد میں ضرور بالضرور تشریف لاتے ہیں ہاں اگر بیک وقت متعدد جگہ تشریف لانا چاہیں تو آپ کی ذاتِ اقدس کے لئے یہ امر محال بھی نہیں ہے۔ آپ جہاں چاہیں تشریف لے جا سکتے ہیں

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی تیسری دورخی

حضورﷺ نور تھے اس لئے آپ کا سایہ نہ تھا: پہلا رُخ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عدم سایہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ

''ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرتا پا نور ہی نور تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اسی لئے آپ کے سایہ نہ تھا کیونکہ سایہ کے لئے ظلمت لازمی ہے۔''

(شکر النعمہ صفحہ ۲۶ مشمولہ مواعظ اشرفیہ جلد ۳، ناشر مکتبہ تھانوی دفتر رسالہ الابقاء بندی روڈ کراچی)

حضورﷺ کے عدم سایہ کے لیے نورانیت سے استدلال درست نہیں: دوسرا رُخ

دوسری طرف یہی تھانوی صاحب حضورﷺ کے سایہ نہ ہونے کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں لکھتے ہیں کہ

''سایہ نہ ہونے کی ایک روایت صریح بھی نہیں گزری صرف بعض نے ''واجعلنی نورا'' سے استدلال کیا ہے کہ نور کے سایہ نہیں ہوتا کیونکہ سایہ ظلمت ہوتا ہے مگر ضعف اس کا ظاہر ہے شاید حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر رہنا اس کی اصل ہو کیونکہ اس صورت میں ظاہر ہے کہ سایہ نہ ہوگا لیکن خود صحاح میں روایت ہے کہ آپ کے سر مبارک پر بعض اوقات سفر میں صحابہ کپڑے کا سایہ کئے ہوتے تھے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ ابر کا رہنا بھی دائمی نہ تھا۔''

(امداد الفتاوی جلد ۵ صفحہ ۲۰۳، ناشر ادارہ اشرف العلوم مولوی مسافر خانہ کراچی)

ملاحظہ کیجئے کہ ''شکر النعمہ'' میں عدم سایہ کے لئے حضورﷺ کی نورانیت سے یہ استدلال کیا کہ آپ سرتا پا نور ہی نور تھے آپ میں ظلمت نام کو بھی نہ تھی اسی وجہ سے آپ کا

سایہ بھی نہ تھا کیونکہ سایہ تسلیم کرنے کی صورت میں آپ کے لئے ظلمت لازم آتی ہے لیکن "امداد الفتاویٰ" میں اس کے برعکس عدم سایہ کے متعلق نورانیت سے استدلال کو ضعیف قرار دینے کے بعد تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ شاید حضور ﷺ کے سر مبارک پر بادل کا رہنا اس کی اصل ہو جس کی وجہ سے سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا لیکن اس کے بھی دائمی ہونے کا انکار کرتے ہوئے تھانوی صاحب کہتے ہیں کہ

"ابر (بادل) کا رہنا بھی دائمی (ہمیشہ) نہ تھا۔"

یہ بھی تھانوی صاحب کی تضاد بیانی ہے کہ ایک کتاب میں جس دلیل سے اپنے عقیدہ کو ثابت کیا دوسری کتاب میں اپنی اسی دلیل کو ضعیف کہہ کر اسکا عقیدہ کا رد کر دیا اور عدم سایہ کو دائمی تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی چوتھی دو رُخی

ملکہ بلقیس کی حکومت سے عورت کی حکمرانی کے جائز ہونے پر

استدلال کرنا درست نہیں: دوسرا رُخ

تھانوی صاحب اپنی تفسیر "بیان القرآن" میں ملکہ بلقیس کے قصہ سے عورت کی حکومت کے جائز ہونے کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"ہماری شریعت میں عورت کو بادشاہ بنانے کی ممانعت ہے پس بلقیس کے قصہ سے کوئی شبہ نہ کرے اول تو یہ فعل مشرکین کا تھا دوسرے اگر شریعت سلیمانیہ نے اس کی تقریر بھی کی ہو تو شرع محمدی میں اس کے خلاف ہوتے ہوئے وہ حجت نہیں۔"

(بیان القرآن، تفسیر سورۃ نمل، صفحہ ۷۲۵، ناشر تاج پبلشرز زبیری والا باغ دہلی)

ملکہ بلقیس کی حکومت سے عورت کی حکمرانی کے جائز ہونے پر استدلال: پہلا رُخ

لیکن دوسری طرف یہی تھانوی صاحب عورت کی حکمرانی کے جواز کے متعلق ملکہ

بلقیس کے واقعہ ہی سے استدلال کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''حضرت بلقیس کی سلطنت کا قصہ قرآنِ مجید میں مذکور ہے اس میں آیت ''ماکنت قاطعة امرا حتیٰ تشهدون'' جس میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سلطنت کا طرزِ عمل خواہ ضابطہ سے خواہ بلقیس کی عادت مستمرہ سے سلطنت جمہوری کا سا تھا اور بعد اُن کے ایمان لے آنے کے کسی دلیل سے ثابت نہیں کہ ان سے انتزاع سلطنت کیا گیا ہو پس ظاہر حکایت سلطنت اور عدم حکایت انتزاع سے اس سلطنت کا بحالہا باقی رہنا ہے اور تاریخ صراحتاً اسی کی مؤید ہے اور قاعدہ اُصولیہ ہے کہ ''اذ اقص الله و رسوله علينا امرا من غير نكير عليه فهو حجة لنا'' پس قرآن سے ظاہراً ثابت ہو گیا کہ سلطنت جمہوری عورت کی ہو سکتی ہے۔''

(امداد الفتاویٰ، جلد ۵، صفحہ ۱۰۰، ناشر ادارہ اشرف العلوم کراچی)

تھانوی صاحب کے اس اقتباس کا مفہوم یہ ہے کہ حضرت بلقیس کی سلطنت میں ان کا طرزِ عمل جمہوری سلطنت جیسا تھا ان کے ایمان لانے کے بعد کسی دلیل سے ثابت نہیں کہ انہیں سلطنت سے معزول کیا گیا ہو۔ ان کا سلطنت سے معزول نہ ہونا تاریخ سے بھی ثابت ہے اور یہ قاعدہ اصولیہ ہے کہ جب کسی قصے کو اللہ و رسول جل جلالہ وصلی اللہ علیہ وسلم ہم پر بیان کریں اور اس کا رد نہ کریں پس وہ ہم پر حجت ہے لہٰذا قرآن سے عورت کی جمہوری حکومت ثابت ہو گئی۔

آپ نے ملاحظہ کیا کہ قرآنِ پاک کی تفسیر کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے ملکہ بلقیس کے واقعہ سے عورت کی حکمرانی کا جواز ثابت کرنے والوں کا رد کیا اور اسے ناجائز قرار دیا۔ لیکن اپنی دوسری کتاب میں قرآنِ پاک کے اسی واقعہ سے استدلال کرتے ہوئے تھانوی صاحب نے بڑی شدومد سے اپنے تئیں قاعدہ اصولیہ کی روشنی میں عورت کی

حکمرانی کا جواز ثابت کیا۔ یاللعجب یہ بھی تھانوی صاحب کے دورُخے ہونے کی واضح دلیل ہے۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی پانچویں دورخی

صحاح ستہ سے ثابت ہے کہ واقعہ افک میں توجہ کے باوجود حضور حقیقت سے بے خبر رہے: پہلا رُخ

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم غیب کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''قصہ افک میں آپ پر تفتیش واستکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک ماہ کے وحی کے ذریعہ سے اطمینان ہوا۔''

(حفظ الایمان صفحہ ۱۱، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند، یوپی ایضاً صفحہ ۱۴ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ایضاً صفحہ ۱۳ مطبوعہ کتب خانہ مجیدیہ ملتان، ایضاً صفحہ ۹۳ مطبوعہ انجمن ارشاد المسلمین ۶۔جی شاداب کالونی، حمید نظامی روڈ لاہور)

تھانوی صاحب کے اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ ان کا عقیدہ ہے کہ توجہ کرنے کے باوجود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ افک کی حقیقت کے متعلق علم حاصل نہ ہوا۔

واقعہ افک میں ممکن ہے حضور نے توجہ نہ فرمائی ہو ورنہ حقیقت معلوم ہو جاتی: دوسرا رُخ

مولوی سرفراز گکھڑوی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

''جب کوئی مصنف کسی کا حوالہ اپنی تائید میں پیش کرتا ہے اور اس کے کسی حصہ سے اختلاف نہیں کرتا تو وہی مصنف کا نظریہ ہوتا ہے۔''

(تفریح الخواطر، صفحہ ۲۹، مطبوعہ مکتبہ صفدریہ نزد مدرسہ نصرۃ العلوم گھنٹہ گھر گوجرانوالہ)

دیوبندی حضرات کے امام مولوی سرفراز گکھڑوی صاحب کے پیش کیے گئے اقتباس کو ذہن میں رکھتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب کی کتاب ''امداد المشتاق'' سے یہ اقتباس ملاحظہ کریں جس میں حاجی امداد اللہ صاحب کہتے ہیں کہ

''اہل حق جس طرف نظر کرتے ہیں دریافت ادراک غیبات کا ان کو ہوتا ہے اصل میں یہ علم حق ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حدیبیہ وحضرت عائشہ کے معاملات سے خبر نہ تھی اس کو دلیل اپنے دعوٰی کی سمجھتے ہیں یہ غلط ہے کیونکہ علم کے واسطے توجہ ضروری ہے۔''

(امداد المشتاق، صفحہ ۸۰ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار لاہور، شمائم امدادیہ، صفحہ ۶۱ مطبوعہ کتب خانہ شرف الرشید شاہ کوٹ)

امداد المشتاق میں حاجی صاحب کے اس قول کی وضاحت کرتے ہوئے حاشیہ میں تھانوی صاحب واقعہ حدیبیہ وافک کے متعلق لکھتے ہیں کہ

''عارف بلا اذن توجہ نہیں فرماتا سو ممکن ہے کہ آپ نے توجہ نہ فرمائی ہو۔''

(امداد المشتاق، صفحہ ۸۰ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار لاہور

تھانوی صاحب کی اس بات سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم توجہ فرماتے تو آپ کو اصل واقعہ کا انکشاف ہو جاتا۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس مقام پر تھانوی صاحب نے اپنا موقف بیان کرتے ہوئے اپنے پیر صاحب کی اصلاح کیوں نہیں کی کہ حضور والا ''حفظ الایمان'' میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی نفی کے لئے صحاح ستہ کے حوالے سے میں لکھ چکا ہوں کہ

''قصہ افک میں آپ پر تفتیش و استکشاف بابلغ وجوہ صحاح میں مذکور ہے مگر صرف توجہ سے انکشاف نہیں ہوا بعد ایک ماہ کے وحی کے ذریعہ سے اطمینان ہوا۔'' (حفظ الایمان)

بلکہ یہاں تھانوی صاحب نے اپنے پیر صاحب کی اصلاح کرنے کی بجائے الٹا ان کی تائید کر دی۔ تھانوی صاحب نے جب حفظ الایمان میں لکھ دیا تھا کہ صحاح ستہ میں

مذکورا حادیث سے یہ ثابت ہے کہ توجہ کرنے کے باوجود بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعہ کی حقیقت کے متعلق علم حاصل نہ ہوا تو پھر ۲۴ سال بعد ''امداد المشتاق'' لکھتے وقت ان کو یہ بے یقینی کیوں پیدا ہوگئی؟ کیا صحاح ستہ کے حوالے سے لکھ دینے کے بعد کے بعد تھانوی صاحب کا ان احادیث صحاح سے اعتماد اٹھ گیا تھا جن سے انہوں نے استدلال کیا تھا۔؟ یقین کے بعد تھانوی صاحب نے ظن وتخمینے سے یہ کیوں لکھا ہے کہ

''عارف بلا اذن توجہ نہیں فرماتا سو ممکن ہے کہ آپ نے توجہ نہ فرمائی ہو'' (امداد المشتاق)

ثابت ہو گیا کہ یہ بھی تھانوی صاحب کی یہ صریح تضاد بیانی ہے۔ یاد رہے کہ حفظ الایمان ۱۳۱۹ ہجری میں تالیف کی گئی۔

(حفظ الایمان صفحہ ۱۲، مطبوعہ مکتبہ نعمانیہ دیوبند، یوپی، ایضاً صفحہ ۱۹۶ انجمن ارشاد المسلمین ۶۔۳ شاداب کالونی، جمید نظامی روڈ لاہور)

اور امداد المشتاق اس کے تقریباً ۲۴ سال بعد ۱۳۴۳ ہجری میں تالیف کی گئی۔

(امداد المشتاق، صفحہ ۶ مطبوعہ اسلامی کتب خانہ فضل الٰہی مارکیٹ، چوک اردو بازار لاہور)

حاجی امداد اللہ صاحب اور دیوبندی حکیم الامت تھانوی صاحب کے اس جواب سے واقعۂ افک کی آڑ لے کر سے علم غیب رسول ﷺ پر اعتراض کرنے والے دیوبندی حضرات کے شبے کا جواب بھی انکی مسلمہ شخصیات سے ہی ادا ہو گیا۔

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کی چھٹی دورخی

مشہور دیوبندی عالم مولوی عبدالماجد دریابادی صاحب بھی تھانوی صاحب کی تضاد بیانی پر پریشان:

تھانوی صاحب کے مداح اور دیوبندی فرقہ کے مشہور عالم مولوی عبدالماجد دریا بادی صاحب بھی تھانوی صاحب کی ایک تضاد بیانی دیکھ کر تھانوی صاحب کو یوں لکھتے ہیں کہ

’’آپ نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ خطبہ جمعہ کا عربی ہی میں ضروری ہے اور کسی دوسری زبان میں خطبہ پڑھنا مکروہ تحریمی ہے لیکن مولانا محمد علی شاہ مونگیری (سابق ناظم ندوۃ العلماء) کے القول المحکم فی خطابۃ العجم (میں اس کے برعکس آپ کی تائید فارسی خطبہ کے جواز میں درج ہے۔)‘‘ (حکیم الامت صفحہ 52 مطبوعہ مکتبہ مدنیہ اردو بازار لاہور)

قارئین دیکھ لیجیے کہ تھانوی صاحب کی تضاد بیانی پر مولوی عبدالماجد دیوبندی صاحب نے بھی اپنی پریشانی کا اظہار کر ہی دیا۔

دیوبندی فرقہ کے مزعومہ حکیم الامت اور مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب کے یہ چھ تضادات قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے گئے ہیں جن کے مطالعہ سے قارئین پر یہ بات خوب واضح ہو گی کہ دیوبندی مذہب کے یہ ’’حکیم صاحب‘‘ دورُخے شخص تھے اور یہ صرف انہی کا خاصا نہیں۔ دیوبندی مذہب کی کتب کا مطالعہ کرنے پر یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس مذہب میں تضادات کی بھرمار پائی جاتی ہے۔ یہ مضمون علماء اہلسنت کے درمیان مسائل میں اختلاف کے متعلق مضامین لکھ کر اپنے ذوق کی تسلی کرنے والے دیوبندی علماء کو سبق سکھانے کے لیے پیش کیا گیا ہے کہ جب ان کے ایک ’’مجدد‘‘ اور ’’حکیم الامت‘‘ کا یہ حال ہے کہ وہ اپنے ساتھ ہی متفق نہیں تو اگر ان کے ماننے والے باقی دیوبندی فرقہ کے اختلافات سامنے لائے جائیں تو کیا پنڈورا بکس کھلے گا اس کا اندازہ کرنا آپ دیوبندیوں کے لیے چنداں مشکل نہیں۔ امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے تضادات کی جھلک بھی جلد پیش کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں، ایک نیا لطیفہ

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

دُشنام باز دیوبندی ٹولے کی طرف سے شائع ہونے والا مجلّہ ''نورِ سنت'' دستیاب ہوا تو اسکا مطالعہ شروع کیا۔ شروع ہی میں یہ لطیفہ نظر آیا کہ اسکے اداریہ میں لکھا تھا ''نورِ سنت کا اگلا قدم ''کنز الایمان نمبر'' ہوگا'' لیکن تین سطر بعد اداریہ ہی میں اپنی اس بات کی تردید کرتے ہوئے دیوبندی صاحب نے یہ بھی لکھا تھا ''ہم عنقریب اعلان کردیں گے کہ کون سا شمارہ ''کنز الایمان نمبر'' ہوگا'' (مجلہ نورِ سنت کراچی صفحہ ۳ شمارہ ۹:) قارئین کرام اداریہ لکھنے والے دیوبندی صاحب نے اس قدر بے وقوفی کا مظاہرہ کیا ہے کہ ایک بات لکھ کر ۳ سطر بعد خود ہی اسکی تردید بھی کردی۔ اس بے وقوفی کے انکشاف سے دیوبندی مجلّہ ''نورِ سنت'' کے مدیر نجیب اللہ عمر دیوبندی (جو کہ معاویہ قادری کے نام سے اس رسالہ کے مدیر ہیں) کی خراب ذہنی حالت کا اندازہ کرنا مشکل نہیں۔ دیوبندی حضرات کی اس نئی بے وقوفی نے خطیب مشرق حضرت علامہ مولانا مشتاق احمد نظامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی اپنے موضوع پر شاہکار کتاب ''دیوبندی بولتے ہیں مگر سمجھتے نہیں (دیوبند کا نیا دین)'' کی مزید تصدیق کردی۔ (پاکستان میں یہ کتاب ۲۰۰۲، میں مکتبہ فیضانِ اولیاء، جامع مسجد عمر روڈ کاموں کے ضلع گوجرانوالہ کی طرف سے شائع ہوئی تھی) دیوبندی حضرات کی بے وقوفیوں کا نظارہ کرنے کے لیے اس کتاب کا مطالعہ مفید رہے گا۔

مولوی تقی عثمانی دیوبندی کی قادیانیت نوازی

''مولانا محمد تقی عثمانی نے اپنے دوست عبید اللہ علیم (جو عقیدے کے اعتبار سے قادیانی تھے اور پیشے کے اعتبار سے ان کے مبلغ تھے) کے حق میں تین سو تیرہ علماء کا خط لکھوایا تھا۔''

(بجز داغ ندامت صفحہ ۶ مؤلف پروفیسر امجد علی شاکر دیوبندی مطبوعہ مکہ کتاب گھر رحمان پلازہ مچھلی منڈی اردو بازار، لاہور) بریکٹوں میں لکھی گئی عبارت بھی دیوبندی پروفیسر امجد علی شاکر صاحب کی ہے۔ (میثم قادری رضوی)

مولوی حماد دیوبندی اور دیوبندی مجلّہ ''نور سنت'' میں زبردست ٹکراؤ

میثم عباس قادری رضوی
massamrazvi@gmail.com

اگر عوام شامت نفس کی بناء پر مفتیٔ شرع کے فتوی پر عمل نہ کرے یا کسی عالم کی تحقیق اپنے مسلک کے دوسرے عالم کی تحقیق سے مختلف ہو جائے تو موجودہ دور کے دُشنام باز دیوبندی حضرات اسے بغاوت قرار دیتے ہیں جیسا کہ مولوی رب نواز حنفی (دراصل عزازیل نواز منفی) صاحب نے ''احمد رضا کے باغی بریلوی'' نامی اپنے رسالہ میں یہ تاثر دینا چاہا ہے (اس کا مختصر اور مدلل جواب لاجواب کلمہ حق شمارہ نمبر 9 میں راقم نے ''اکابر دیوبند کے باغی دیوبندی'' کے نام سے لکھ دیا ہے وہاں ملاحظہ کریں)

زیر نظر مضمون بھی بغاوت کے اسی دیوبندی تصور کے مطابق دیوبندی حضرات کے لئے بطور علاج بالمثل لکھا جا رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ دشنام باز دیوبندی ٹولہ کے ایک مستند عالم حماد صاحب نے اپنے نومولود دیوبندی مذہب کے امام و پیشوا مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کی کتاب ''صراط مستقیم'' میں درج جناب رسول اللہ ﷺ کی گستاخی پر مبنی مشہور گستاخانہ عبارت کے متعلق لکھا ہے:

''اس پروپیگنڈے کے جھوٹے ہونے کی سب سے بڑی شہادت ہی یہ ہے کہ جس شخصیت کو اس عبارت کے حوالے سے بدنام کیا جاتا رہا (یعنی شاہ اسماعیل شہیدؒ) ان کا تو اس عبارت سے تعلق نہیں مگر بریلویوں کا سارا زور شاہ شہید پر لگے گا حیف صد حیف! روزِ قیامت

اللہ کے یہاں جب ثابت کرنا پڑے گا تو یہ لوگ کیا جواب دیں گے؟
کیا انہوں نے صراط مستقیم کے آغاز میں یہ نہیں پڑھا کہ جس باب کی
عبارت پر اعتراض کیا جارہا ہے وہ شاہ اسماعیل نے نہیں لکھا بلکہ لکھنے
والے سید احمد شہید اور جمع کرنے والے مولانا عبدالحئ بڈھانوی
ہیں؟ مگر مولوی احمد رضا خان سے لے کر دورِ حاضرہ کے بریلوی علماء
تک سب ایک ہی جھوٹ کو دیدہ دلیری سے دہراتے چلے جارہے
ہیں۔ فالی اللہ اشتکی"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ 12,13 مطبوعہ سنی اکیڈمی پاکستان)

حماد دیوبندی صاحب نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ
"کتاب کے چار ابواب تھے، پہلا باب اور چوتھا باب شاہ اسماعیلؒ
نے ترتیب دیا اور دوسرا اور تیسرا باب مولانا عبدالحئی بڈھانویؒ نے۔"

(صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ صفحہ ۷ مطبوعہ سنی اکیڈمی پاکستان)

سطورِ بالا میں مولوی حماد دیوبندی صاحب کی کتاب سے پیش کیے گئے ۲ حوالہ
جات آپ نے ملاحظہ کیے۔ اب دوسری طرف آیئے۔ دیوبندی مجلّہ "نورِ سنت" شمارہ ۹ میں
ایک مضمون بنام "کیا نماز میں رسول اللہ کا خیال آنا برا ہے؟" شائع ہوا۔ (جس کے مضمون
نگار کے نام کی جگہ "ادارہ" لکھا ہے۔) اس مضمون میں مولوی حماد دیوبندی کے برعکس
موقف رکھتے ہوئے "صراط مستقیم" کی گستاخانہ عبارت کو مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت
تسلیم کیا گیا ہے۔ ذیل میں اس سے وہ اقتباسات ملاحظہ کریں جن میں مولوی حماد دیوبندی
کے موقف کی تردید ہے۔

پہلا اقتباس:

دیوبندی مجلّہ "نورِ سنت" میں کتاب "صراط مستقیم" کی اس گستاخانہ عبارت کے

مزید لکھا ہے کہ

''جہاں تک اس کی علمی مباحث کا تعلق ہے تو حقیقت یہ ہے کہ اہل علم اور اہل تصوف و معرفت شاہ اسمٰعیل شہید کی عشق و محبت سے بھرپور اس عبارت پر عش عش کر اُٹھے ہوئے ہیں۔ اہل نظر اس عالمانہ وفقیہانہ اور عاشقانہ عبارت کو پڑھ کر حضرت شہید کی بالغ نظری اور فراست وفقاہت کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے مگر افسوس کہ ان کے ظالم و نادان دشمن جان بوجھ کر ان کی عبارت کا غلط مطلب بیان کر کے خدا کے عذاب کو دعوت دیتے ہیں۔''

(دیوبندی مجلّہ نور سنت، کراچی شمارہ: 9 صفحہ 25)

استغفر اللہ العظیم دیوبندی حضرات کی شقاوت قلبی ملاحظہ کیجئے کہ اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ عبارت کی تعریف اس انداز سے کر رہے ہیں کہ الا مان الحفیظ۔ اسی طرح کے مزید اقتباسات ملاحظہ کیجئے جن میں صراط مستقیم کی گستاخانہ عبارت کو اسماعیل دہلوی کی عبارت تسلیم کیا گیا ہے۔

دوسرا اقتباس:

نور سنت میں لکھا ہے:

''شاہ صاحب ؒ فرماتے ہیں کہ مقدس و معظم ہستیوں کے خیال میں خود کو مستغرق کرنا زیادہ مضر ہے کیونکہ ان ذی شان ہستیوں کا خیال دل کی گہرائیوں میں جا چپکتا ہے اور پھر نہیں ہلتا۔''

(مجلّہ نور سنت کراچی شمارہ: 9 صفحہ 28,29)

تیسرا اقتباس:

''اب حضرت شہید ؒ کی عبارت پر غور فرمائیے کہ نماز میں گھوڑے

بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوب جانا برا ہے مگر ان عظیم ہستی کی

طرف توجہ کا دینا زیادہ برا ہے۔'' (مجلہ نور سنت کراچی شمارہ ۹ صفحہ 29)

چوتھا اقتباس

''حضرت شہید کی اس عالمانہ عبارت کے خود ساختہ مفہوم سے اول

و آخر میں بریلی کے پوپ رضا خان صاحب نے الکوکبۃ الشہابیہ میں

انہی الفاظ میں واویلا کیا ہے۔'' (مجلہ نور سنت کراچی شمارہ ۹ صفحہ 31)

پانچواں اقتباس:

''یہی حال حضرت شاہ اسمٰعیل شہید کی اس زیر بحث عبارت کا ہے

جس میں گستاخی و توہین کا تو قطعاً اشارہ ہی نہیں۔ حضرت کی عبارت

عاشقانہ، عالمانہ و فاضلانہ ہے۔'' (مجلہ نور سنت کراچی، شمارہ ۹ صفحہ 32)

چھٹا اقتباس:

''شاہ صاحب کا یہ لکھنا کہ نماز میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال

میں خود کو مستغرق کر دینا زیادہ بُرا ہے یہ آپ کی توہین کے لئے نہیں

بلکہ ایسا آپ کی بلند و بالا شان اور بے نظیر عظمتوں اور بلند تر درجات

کی وجہ سے ہے۔ کوئی دالدادہ بدعت اسے نہ سمجھتا ہو تو اس میں شہید

کا کیا قصور ہے۔'' (مجلہ نور سنت کراچی، شمارہ ۹ صفحہ 32)

نعوذ باللہ جناب رسول اللہ ﷺ کی صریح گستاخی پر مبنی اس عبارت کے متعلق ایسا کہنا کہ اس میں آپ کی توہین نہیں دیوبندی حضرات کے دلوں میں عشق رسول نہ ہونے کے سبب سے ہے۔ اگر ایسی عبارت (جس میں جناب رسول اللہ ﷺ کی طرف خیال لے جانا جانوروں (بیل، گدھے) کی طرف خیال لے جانے سے زیادہ برا قرار دیا گیا ہے) میں دیوبندی توہین نہیں سمجھتے تو یہ اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کی مزید بڑائی بیان کرتے ہوئے

جانوروں میں کتے اور سوئر کا نام بھی شامل کر کے ایسا لکھیں گے کہ

''نماز میں اپنے خیال کو دیو بندی علماء کی طرف لے جانا اگرچہ وہ دیو بندی اکابر رشید گنگوہی، خلیل انبیٹھوی، قاسم نانوتوی، اشرف تھانوی ہی کیوں نہ ہوں گائے، گدھے، خنزیر اور کتے کے خیال میں ڈوب جانے سے زیادہ برا ہے؟''

اگر واقعی دیو بندیوں میں ہمت ہے تو اپنے مجلّہ ''نور سنت'' کے اگلے شمارہ میں دیو بندی اکابر کے بارے میں اسی طرح کی عبارت لکھ کر شائع کر دیں تا کہ ہم یہ کہہ سکیں کہ دیو بندی صرف جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق ہی نہیں بلکہ اپنے اکابر کے متعلق بھی ایسا کہنا درست سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مزید بڑائی والی بات اس لیے کی گئی ہے کہ اپنی کتاب ''تقویت الایمان'' میں امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی نے بھی اپنی باطل توحید کے اثبات کے لیے انبیاء علیہم السلام کے لیے ذرہ ناچیز سے کم تر جیسے الفاظ استعمال کیے ہیں۔

ساتواں اقتباس:

''حضرت شہید کے عشق و محبت میں ڈوبے ہوئے اس جملے کا مطلب خان صاحب اور ان کے متبعین کی سمجھ میں نہیں آ رہا۔''

(مجلّہ نور سنت کراچی، شمارہ: ۹ صفحہ 33)

آٹھواں اقتباس:

''حضرت شہیدؒ کی زیر بحث الہامی عبارت۔'' (مجلّہ نور سنت کراچی شمارہ: ۹ صفحہ 34)

قارئین کرام! پہلے آپ نے مولوی حماد دیو بندی صاحب کی کتاب کے حوالے سے ملاحظہ کیا کہ انہوں نے ''صراط مستقیم'' کی گستاخانہ عبارت کو مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت تسلیم کرنے سے انکار کیا بلکہ جو اسے دہلوی صاحب کی عبارت کہے اسے جھوٹا قرار دیا۔ لیکن دوسری طرف دیو بندی مجلّہ ''نور سنت'' کے مندرجہ بالا حوالہ جات سے ان کے

اصول کی روشنی میں یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ کتاب ''صراط مستقیم'' میں درج عبارت مولوی اسماعیل دہلوی صاحب ہی کی تحریر کردہ ہے۔ اب دو ہی باتیں ہیں کہ یا تو مولوی حماد دیوبندی صاحب نے ''صراط مستقیم'' کی گستاخانہ عبارت کو مولوی اسماعیل دہلوی کی عبارت تسلیم نہ کر کے جھوٹ بولا ہے اور ساتھ ساتھ اکابر دیوبند اور اپنے دیوبندی گروپ کے مجلّہ ''نور سنت'' سے بغاوت کا ارتکاب بھی کیا ہے یا پھر مجلّہ ''نور سنت'' نے کتاب ''صراط مستقیم'' کی گستاخانہ عبارت کو مولوی اسماعیل دہلوی کی تحریر کردہ تسلیم کر کے جھوٹ لکھا ہے اور مولوی حماد دیوبندی سے بغاوت بھی کی ہے۔ ان دونوں باتوں میں سے دیوبندی حضرات کو کون سی قبول ہے اس کا فیصلہ ان پر ہے۔

راقم کے پاس (غیر مقلد) ''وہابی'' اور (مقلد وہابی) ''دیوبندی'' حضرات کے کثیر حوالہ جات موجود ہیں جس میں انہوں نے صراط مستقیم اور اس کی گستاخانہ عبارت کو مولوی اسماعیل دہلوی کی محررہ عبارت تسلیم کیا ہے۔ ان حوالہ جات کو الگ سے کسی مضمون میں پیش کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

☆☆☆☆☆☆

دیوبندی حضرات کا اپنے پیرومرشد سید احمد رائے بریلوی کو جناب رسول اللہ ﷺ سے بڑھانا

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

دیوبندی حضرات کی رسول دشمنی ان کی کتابوں کا مطالعہ کرنے والے منصف و ایماندار شخص سے مخفی نہیں کیونکہ ہم اہل سنت و جماعت پر شرک کا گھناونا الزام لگانے والے دیوبندی حضرات اپنے مزعومہ ''بزرگوں'' کے لئے وہ صفات بلا چون و چرا تسلیم کر لیتے ہیں جن کو جناب رسول اللہ ﷺ کے لئے تسلیم کرتے ہوئے انہیں شرک نظر آتا ہے۔
جس کسی کو میری اس بات کی تفصیل مطلوب ہو تو وہ رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کی دو کتب ''زلزلہ'' اور ''زیروزبر'' ملاحظہ کرے۔ جو اس موضوع پر کافی و شافی ہیں ان کے مطالعہ سے آپ پر دیوبندی حضرات کی پیر پرستی بالکل واضح ہو جائے گی۔ سرِ دست دیوبندی حضرات کی اپنے پیرومرشد کو جناب رسول اللہ ﷺ سے بڑھانے کی ایک مثال ملاحظہ کریں۔

علمائے دیوبند کے ''فقیہ النفس'' اور ''غوث اعظم'' مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ

> ''غیر سعید کو ہزار بار کہنا بھی مفید نہیں چنانچہ ابوجہل کو ہادی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدایت نہ ہو سکی۔''

(اللطوف الدانیہ مشمولہ تالیفات رشیدیہ صفحہ ۷۸۱ مطبوعہ ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔انارکلی لاہور)

یعنی گنگوہی صاحب کے بقول بُرے آدمی کو ہزار بار بھی سمجھایا جائے تو وہ ہدایت نہیں پا سکتا کہ ابوجہل حضور ﷺ کی تبلیغ کے باوجود بھی ہدایت نہیں پا سکا تھا

اب دوسری طرف امام الوہابیہ اسمٰعیل دہلوی کے پیرومرشد احمد رائے بریلوی کے بارے میں ان کے ایک عقیدت مند نے قصیدہ لکھا جسے مولوی جعفر تھانیسری صاحب اور ان سے مولوی ابوالحسن علی ندوی صاحب نے نقل کیا ہے اس قصیدہ میں سید احمد رائے بریلوی صاحب کے بارے میں ایک شعر یوں لکھا ہے

وعظ میں اس کے یہ تاثیر کہ پڑھ لیں کلمہ
لات وعُزّیٰ و منات اور ہُبل بھی فر فر

(تواریخ عجیبہ موسوم بہ سوانح احمدی صفحہ ۸۶ مطبوعہ در مطبع فاروقی دہلی ۱۳۰۹ ہجری، سیرت سید احمد شہید از ابوالحسن علی ندوی صفحہ ۳۰۱ مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی)

اس شعر کا مطلب ہے کہ سید احمد رائے بریلوی صاحب کے وعظ میں اس قدر تاثیر ہے کہ اگر وہ بے روح بتوں کے سامنے وعظ کریں تو وہ بھی فر فر کلمہ پڑھ کر ایمان لے آئیں۔ نغمۃ الروح وغیرہ کتب پر خوانخواہ اعتراض کرنے والے دیوبندی حضرات سے سوال ہے کہ بتایئے گنگوہی صاحب کی تصریح کے مطابق ابوجہل کو حضور ﷺ کی ہدایت کام نہ آسکی لیکن آپ کے سید احمد صاحب میں یہ کمال ہے کہ ان کی تبلیغ سے بت بھی کلمہ پڑھ سکتے ہیں۔ بتایئے ایسا کہنا سید احمد رائے بریلوی کو جناب رسول اللہ ﷺ سے بڑھانا ہے یا نہیں؟ اس کا جواب دینے والے صاحب یاد رکھیں کہ جو بھی جواب آپ دیں وہ مدلل ہو دیوبندی مذہب کے ساتھ متعارض نہ ہو۔

اہلسنت وجماعت بریلوی پکے مسلمان ہیں: (دیوبندی مولوی کا اقرار)

مولوی عبدالرحمٰن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں:

''میں اپنی اس کتاب میں پہلے بھی کئی دفعہ ذکر کر چکا ہوں اور اپنی مسجد میں بھی لکھ رکھا ہے کہ میں بریلوی حضرات اور غیر مقلد حضرات کو پکا مسلمان جانتا ہوں۔''

(آئینہ بریلویت آخری صفحہ مولف حافظ عبدالرحمٰن شاہ عالمی مظفر گڑھی خلیفہ نفیس الحسینی دیوبندی و امین شاہ دیوبندی، مطبوعہ مکتبہ سرورِیہ مخزن العلوم 9 بی ون ٹاؤن شپ لاہور) (میثم عباس قادری رضوی)

مقلدین ائمہ اربعہ مولوی عبدالماجد دریابادی دیوبندی کے نزدیک شرک فی النبوت کے مرتکب ہیں

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

مقلد کی عام فہم تعریف یہ ہے کہ جو بلا دلیل طلب کئے مجتہد کی تقلید کرے اسے مقلد کہتے ہیں لیکن مولوی عبدالماجد دریابادی صاحب لکھتے ہیں کہ

''دل کہتا ہے کہ یہ صورت تو شرک فی النبوت کی سی ہے آنکھ بند کر کے اتباع تو صرف نبی معصوم کا کیا جاتا ہے باقی اور کوئی صاحب کیسے ہی بزرگ ہوں بہر حال رائے میں بھی غلطی کریں گے اور عمل میں بھی اور یہ نہ ہو تو پھر ان میں اور معصوم میں فرق ہی کیا رہے گا۔'' (حکیم الامت صفحہ ۲۷۳ مکتبہ مدنیہ ۱۷ اردو بازار لاہور)

اس کے بعد دریابادی صاحب صحابہ کرام کو عملی معصیتوں اور اجتہادی لغزشوں کا مرتکب کہنے کے بعد امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی کے متعلق ایک روایت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا محمد اسماعیل جب کسی خاص مسئلہ میں اُن (یعنی سید احمد اپنے پیرومرشد) سے گفتگو کرتے کرتے خلافِ ادب سمجھ کر رک گئے تو آپ نے فرمایا کہ یہ تو شرک فی النبوت ہے۔''

(حکیم الامت صفحہ ۲۷۳ مکتبہ مدنیہ ۱۷۔ اردو بازار لاہور)

سطور بالا سے یہ بات واضح ہوگئی کہ عبدالماجد دیوبندی صاحب کے نزدیک آنکھ بند کر کے غیر نبی کا اتباع کرنا شرک فی النبوت ہے لیکن دوسری طرف مولوی ضیاء

القاسمی دیوبندی صاحب یوں لکھتے ہیں کہ

''میرا مسلک ہے کہ میرے اکابر علمائے دیوبند حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی (قدس سرہ) قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، شیخ العرب والعجم حضرت مولانا حسین احمد مدنی (قدس سرہ) جن مسائل پر علمی تحقیق کر کے ہمارے لئے راہ متعین کر گئے ہیں میرے جیسے علم وعمل سے عاری افراد کو انہی راستوں پر آنکھیں بند کر کے چلنا چاہیے۔''

(مجموعہ رسائل قاسمی صفحہ ۳۴۴ مکتبہ قاسمیہ اے بلاک غلام محمد آباد فیصل آباد)

اسی مجموعہ رسائل میں ایک اور جگہ قاسمی صاحب لکھتے ہیں کہ

''میں نے طوفانوں میں بھی اپنے اکابر کے مسلک کو نہیں چھوڑا اور میں اسی میں اپنی نجات اور اسی کو اپنے لئے سرمایۂ افتخار سمجھتا ہوں یہی نہیں باقی مسائل میں بھی میں نے جمہور اہل سنت کے مسلک ہی کو حرزِ جاں بنایا اور علمائے دیوبند نے اہل سنت کے مسلک کو جس تعبیر سے صحیح سمجھ کر اپنایا میں اسی راہ پر سلامتی سمجھتا ہوں۔

(مجموعہ رسائل قاسمی صفحہ ۳۴۱ مکتبہ قاسمیہ اے بلاک غلام محمد آباد فیصل آباد)

شروع میں مولوی عبدالماجد دریابادی صاحب کے پیش کئے گئے حوالہ جات سے ثابت ہوتا ہے کہ مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی صاحب بلا دلیل آنکھیں بند کر کے اپنے اکابر کی پیروی کرنے کی وجہ سے ''شرک فی النبوت'' کے مرتکب ہیں۔

علمائے دیوبند سے دو سوال:

پہلا سوال: مولوی عبدالماجد دریابادی دیوبندی صاحب کے موقف کے مطابق مولوی ضیاء القاسمی دیوبندی صاحب ''آنکھیں بند کر کے'' اکابر دیوبند کا اتباع کرنے کی وجہ سے ''شرک فی النبوت'' کے مرتکب ٹھہرے اس کے علاوہ تمام مقلدینِ ائمہ اربعہ بلا دلیل

(بقول دریا بادی آنکھیں بند کر کے) اپنے ائمہ کی تقلید کر کے مشرک قرار پاتے ہیں۔
یہاں سوال یہ ہے کہ مولوی عبدالماجد دریا بادی دیوبندی کا یہ موقف درست ہے یا نہیں؟
اسے درست تسلیم کرنے کی صورت میں تمام مسلمان مقلدین ائمہ اربعہ کے علاوہ دیوبندیہ (جو خود کو حنفی کہتے ہیں) بھی شرک فی النبوت کے مرتکب ٹھہرتے ہیں اور اگر دریا بادی صاحب کا موقف غلط ہے تو جس شخص کے موقف سے تمام مسلمان مقلدین ائمہ اربعہ ''شرک فی النبوت'' کے مرتکب قرار پائیں اس کے متعلق کیا حکم شرعی ہے؟

دوسرا سوال: (کتاب ''حکیم الامت'' سے پیش کیا گیا وہ اقتباس جس میں امام الوہابیہ مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کو ان کے پیرومرشد سید احمد صاحب نے ''شرک فی النبوت'' کا مرتکب قرار دیا تھا) کیا اسماعیل دہلوی صاحب نے اس ''شرک فی النبوت'' سے توبہ شرعیہ کی تھی یا نہیں؟ اگر نہیں کی تو مسلمانانِ اہل سنت پر شرک کے فتوے لگانے والے مولوی اسماعیل دہلوی صاحب کے متعلق کیا حکمِ شرعی ہے؟

ابنِ تیمیہ کی مذمت دیوبندی عالم کے قلم سے (میثم عباس قادری رضوی)

خیبر پختونخواہ (سرحد) کے ایک دیوبندی مولوی صاحب ابنِ تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں:

''ائمہ مجتہدین اور علماء محققین نے رائے قائم کی تھی کہ ابن تیمیہ بہت جھوٹا اور گرے ہوئے اخلاق کا مالک تھا۔''

(ثواب الفضیلۃ فی باب الوسیلہ المعروف کتاب الوسیلہ صفحہ ۷۹، مطبوعہ مکتبہ امینیہ افغان مارکیٹ نزد کابلی تھانہ قصہ خوانی پشاور)

یہ کتاب مفتی شفیع کراچوی، مولوی احتشام الحق تھانوی، مولوی شمس الحق افغانی اور مولوی عبدالرحمن دیوبندی صاحبان کی مصدقہ ہے۔

مولوی اقبال نعمانی دیوبندی صاحب کی جہالت یا دجل؟

تحریر: میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

اس مضمون میں سیدی امام اہلسنت مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے دیوبند کے ایک ''سپوت کا ایک کارنامہ'' پیش کیا جا رہا ہے۔ جسے پڑھ کر انصاف پسند قاری ضرور کہے گا کہ جس شخص کے اپنے علم و دیانت کی حالت اتنی بری ہو وہ دوسروں پر کس منہ سے اعتراض کرتا ہے۔؟ اسکی تفصیل کچھ یوں ہے کہ ایک دیوبندی مولوی اقبال نعمانی صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اعتراض کرتے ہوئے (ضمناً حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بارے میں) لکھتے ہیں کہ

''میں آپ کو صرف اعلیٰ حضرت سے محدث دہلویؒ کے بارے میں پوچھ دیتا ہوں کہ آیا اعلیٰ حضرت واقعۃً ایسی بات ممکن ہے کہ حضرت محدث دہلویؒ کی زبان و قلم سے نقطہ برابر لغزش نہ ہوئی ہو تو اعلیٰ حضرت جواب دیتے ہیں کہ تم تو صرف نقطہ کے برابر کہتے ہیں میں تو کہتا ہوں کہ ان کی صرف ایک کتاب معارج النبوت ہی میں بے شمار غلطیاں موجود ہیں۔ (احکام شریعت حصہ دوم، صفحہ 143، 144 کا لئے)

(ب) کتاب معارج النبوۃ کیسی کتاب ہے اور اس کے مصنف عالم اہل سنت معتبر محقق تھے یا نہیں؟ جواب (ب) سنی واعظ تھے۔ کتاب میں رطب و یابس سب کچھ ہے۔ آیا خیال شریف میں اعلیٰ حضرت کا

جو اسب کہ معارج النبوۃ رطب ویابس کا مجموعہ ہے صحیح وغلط سب کچھ
اس میں ہے باقی معتبر و محقق نہیں صرف سنی واعظ تھے غرضیکہ حضرت
مولانا عبدالحق محدث دہلویؒ کے بارے میں آپ کا باطل دعوی اعلیٰ
حضرت تسلیم نہیں کرتے۔"

(فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کا تنقیدی جائزہ صفحہ 73،74، مطبوعہ انجمن اتحاد المسلمین، کریم پارک، راوی روڈ لاہور)

نقل کیے گئے اس اقتباس میں مولوی اقبال نعمانی دیوبندی صاحب نے حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رد اعلیٰ حضرت کے قلم سے ثابت کرنے کے لئے "احکامِ شریعت" سے کتاب "معارج النبوت" کے رد میں اقتباس پیش کیا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ کتاب "معارج النبوۃ" حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نہیں بلکہ علامہ معین الدین واعظ کاشفی کی تالیف ہے، حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف کا نام تو "مدارج النبوت" ہے جو سیرت وفضائل کے موضوع پر مشہور و معروف کتاب ہے اور عرصہ دراز سے ہندوستان میں طبع ہو رہی ہے۔ (حیرت اس بات پر ہے کہ خود اقبال نعمانی دیوبندی صاحب نے بھی "احکامِ شریعت" سے کتاب کا نام "معارجِ النبوت" ہی نقل کیا ہے)۔ اب ۲ باتوں میں سے ایک بات تو ضرور ثابت ہوتی ہے۔ پہلی بات یہ کہ نعمانی دیوبندی صاحب نے جہالت کی وجہ سے "مدارج النبوت" اور "معارجِ النبوت" میں فرق نہ کر سکنے کی بناء پر "معارج النبوت" کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف قرار دے دیا۔ یا پھر دوسری بات یہ ہے کہ دیوبندی فرقہ کے اکابر سے ملنے والی میراث (خوف خدا کی پرواہ کیے بغیر دجل اور جعلسازی کا بلا جھجک ارتکاب کر کے اپنے ذوق کی تسکین کرنے والی بری عادت) کی وجہ سے نعمانی دیوبندی صاحب نے ایک چال چلتے ہوئے "معارج النبوت" کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تالیف قرار دے کر اعتراض تو کر دیا۔ لیکن ان کی یہ چال کامیاب نہ ہو سکی۔ بلکہ الٹا دیوبندی فرقہ کی مزید رسوائی کا سبب بن گئی۔

اہلسنت پر اعتراضات کرنے والے دشنام باز دیوبندی ٹولہ سے سوال ہے کہ مولوی اقبال نعمانی دیوبندی صاحب کی اس حرکت کو آپ ان کی جہالت کہیں گے یا دجل؟ (''سارق الکتب'' اور دیوبندی حضرات کے مزعومہ ''اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے ہم اہل سنت کے رد کے لئے جن کتب کی طرف مراجعت کرنے کا مشورہ دیا ہے ان کی فہرست میں 173 نمبر پر مولوی اقبال نعمانی دیوبندی صاحب کی یہ کتاب'' فاضل بریلوی کے ترجمہ قرآن کنزالایمان کا تنقیدی جائزہ'' بھی شامل ہے۔ ملاحظہ ہو گھمن صاحب کی مطالعہ بریلویت سے چوری کی گئی کتاب ''فرقہ بریلویت پاک وہند کا تحقیقی جائزہ'' صفحہ 602و614 مطبوعہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول اگست 2011)

دعاءِ صحت کی اپیل

مناظر اسلام فاتح وہابیت حضرت علامہ ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی دامت برکاتہم العالیہ سیڑھیوں سے گر کر شدید زخمی ہوگئے ہیں۔ قارئین کلمہ حق سے خصوصی استدعا ہے کہ حضرت موصوف کے لیے خصوصی دعاء فرمائیں تاکہ آپ جلد از جلد صحت یاب ہوکر اپنے تبلیغی مشن کو بطریق احسن انجام دے سکیں۔ مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا محمد علی حنفی رضوی (حیدرآباد) کی والدہ محترمہ نہایت علیل ہیں۔ اُن کے لیے بھی خصوصی دعاء کی استدعا ہے۔ (ادارہ)

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کی تضاد بیانی اور مخبوط الحواسی

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

اس مضمون میں قارئین دیوبندی حضرات کے مزعومہ ''اسلام کے متکلم'' مولوی الیاس گھمن صاحب کی ایک صریح تضاد بیانی ملاحظہ کریں گے۔ جس کی تفصیل کچھ یوں ہے

گھمن صاحب اپنے اکابر دیوبند کے متعلق لکھتے ہیں:

''ہمارے اکابر کو اللہ کریم نے وہ مقام عطا فرمایا تھا کہ غیر بھی ان کی تعریف لکھنے پر مجبور تھے اور ان کا مقام بریلوی علماء میں بھی مسلم ہے۔''

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 93، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87، جنوبی لاہور سرگودھا)

گھمن صاحب اپنے اسی مدعاء کو ثابت کرنے کے لئے ایک جگہ لکھتے ہیں:

''پروفیسر ڈاکٹر مسعود لکھتے ہیں ''مولانا گنگوہی۔'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 100)

اگلے صفحہ پر مزید لکھتے ہیں:

''پروفیسر ڈاکٹر مسعود صاحب لکھتے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی صاحب فتاویٰ مظہریہ صفحہ 446 دوسری جگہ لکھتے ہیں مولانا اشرف علی تھانوی تذکرہ مظہر مسعود صفحہ 450۔'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 102)

گھمن صاحب کے ان اقتباسات سے ثابت ہوا کہ ان کے اصول کی رُو سے کسی شخصیت کے ساتھ ''مولانا'' لکھنا اس کی عظمت کو تسلیم کرنا ہے، (کیونکہ اپنے اسی مدعا کو ثابت کرنے کے لیے گھمن صاحب نے ثبوت میں ڈاکٹر مسعود احمد صاحب کے وہ حوالہ

جات پیش کئے ہیں جن میں دیوبندی علماء کے ناموں کے ساتھ مولانا لکھا گیا ہے۔)

رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ''زلزلہ'' میں دیوبندی علماء کے نام کے ساتھ مولانا لکھا تو اس کے متعلق مولوی نجم الدین احیائی دیوبندی نے اپنی کتاب ''زلزلہ در زلزلہ'' میں اعتراض کیا اس کا جواب رئیس التحریر حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ یوں دیتے ہیں:

''میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں؟ ایک عربی مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا اور مُلّا کہہ دیا تو میرے لئے کفر وارتداد کا فتویٰ ہے اور پچاس سال سے یہ لوگ شری مدن کو مولوی، شری آنند نرائن کو ملا کہہ رہے ہیں تو یہ پکے مسلمان ہیں؟ مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی، مولانا اور مُلّا یہ الفاظ اسلام وایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی بچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے۔ سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ **یُبنی تعلم ثم تکلم** بیٹے! پہلے سیکھو اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اُٹھاؤ۔''

(زیروزبر، تیسرا باب، صفحہ 310,309 مطبوعہ رومی پبلیکیشنز 38، اردو بازار لاہور)

حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کے اس جواب سے گھمن صاحب کے اعتراض کی بے وقعتی تو سب کے سامنے آشکار ہوگئی اور پروفیسر مسعود احمد صاحب نے بھی دیوبندی علماء کے لیے ''مولانا'' بطور تعظیم استعمال نہیں کیا ہے کیونکہ پروفیسر صاحب دیوبندی علماء کی تکفیر کے متعلق لکھی گئی کتاب حسام الحرمین کی تصدیق کرتے تھے۔

(ہمارے پاس علمائے دیوبند کے ایسے کئی حوالہ جات موجود ہیں جن میں انہوں نے علما اہلسنت وجماعت بریلی کے نام کے ساتھ لفظ ''مولانا'' استعمال کیا ہے اور ان کے لیے ''رحمۃ اللہ علیہ'' جیسے دعائیہ کلمات استعمال کیے ہیں) چونکہ گھمن صاحب اس بات کے قائل ہیں کہ کسی غیر کا اپنے مخالف کو صرف مولانا لکھنا ہی اس کی علمی عظمت اور مقام

کے اعتراف کی دلیل ہے تو آیئے قارئین گھمن صاحب کی تضاد بیانی اور (ان کے بیان کردہ اصول کے مطابق) علماء اہل سنت بالخصوص سیدی اعلیٰ حضرت کی علمی عظمت اور مقام کا اعتراف انہیں معترض صاحب کے قلم سے ملاحظہ کیجئے اور سر دھنیے۔ کیونکہ یہی الیاس گھمن صاحب اپنی اسی کتاب میں سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے خود بھی لکھتے ہیں ''مولانا احمد رضا خان۔''

(حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 8، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87، جنوبی لاہور سرگودھا)

ایک اور اہل سنت عالم کے لیے گھمن صاحب لکھتے ہیں: ''مولانا قاری رضاء المصطفیٰ۔'' (حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 84، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87، جنوبی لاہور سرگودھا)

اس کتاب کے علاوہ الیاس گھمن صاحب نے مطالعہ بریلویت سے چوری کی گئی اپنی ایک اور کتاب ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' میں بھی اکثر مقامات پر سیدی اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنت الشاہ احمد رضا خان فاضلِ بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت وجماعت بریلی کے ناموں کے نام کے ساتھ ''مولانا'' لکھا ہے۔ لہٰذا اپنے بیان کئے گئے اصول کے مطابق خود گھمن صاحب اور انکے ممدوح ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب سمیت وہ تمام دیوبندی علما جنھوں نے اکابر علماء اہل سنت وجماعت بریلی کے ناموں کے ساتھ مولانا لکھا ہے ان سب نے علماء اہل سنت کی عظمت اور ان کے مقام کو تسلیم کر لیا ہے الحمد للہ۔ یعنی جو اصول گھمن صاحب نے قائم کر کے ہمارے خلاف استعمال کرنا چاہا خود گھمن صاحب بھی اس اصول کی زد میں آ گئے۔ گویا ؎

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گئے

یہ گھمن صاحب کی مخبوط الحواسی اور تضاد بیانی کی ایک واضح مثال ہے۔

آخر میں ایک بات یہ کرنا چاہتا ہوں کہ گھمن صاحب ہوش کے ناخن لیں اور خواہ مخواہ باطل کی حمایت کے جذبہ میں مزید ذلیل ورسوانہ ہوں۔ کیونکہ جب سے ''فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' اور ''فرقہ غیر مقلدین پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' نامی

آپ کی مسروقہ کتابوں کے متعلق راقم نے یہ انکشاف کیا ہے کہ آپ جناب نے اول الذکر میں مطالعہ بریلویت سے اور ثانی الذکر میں غیر مقلدین کی انگریز نوازی کے دلائل پر مبنی مواد علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کی کتاب ''شیشے کے گھر'' سے چوری کیا ہے تب سے آپ کافی ذلیل ہو چکے ہیں اس لئے مزید ذلت ورسوائی سے بچیں۔ اور ہاں گھمسن صاحب آپ کے لئے میں نے جو ذلیل کا لفظ استعمال کیا ہے اس پر برامت منایئے گا کیونکہ آپ کے امام اسماعیل دہلوی صاحب اپنی کتاب تقویت الایمان میں انبیا تک کے لیے ذلیل کا لفظ استعمال کر چکے ہیں اس لیے اگر میں نے آپ کے لیے یہ لفظ استعمال کر لیا تو اس پر آپ کو برا نہیں منانا چاہیے اور اگر آپ نے برا منایا تو اس سے یہی ثابت ہوگا دیوبندی دھرم میں علمی سرقہ کرنے والا بددیانت شخص خود کو انبیا سے بڑھ کر معزز سمجھتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مولوی الیاس گھمن دیوبندی کے دجل وفریب کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ (قسط چہارم)

میثم عباس قادری رضوی
massam.qadiri@gmail.com

مولوی حامد میاں دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن کی طرف سے سیدی اعلیٰ حضرت پر کیئے گئے ایک اعتراض کی حقیقت

مولوی حامد میاں دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت کے خلاف ایک رسالہ بنام ''فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت'' لکھا۔ جس کا کچھ حصہ مولوی الیاس گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''فرقۂ بریلویت'' میں نقل کیا گھمن صاحب کے نقل کردہ حصہ میں مولوی حامد میاں دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت کے متعلق ایک سرخی ''فاضلِ بریلوی کی مبالغہ آرائی اور فریب دہی'' قائم کر کے اس کے ضمن میں لکھا ہے کہ

> ''فاضل بریلوی لکھتے ہیں تھانوی صاحب نے سلب کلی کر دیا کہ اذان میں تقبیل کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں حالانکہ ایک ہزار سے زیادہ کتب فقہ میں یہ روایت موجود ہے۔'' (اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام، صفحہ 35، سطر 7,6,5) گذارش ہے کہ فاضلِ بریلوی کی عادت تھی کہ وہ پُر جوش کلمات لکھتے تھے اسی طرح انہوں نے یہاں بھی لکھ دیا ہے کئی سو سال سے قدوری، کنزالدقائق، شرح وقایہ اور ہدایہ کی ہر چہار جلد فقہ حنفی میں تمام مدارس میں دیوبندی ہوں یا بریلوی پڑھی

پڑھائی جاتی ہیں۔ ان میں تو یہ مسئلہ کہ اذان میں انگوٹھے چومے،
کہیں نہیں ہے معلوم نہیں وہ ہزار سے زیادہ کتب فقہ کون سی ہیں ان
میں سے آپ ہزار نہیں صرف ایک سو فقہ کی ایسی معتبر کتابوں کا حوالہ
لکھ دیں جو متقدمین کی لکھی ہوئی ہوں۔ انگریزی اختلافی دور سے
پہلے کی ہوں ورنہ ایسی مبالغہ آرائیوں کے فریب میں آنا چھوڑ دیں
اور خود بھی فریب دہی سے تائب ہوں۔''

(فاضل بریلوی کے فقہی مقام کی حقیقت، صفحہ 27، مدرسہ تجوید القرآن، رحمانیہ خانوخیل، ڈیرہ غازی خان، فرقہ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 123,124 مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ، 87 جنوبی لاہور روڈ سرگودھا طبع اول ایضاً صفحہ 133،132 طبع پنجم)

جواب:

مولوی حامد میاں کے اعتراض کے آخر میں ان کی نصیحت پڑھ کر اکابر دیوبند کی جعلسازیاں (جن کا ارتکاب وہ ''سیف النقی'' اور ''شہاب ثاقب'' سمیت کئی کتب میں کر چکے ہیں) یاد آ گئیں بھلا جس فرقہ کے اکابر کے دامن جعلسازی اور گستاخی جیسے شرمناک کارناموں سے داغ دار ہوں اس فرقہ کا دیوبندی عالم ہم اہل سنت کو کس منہ سے نصیحت کر رہا ہے کہ فریب دہی نہیں کرنی چاہیے؟ حامد میاں صاحب پہلے ان شرمناک الزامات سے اپنے اکابر کا دامن تو صاف کر لیں پھر دوسروں پر اعتراض کریں۔ مولانا غلام رسول سعیدی صاحب نے ''امام احمد رضا کا فقہی مقام'' پر مقالہ لکھا جو المیزان بمبئی ''امام احمد رضا نمبر'' کے صفحہ 197 تا 207 تک شامل ہے۔

سعیدی صاحب نے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی شانِ فقاہت بیان کرتے ہوئے مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی صاحب سے مسئلہ تقبیل ابہامین (انگوٹھے چومنے) کے متعلق ہونے والے اختلاف کو بیان کیا ہے لیکن اس کے بیان میں ایک مقام پر سعیدی صاحب سے اعلیٰ حضرت کا منشاء سمجھنے میں خطا واقع ہو گئی (یہاں اس کی مختصر وضاحت کی جا رہی ہے) پہلے اعلیٰ حضرت کی عبارت اصل عبارت ملاحظہ کریں جس سے

اس وضاحت کو سمجھنے میں آسانی ہوگی۔ اعلیٰ حضرت تھانوی کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ

”پھر روایتِ فقہیہ قصداً بچا کر وہ سالبہ کلیہ کہ کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں صاف اغوائے عوام کیا ہے۔ کتبِ فقہ میں ہزار سے کم اسکے نظائر ملیں گے کہ حکم فقہی پر جو حدیث نقل کی اس میں کلام کر دیا گیا مگر اس سے روایت فقہی نامعتبر نہ ہوئی“۔

(نہج السلامہ، صفحہ 5 مطبوعہ رضوی پریس، بریلی، بار چہارم)

سیدی اعلیٰ حضرت اس عبارت میں تھانوی صاحب کے اس مغالطے (انگوٹھے چومنا معتبر روایت سے ثابت نہیں) کا رد کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں ”تھانوی صاحب نے عوام کے بہکانے کے لئے نقل کر دیا کہ انگوٹھے چومنا کسی معتبر روایت سے ثابت نہیں حالانکہ کتبِ فقہ میں ہزار کے قریب ایسی مثالیں ملیں گی کہ حکم فقہی کو ثابت کرنے کے لئے دلیل میں جو حدیث نقل کی اس پر حکم بیان کر دیا لیکن اس سے ثابت ہونے والا حکمِ فقہی برقرار رکھا گیا۔ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی عبارت کا یہ آسان مفہوم ہے لیکن سعیدی صاحب نے یہاں لکھ دیا کہ ہزار سے زیادہ کتبِ فقہ میں انگوٹھے چومنے والی یہ روایت موجود ہے۔ جس سے فریق مخالف کو سیدی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے کا موقع مل گیا۔

حدیثِ ضعیف سے حکمِ استحباب و کراہت کے استنباط کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت کے فرمان کی تصدیق ہر وہ شخص کرے گا جو کتبِ فقہیہ کے مطالعہ سے شغف رکھتا ہے یہاں بجائے اس کے کہ ہم خود مثالیں ذکر کریں بہتر ہے دیوبندی حضرات کے لئے بطورِ علاج بالمثل دیوبندی عالم کی کتاب سے ہی مختصر وضاحت نقل کر دی جائے۔

۱۔ مفتی رضاء الحق دیوبندی صاحب کے افادات کو مفتی الیاس دیوبندی صاحب نے ”الجزء اللطیف فی الاستدلال بالحدیث الضعیف“ کے نام سے ترتیب دیا ہے اس کتاب میں ایک سرخی ”ضعیف احادیث سے ثابت ہونے والے مستحبات کی چند مثالیں“ قائم کر کے پہلی مثال بیان کرتے ہوئے دیوبندی

مولوی صاحب نے لکھا ہے کہ

''موذن کے لئے کلماتِ اذان ٹھہر ٹھہر کر کہنا مستحب ہے اور اقامت میں جلدی کہنا مستحب ہے اور جو روایت مستدل ہے وہ ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 52 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۲- دوسری مثال کے بیان میں لکھا ہے کہ

''مسح الرقبہ (گردن کا مسح) مستحب ہے اور روایت ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 53 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۳- تیسری مثال میں لکھا ہے:

''فقہاء نے لکھا ہے صلوۃ التسبیح کی نماز مستحب ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔'' (الجزء اللطیف صفحہ 54 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۴- چوتھی مثال بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

''صلوۃ الاوابین مغرب کے بعد چھ رکعات مستحب ہے اور روایت ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 54 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۵- پانچویں مثال کے تحت لکھا ہے:

''عاشورا میں "توسع علی العیال" (گھر والوں پر وسعت کرنے) کو علماء نے مستحب قرار دیا ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 55 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۶- چھٹی مثال میں ہے:

''تلقین بعد الدفن کو علماءِ شافعیہ و حنابلہ نے مستحب لکھا ہے حالانکہ حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 55 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۷- ساتویں مثال دیتے ہوئے لکھا ہے:

''عید الفطر و عید الاضحیٰ دونوں راتوں میں عبادت کرنا مستحب ہے اور حدیث ضعیف ہے۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 56 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۸- آٹھویں مثال میں درج ہے:

''حدیث میں ہے "افضل الایام یوم عرفه اذا وافق یوم الجمعه فهو افضل من سبعین حجة" یعنی دنوں میں افضل ترین دن یوم عرفہ ہے اور جب یوم عرفہ جمعہ کے دن واقع ہو تو ستر حج سے افضل ہے یہ حدیث ضعیف ہے لیکن ثواب کی امید رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔''

(الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

یہ آٹھ مثالیں آپ کے سامنے پیش ہیں جن سے ثابت ہوا کہ یہ بھی فقہاء کا طریقہ ہے کہ حدیث کا حکم (ضعیف) بیان کر کے اس سے ثابت مسئلہ کو بحال رکھا جائے۔ یہ ضعیف احادیث سے اثباتِ مستحبات کا بیان تھا۔

۹- اب ضعیف احادیث سے اثبات کراہت کا ثبوت بھی انہی دیوبندی مفتی صاحب کے حوالہ سے ملاحظہ کیجئے جس میں وہ لکھتے ہیں:

''بعض مکروہات جس کی کراہت احادیث ضعیفہ سے معلوم ہوتی ہے اس سے بچنا بھی مستحب ہوگا مثلاً بیوع اور انکحہ یعنی بعض بیع مکروہ ہے اور بعض نکاح مکروہ ہے اس سے اجتناب مستحب ہے۔ اس کی تفصیل کتب احادیث و کتب فقہ میں موجود ہے۔ علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "اذا ورد حدیث ضعیف بکراهة بعض البیوع او الانکحة فان المستحب ان یتنزه عنه ولکن لا یجب۔"

(الاذکار صفحہ 8) (الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

۱۰- اس کے بعد دیوبندی مفتی صاحب حدیث ضعیف سے اثباتِ کراہت کا ثبوت بیان کرتے ہوئے مزید لکھتے ہیں:

"مکروہات میں سے مثلاً ماء مشمس (سورج کی گرمی سے گرم ہونے والے پانی) سے وضو کرنا مکروہ ہے ضعیف روایت کی وجہ سے لہٰذا اس سے بچنا بھی مستحب ہوگا۔"

(الجزء اللطیف صفحہ 57 مطبوعہ زمزم پبلشرز نزد مقدس مسجد اردو بازار کراچی)

قارئین کرام! الحمد لِلّٰہ سیدی اعلیٰ حضرت کے بیان کردہ مسئلہ کی تائید میں دیوبندی مفتی صاحب کی کتاب سے آپ نے 8 مثالیں ضعیف حدیث سے اثباتِ استحباب اور 2 مثالیں اثبات کراہت میں ملاحظہ کیں جن سے سیدی اعلیٰ حضرت کے اس موقف کی تائید ہوگئی کہ

"حکم فقہی پر جو حدیث نقل کی اس میں کلام کر دیا گیا مگر اس سے روایت فقہی نامعتبر نہ ہوئی۔" (نہج السلامہ)

اس وضاحت کے بعد سیدی اعلیٰ حضرت امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرنا قطعاً غیر مناسب اور انصاف و دیانت کا خون کرنے کے مترادف ہے اگر اب بھی مولوی حامد میاں دیوبندی آنجہانی صاحب کے عقیدت مند مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرنے پر بضد ہیں تو پہلے ہماری پیش کردہ وضاحت اور دلائل کا ایسا جواب دیں جس سے حدیث ضعیف سے استحباب و کراہت کا حکم بیان کرنے والے مسلمان فقہاء کرام اور ان سے بطور تائید ان حوالہ جات کو بیان کرنے والے آپکے مفتی رضاء الحق اور مولوی الیاس شیخ دیوبندی صاحبان تو بری الذمہ ٹھہریں لیکن "نہج السلامہ" میں لکھی جانے والی بات کی وجہ سے سیدی اعلیٰ حضرت کی غلطی ثابت ہو جائے۔ لیکن کہے دیتا ہوں کہ آپ ایسا نہیں کرسکیں گے اس لئے یاتو آپ مذکورہ بالا مسلمان فقہاء کرام اور انکے ساتھ اپنے دو دیوبندی علماء کو بھی اس طعن میں شامل

کریں اور اگر ایسا نہ کر سکیں تو اس بات کی بنا پر صرف اعلیٰ حضرت پر خواہ مخواہ کے اعتراض نہ کریں۔

جھوٹ نمبر 20:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب کا ایک مضمون سہ ماہی ''قافلہ حق'' میں شائع ہوا جس میں گھمن صاحب لکھتے ہیں کہ

''یہاں یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بعض عیسائیت زدہ دماغ عام طور پر سوچتے ہیں کہ یہ دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث ہیں یہ آپس میں ہی لڑیں گے اور ہماری جان چھوٹی رہے گی۔ خبردار! اگر کسی نے مفروضہ گھڑ کر اپنے ذہن پر سوار کر رکھا ہے تو وہ اپنی اس غلط فہمی کو دور کر لے عیسائیت کے مقابلے میں ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے افراد ہیں ہم تم سے لڑیں گے پھر گھر بیٹھ کر آپس میں دلائل کے ساتھ تصفیہ کر لیں گے اور ''اللہ اللہ خیر سلا'' ہم ناموسِ رسالت کے لئے ایک ہو چکے ہیں ہم ختم نبوت کے لئے بھی ایک ہو چکے ہیں بلکہ میری اس بات سے اہل انصاف اتفاق کریں گے کہ دیگر اجماعی مسائل وعقائد میں بھی ہمیں ایک ہونا چاہیے۔''

(سہ ماہی قافلۂ حق، سرگودھا، جنوری، فروری، مارچ 2011، صفحہ 6، ایضاً، ماہنامہ خزینۂ علم وعمل، لاہور، ربیع الاول ۱۴۳۲ ہجری، فروری 2011 صفحہ 40)

قارئین کرام! آپ نے مولوی الیاس گھمن صاحب کا یہ اقتباس ملاحظہ کیا جس میں انہوں نے دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث اختلاف کے متعلق کہا کہ

''یہ ہمارا گھر کا اختلاف ہے جسکا ہم آپس میں دلائل کے ساتھ تصفیہ کر لیں گے۔ ہم ناموسِ رسالت کے لئے ایک ہیں، ہم ختم نبوت کے لئے بھی ایک ہیں۔''

اب دیکھنا یہ ہے کہ گھمن صاحب کی کس بات کا اعتبار کیا جائے کیونکہ ''جناب ''خود ہم اہل سنت و جماعت (بریلوی) کے خلاف ایک کتاب ''فرقہ بریلویت کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ'' ''مطالعہ بریلویت'' نامی کتاب سے سرقہ کر کے لکھ چکے ہیں اور اس میں اپنے تئیں ہم اہلسنت و جماعت کو اللہ تعالیٰ، رسول مکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء اللہ رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ قرار دے چکے ہیں اس کے علاوہ گھمن صاحب غیر مقلد وہابی حضرات کے خلاف بھی ایک کتاب بنام ''فرقۂ غیر مقلدین پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ'' لکھ چکے ہیں جس میں انہوں نے غیر مقلدین کے دیگر مسائل کے ساتھ انکے عقائد کا رد بھی کیا ہے لہٰذا گھمن صاحب سے سوال ہے کہ اگر ہم اہل سنت و جماعت آپ کے عقیدہ کے مطابق اللہ تعالیٰ، جناب رسول اللہ ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کے گستاخ ہیں تو پھر آپ کو یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ

''عیسائیت کے مقابلے میں ہم ایک گھر میں بیٹھے ہوئے افراد ہیں،
ہم ناموسِ رسالت اور ختم نبوت کے لئے ایک ہو چکے ہیں۔''

(بتایئے آپ کے بقول جن کے ساتھ آپ کا اسلام کے بنیادی عقائد توحید و رسالت ہی میں شدید اختلاف ہو، ان کو اپنے گھر کے افراد کہنا اور ان کے ساتھ اتحاد کرنا کیا حکم شرعی رکھتا ہے؟ اور یہ بھی بتایئے کہ آپ کی کتابیں جھوٹ پر مبنی ہیں یا ''قافلہ حق'' میں شائع ہونے والا آپکا یہ بیان غلط بیانی پر مشتمل ہے؟

جھوٹ نمبر 21:

مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھتے ہیں ''مولانا احمد رضا خاں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں

وہ تری وعظ کی مجلس ہے یا غوث ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں

تشریح:

ولی کا کیا مقام ہے یہاں تو پیغمبر بھی حاضری دیتے ہیں بلکہ خود حضور ﷺ بھی

آپ کی نصیحت سننے کے لئے آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔ حضرت غوث پاک کی تعریف بیان کرنے کا ایسا انداز جس میں حضور کی بے ادبی اور توہین ہو جائے ہرگز لائق قبول نہیں۔ ولی بڑے سے بڑا ہو کسی نبی کے درجے تک نہیں پہنچتا''۔

(فرقۂ بریلویت پاک و ہند کا تحقیقی جائزہ، صفحہ 361، مطبوعہ مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 ، جنوبی لاہور روڈ سرگودھا، طبع اول ایضاً صفحہ 401,402 طبع پنجم)

نوٹ: گھمن صاحب نے اپنی کتاب ''فرقۂ بریلویت'' طبع اول میں یہ اعتراض مطالعہ بریلویت جلد 2 صفحہ 277 (مطبوعہ دار المعاف اردو بازار لاہور) سے چوری کیا تھا۔

جواب:

سیدی اعلیٰ حضرت کے جس شعر پر ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان نے اعتراض کیا ہے اس کا سیدھا سا مطلب یہ ہے کہ ''حضرت غوثِ اعظم کی مجلس ایسی (بابرکت) ہے کہ اس میں اولیاء کا تو کیا کہنا رُسل بلکہ (امام الرسل) حضور علیہ السلام خود وہاں (فیوض و برکات عطا کرنے کے لئے) تشریف لاتے تھے'' ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب اور ان سے چوری کرنے والے مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے اس شعر سے غلط مطلب کشید کرتے ہوئے یہ لکھ دیا کہ حضور علیہ السلام نصیحت سننے کے لیے حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لاتے ہیں، حالانکہ اس شعر سے یہ مفہوم قطعاً نہیں نکلتا۔ اور رہی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف آوری والی بات تو اسے کم از کم چار مسلمان بزرگانِ دین اور ایک عدد دیوبندی مولوی صاحب نے بھی نقل کیا ہے۔ تفصیل ذیل میں ملاحظہ کریں

حضرت غوث اعظم کی محفل میں جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کا بزرگانِ دین سے ثبوت:

حضرت امام ابوالحسن نور الدین علی بن یوسف شطنوفی (متوفی ۷۱۳ھ) اپنی

کتاب ''بہجۃ الاسرار'' میں انبیاء علیہم السلام کا حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لانا ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں

''سمعنا الشیخ القدوۃ اباسعد القیلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہ من الانبیاء صلوات اللہ علیهم فی مجلس الشیخ عبدالقادر غیر مرۃ، وان السید یشرف عبدہ، وان ارواح الانبیاء لتبعول فی السماوات والارض، جولان الریاح فی الآفاق، ورأیت الملائکۃ علیهم السلام یحضرونہ طوائف، ورأیت رجال الغیب والجان یتسابقون الی مجلسہ، ورأیت أباالعباس الخضر یکثر من حضورہ، فسألتہ فقال: من أرادالفلاح فعلیہ بملازمۃ هذا لمجلس''۔

(بہجۃ الاسرار، صفحہ 183، مطبوعہ مؤسسۃ الشرف، (داتا دربار مارکیٹ) لاہور)

ترجمہ: ''ہم نے شیخ پیشوا ابوسعد قیلوی رضی اللہ عنہ سے سُنا وہ کہتے تھے کہ میں نے شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کی مجلس میں کئی مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کو دیکھا ہے بیشک سردار اپنے غلام کو جھانکا کرتا ہے اور بے شک انبیاء علیہم السلام کی ارواح آسمان اور زمین میں ایسا چکر لگاتی ہیں جیسے کہ زمانہ میں ہوائیں اور میں نے ملائکہ علیہم السلام کو دیکھا ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں جوق در جوق آتے ہیں۔ میں نے رجال الغیب اور جنوں کو دیکھا ہے کہ آپ کی مجلس میں ہر ایک دوسرے پر سبقت لے جانا چاہتا ہے میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے کہ اکثر آپ کی مجلس میں تشریف لاتے تھے میں نے ان

سے پوچھا تو فرمایا کہ جو شخص کامیابی چاہتا ہے اس کو چاہیے کہ اس مجلس کی ملازمت اختیار کرلے۔"

(بہجۃ الاسرار، صفحہ 186، مطبوعہ شبیر برادرز، زبیدہ سینٹر 40، اردو بازار، لاہور مترجم حضرت مولانا احمد علی بٹالوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ حضرت امام شطنوفی رحمۃ اللہ علیہ خود بیان فرمارہے ہیں کہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محفل میں حضور علیہ السلام اور دیگر انبیاء کئی دفعہ تشریف لائے۔ اس واقعہ کو حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "زبدۃ الآثار" عربی (صفحہ 59 مطبوعہ بکسلنگ کمپنی واقعہ بمبئی، ایضاً صفحہ 68 اردو ترجمہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور) حضرت شاہ ابوالمعالی نے "تحفۃ القادریہ" (صفحہ 95,96 مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور) میں نقل کیا ہے۔

بہجۃ الاسرار کی توثیق:

چونکہ باقی تمام مصنفین نے یہ واقعہ کتاب "بہجۃ الاسرار" سے نقل کیا ہے اس لیے اس کتاب کی توثیق ملاحظہ کریں۔(۱) مولوی خلیق احمد نظامی دیوبندی صاحب اپنی کتاب "حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی" میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تالیف "زبدۃ الآثار" کے تعارف کے ضمن میں لکھتے ہیں:

"بہجۃ الاسرار، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حالات میں نہایت قدیم اور مستند کتاب ہے شیخ نورالدین اور حضرت غوث الاعظم کے درمیان فقط دو واسطے ہیں اس بناپر اس کتاب کو خاص اہمیت حاصل ہے شیخ نورالدین جید عالم تھے، قادری سلسلہ میں بیعت تھے۔"

(حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۲۰۰، ۱۹۹ مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، ۱۸ اردو بازار، لاہور)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی، حضرت مجدد الف ثانی کے نام لکھے گئے اپنے فارسی مکتوب میں لکھتے ہیں:

''بهجة الاسرار که کتابیے معتبر''

(حیات شیخ عبدالحق محدث دہلوی، صفحہ ۳۲۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ، ۱۸ اردو بازار، لاہور)

اس فارسی اقتباس کا مفہوم ہے کہ ''بہجۃ الاسرار معتبر کتاب ہے''۔ (''بہجۃ الاسرار'' کی ثقاہت اور حضرت غوث الاعظم سے غایت محبت کی بنا پر حضرت شیخ عبدالحق دہلوی نے اس کی تلخیص ''زبدۃ الآثار'' کے نام سے کی)۔ حضور علیہ السلام کی حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں تشریف آوری کا ایک واقعہ حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حضرت غوث اعظم کی سوانح مبارکہ کے متعلق لکھی جانے والی اپنی کتاب ''نزہۃ الخواطر'' میں ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

عن السيد الكبير الرفيع المرتقى العارف المعروف بالشيخ بقا قدس سره قال حضرت مجلس سيدنا السيد الشيخ محى الدين عبدالقادر رضى الله عنه فبينما الى الارض ثم صعد الكرسى وجلس على المرقاة الثانيه فاشهدت ان المرقاة الاولى قد اتسعت حتى صارت مدى البصر وفرشت من السند س الاخضر وجلس عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر وعثمان وعلى رضى الله تعالىٰ عنهم اجمعين وتجلى الحق سبحانه وتعالىٰ على قلب سيدنا السيد الشيخ عبدالقادر فمال حتى كا ديسقط فامسكه عليه السلام لئلا يقع ثم تضآء ل الى ان تصاغر حتى صار كالعصفور ثم نماحتى صار على صورة هائلة ثم توارى عنه هذا كله۔ (نزہۃ الخواطر صفحہ 64 مطبوعہ مؤسسۃ الشرف، (داتا دربار مارکیٹ) لاہور)

ترجمہ: ''سید کبیر المعروف بہ شیخ بقاء کا بیان ہے کہ میں ایک دفعہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ عنہ کی مجلس میں وعظ سن رہا تھا کہ آپ قطع کلام کر کے منبر

سے زمین پر اتر آئے پھر منبر کے دوسرے زینے پر جا بیٹھے میں نے دیکھا کہ پہلا زینہ اس قدر وسیع ہوگیا کہ حد نگاہ تک پھیل گیا اس پر ریشمی فرش بچھ گیا آنحضرت ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ، حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہی بیٹھے تھے تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیخ کے دل پر تجلی ڈالی آپ جھکے اور قریب تھا کہ آپ زمین پر گر پڑتے کہ رسول اللہ ﷺ نے سہارا دیا پھر آپ سمٹنے لگے یہاں تک کہ آپ کا وجود چڑیا کی طرح چھوٹا ہوگیا چند لمحوں بعد یہ وجود بڑھنے لگا حتیٰ کہ ایک ہیبت ناک صورت اختیار کر گیا پھر یہ سب کچھ میری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔"

(نزہۃ الخاطر الفاتر مترجم اردو، صفحہ 92,93 مطبوعہ قادری رضوی کتب خانہ، گنج بخش روڈ لاہور)

آپ نے ملاحظہ کیا کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حضور علیہ السلام کا خلفاء راشدین کے ساتھ حضرت غوث اعظم کی مجلس میں تشریف لانا بیان کیا ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان کے موقف کی رو سے حضرت ملا علی قاری بھی گستاخ رسول ﷺ قرار پائے۔ (نعوذ باللہ)

نزہۃ الخواطر کی توثیق:

۱۔ مولوی عبدالحلیم چشتی دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب "فوائد جامعہ شرح عجالہ نافعہ" صفحہ ۶۔ (مطبوعہ نور محمد کتب خانہ تجارتِ کتب، آرام باغ، کراچی، سن اشاعت ۱۹۶۴ء) میں ملا علی قاری کے ترجمہ میں "نزہۃ الخواطر" کو ملا علی قاری کی تالیف قرار دیا ہے۔

۲۔ مولوی احمد رضا بجنوری دیوبندی صاحب نے مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحب اور دیگر دیوبندی علما کے افادات کو "انوار الباری شرح صحیح بخاری" کے نام سے مرتب کیا ہے۔ اس کی جلد ۲ صفحہ ۱۷۵۔

(مطبوعہ ادارہ تالیفات اشرفیہ، بیرون بوہڑ گیٹ، ملتان، ۱۸۰۰ء)

میں ملا علی قاری کے ترجمہ میں انہوں نے ''نزہۃ الخواطر'' کو بھی ملا علی قاری کی تالیف تسلیم کیا ہے۔ (۲) دو دیوبندی علما کے حوالہ جات سے ''نزہۃ الخواطر'' کی توثیق اس لیے پیش کی گئی ہے تا کہ دیوبندی لاجواب ہو کر یہ نہ کہہ دیں کہ یہ ملا علی قاری کی تالیف ہی نہیں۔)

حضرت غوث اعظم کی محفل میں جناب رسول اللہ کی تشریف آوری کا مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی سے ثبوت:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی غوث پاک کی مجلس میں تشریف آوری کے متعلق ''تذکرۃ الرشید'' کے مولف مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب بھی ''الفتح الربانی'' کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''آپ کی مجلس شریفہ مورد انوار ربانی و مطرح رحمت والطاف یزدانی تھی جس میں صلحاء جنات و ملائکہ کے علاوہ انبیاء علیہم السلام کی ارواح طیبات کی روحانی شرکت ہوتی اور کبھی کبھی روح پُرفتوح سید ولد آدم علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کا نزول اجلال بھی تربیت و تائید کی غرض سے ہوا کرتا تھا۔''

(دیباچہ فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی صفحہ 14 مطبوعہ دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی)

اس اقتباس سے بھی سیدی اعلیٰ حضرت کی تائید (دیوبندی عالم سے) ثابت ہوگئی یہی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب کی ترجمہ شدہ ''الفتح الربانی'' کے آخر میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق لکھا ہے کہ بوقت وصال

''آپ نے فرمایا میرے پاس تمہارے سوا (فرشتے) آئے ہیں لہٰذا جگہ خالی کرو اور ان کے ساتھ باادب رہو یہاں (فرشتوں اور ارواح انبیاء) کا بڑا انبوہ ہے ان پر جگہ تنگ نہ کرو۔''

(فیوض یزدانی ترجمہ الفتح الربانی مترجم عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صفحہ 442 مطبوعہ دارالاشاعت اردو بازار کراچی)

بریکٹوں میں درج الفاظ بھی مولوی عاشق الٰہی میرٹھی صاحب کے نقل کردہ ہیں۔

ذرا آئینہ تو دیکھیے: محمد اقبال دیوبندی خلیفہ مولوی زکریا کو جناب رسول اللہ نے بوٹ پہنائے (نعوذ باللہ)

دیوبندی حضرات کی نئی گستاخی پہلی دفعہ منظر عام پر:

مولوی زکریا دیوبندی کے خلیفہ محمد اقبال دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''بهجة القلوب'' میں اپنے متعلق ایک مکاشفہ یوں نقل کرتے ہیں:

''حضور ﷺ کے ہاتھ میں خوبصورت فوجی بوٹ وہ اوپر سے پھاڑا گیا ہے اور اس میں ایک مادہ جیسے دو انڈوں کی زردی سفیدی ملا کر ڈال رہے ہیں اور اپنی انگلیوں کو اس پر مل رہے ہیں اور ساتھ ساتھ مسکرا کر فرما رہے ہیں کہ پختگی اور پائیداری تو ہے ہی عمدہ چیز مگر نرمی کے ساتھ ہونی چاہیے اور بوٹ کو مروڑ کر دکھایا کہ جوتا بھی پائیدار ہو مگر سخت ہو تو پاؤں پر اچھا نہیں لگتا کجا انسان اور صوفی بھی، پختگی اور مضبوطی تو ہونی ہی چاہیے اور جتنی بھی ہو اچھا ہے مگر نرمی کے ساتھ پھر صوفی صاحب کو وہ بوٹ پہنائے تو وہ نیچے سے خود بخود اونچے ہونے لگے۔'' (بهجة القلوب صفحہ ۴۶ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

استغفر اللہ العظیم دیوبندی حضرات کی شقاوت قلبی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوگا کہ مولوی زکریا صاحب کے خلیفہ اپنی کتاب میں خود اپنے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے ہاتھوں سے بوٹ پہنائے۔ اللہ تعالیٰ ایسے گستاخوں کو تباہ و برباد کرے جنہیں ایسی گستاخی کو لکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کا ذرا خوف نہ آیا۔

''بهجة القلوب'' کی توثیق:

پہلا اقتباس: کتاب ''بهجة القلوب'' کے مرتب اقبال دیوبندی صاحب (خلیفہ

مولوی زکریا دیوبندی) اس کتاب کے متعلق لکھتے ہیں:

''بندہ کو یہ تمام منامات و مکاشفات حضرت کے ذاتی روزنامچے سے نقل کرنے کا موقع مِل گیا تھا حضرت کے روزنامچے کا حوالہ مع تاریخ، دن اس کے مستند ہونے کیلئے کافی ہے۔''

(بهجة القلوب صفحہ۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انار کلی، لاہور)

دوسرا اقتباس: اقبال دیوبندی صاحب اپنی کتاب کو مستند ثابت کرنے کے لیے دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ

''خواب کبھی تو سچی اور واقعہ کے مطابق ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی مگر مکاشفہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔''

(بهجة القلوب صفحہ۴ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انار کلی، لاہور)

تیسرا اقتباس: اسی کتاب کے متعلق اقبال دیوبندی صاحب مزید لکھتے ہیں:

''بندہ نے مکاشفات کے بیان میں اس کا التزام کیا ہے کہ سینکڑوں مکاشفات میں سے صرف چالیس مکاشفات اور منامات ہی درج کیے ہیں جو کہ یا تو خود حضرت اقدس کے ہیں یا حضرت کے خاص خلفاً صاحبِ نسبت و علم اور باطنی ادراک رکھنے والے ذاکر شاغل حضرات نے بیان کیے اور ان کو حضرتِ اقدس (یعنی انکے مولوی زکریا دیوبندی) نے اپنے روزنامچے میں درج کرانے کے قابل قرار دیا'' (بهجة القلوب صفحہ ۹، ۱۰ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انار کلی، لاہور)

چوتھا اقتباس: اپنی کتاب کی صحت ثابت کرنے کے لیے اقبال دیوبندی صاحب حدیث پاک کو اپنی تائید میں لاتے ہوئے لکھتے ہیں:

''جن رؤیاء صالحہ اور مکاشفات میں حضور اکرم ﷺ کی زیارت اور حضور کے ارشادات ہوئے ہوں انکی اہمیت و صداقت ظاہر ہے

کہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مجھ کو خواب میں دیکھا اس نے مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہو سکتا۔"

(بہجۃ القلوب صفحہ ۱ مطبوعہ ادارہ اسلامیات، ۱۹۰ انارکلی، لاہور)

ان چار اقتباسات سے یہ بات واضح ہوگئی کہ کتاب "بہجۃ القلوب" مولوی زکریا دیوبندی صاحب کی ذاتی ڈائری میں درج (انکے نزدیک) معتمد مکاشفات و منامات کے بیان پر مشتمل ہے۔ جس سے ثابت ہوا کہ جناب رسول اللہ کی شدید گستاخی پر مبنی اقبال دیوبندی صاحب کا نقل کردہ یہ اقتباس دراصل مولوی زکریا دیوبندی کا پسندیدہ ہے۔ لہذا دیوبندی تبلیغی جماعت کے شیخ الحدیث مولوی زکریا دیوبندی اور انکے خلیفہ اقبال دیوبندی، دونوں (رسول اللہ ﷺ کے متعلق) اس گستاخی کے ذمہ دار قرار پاتے ہیں۔ ڈاکٹر خالد محمود اور الیاس گھمن دیوبندی صاحبان! بتائیے کہ اگر اعلیٰ حضرت صرف جناب رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا غوث پاک کی مجلس میں (فیوض و برکات عطا کرنے کے لیے) تشریف لانا بیان کریں تو آپ اسے گستاخی قرار دیتے ہیں لہذا آپ کے اس اعتراض کی رُو سے ثابت ہوتا ہے کہ "بہجۃ القلوب" میں نقل کیا گیا مذکورہ اقتباس اس سے بھی زیادہ شدید گستاخی پر مبنی ہے۔ (الحمد للہ اعلیحضرت کی اس بات کا ثبوت سطور بالا میں چار مسلمان بزرگانِ دین (۱) حضرت امام ابوالحسن نورالدین شطنوفی (۲) حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی (۳) حضرت ملا علی قاری (۴) حضرت شاہ ابوالمعالی (رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی کتب سے پیش کر دیا گیا ہے بلکہ دیوبندی معترضین کے فرقہ کے مستند مولوی عاشق الٰہی میر ٹھی آنجہانی دیوبندی صاحب کی تحریر سے بھی اسکا ثبوت پیش کر دیا گیا ہے۔) آپ دیوبندی حضرات کے اعلیٰ حضرت پر کیے گئے اعتراض کے مطابق یہ سب حضرات بھی انبیاء علیہم السلام کے گستاخ قرار پاتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت کی تائید میں نقل کیے گئے پہلے چار مسلمان بزرگانِ دین کا شاید آپ

کو کوئی رنج نہ ہو لیکن اپنے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی، مولوی زکریا دیوبندی اور اقبال دیوبندی صاحبان کا آپ کی اپنی چھری سے ذبح ہو جانے کا یقیناً آپ کو بہت دکھ ہوگا لیکن کیا کیا جائے دیوبندی حضرات جب فضول اور دجل و فریب پر مبنی اعتراضات کریں گے تو اس کا یہ نتیجہ تو نکلے گا۔ درحقیقت تعصب، ضد اور دجل کی عادت سے مجبور دیوبندیوں وہابیوں کا یہی علاج ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی اور مولوی الیاس گھمن دیوبندی صاحبان سے سوالات

سوال نمبر 1:

حضرت غوث اعظم کی مجلس میں حضور ﷺ اور دیگر انبیاء علیہم السلام کا تشریف لانا جن بزرگانِ دین نے بیان کیا وہ آپ کے فتویٰ کی رُو سے گستاخ قرار پاتے ہیں، لہٰذا بتایئے آپ کا اعتراض غلط ہے یا یہ بزرگانِ دین گستاخِ رسول ہیں؟

سوال نمبر 2:

مسلمان بزرگانِ دین کے علاوہ آپ کے مولوی عاشق الٰہی میرٹھی دیوبندی صاحب نے بھی انبیاء علیہم السلام کا حضرت غوث الاعظم کی مجلس میں تشریف لانا بیان کیا ہے لہٰذا آپ کے میرٹھی دیوبندی صاحب بھی آپ کے فتویٰ کی رُو سے گستاخِ رسول قرار پائے۔ اب سوال یہ ہے کہ (جس طرح آپ نے سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو گستاخِ رسول قرار دیا) میرٹھی صاحب کے متعلق بھی اسی طرح کا فتویٰ جاری فرمائیں گے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟ بیان کی گئی وجہ معقول اور مدلل ہو، دیوبندی مذہب سے متعارض نہ ہو۔

سوال نمبر ۳:

جنابِ رسول اللہ کی گستاخی پر مبنی سطورِ بالا میں نقل کیا گیا مولوی زکریا دیوبندی

اور اقبال دیوبندی صاحبان کا پسندیدہ اور معتمد واقعہ جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ جناب رسول اللہ نے اقبال دیوبندی کو بوٹ پہنائے (نعوذ باللہ) کیا اس واقعہ میں آپ گستاخی سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر آپ کا جواب نہ میں ہے تو ''مطالعہ بریلویت'' اور ''فرقہ بریلویت'' سمیت ہم اہلسنت کے خلاف لکھی گئی دیگر تحریروں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس بات کو دلائل سے اس طرح بے غبار ثابت کیجیے جس سے آپ کا تضاد ثابت نہ ہو، مذکورین کے دفاع سے عاجزی کی صورت میں ان کے متعلق حکمِ شرعی بیان کریں۔ (جاری ہے)

❁❁❁

مناظر اسلام حضرت مولانا یوسف رضوی صاحب کے لیے صدمہ!

مناظر اسلام قاطع وہابیت و دیوبندیت حضرت مولانا محمد یوسف رضوی (المعروف ٹو کے والی سرکار) کی والدہ محترمہ قضائے الٰہی سے انتقال کر گئیں ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ غم والم کی اس مشکل گھڑی میں اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کی والدہ محترمہ کی مغفرت فرمائے اور انہیں حضور علیہ السلام کی شفاعت نصیب فرمائے قارئین کلمہ حق سے استدعا ہے کہ مرحومہ کے لیے ایصال ثواب کر کے ثوابِ دارین حاصل کریں۔ (ادارہ کلمہ حق)

قسط نمبر 10

دیوبندی خود بدلتے نہیں کتابوں کو بدل دیتے ہیں

میثم عباس قادری رضوی massam.qadiri@gmail.com

دیوبندی تحریف نمبر 32:

❁ الادب المفرد میں درج حدیث پاک سے تحریف:

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اسلامی آدابِ معاشرت کے متعلق لکھی جانے والی اپنی کتاب ''الادب المفرد'' میں صحابی رسول حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے جس کا مفہوم ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کا پاؤں سن ہوگیا تو ایک آدمی نے انہیں کہا کہ لوگوں میں جو آدمی آپ کو سب سے زیادہ محبوب ہے اس کو یاد کریں تو آپ نے فرمایا ''یا محمد'' اس حدیث کے عربی متن کا عکس ملاحظہ کریں۔

٤٣٨ - باب: ما يقول الرجل إذا خدرت رجله

٩٩٣ - حدثنا أبو نُعيم قال: حدثنا سفيانُ عن أبي إسحٰق، عن عبد الرَّحمٰن بن سعد قال: خدرتْ رِجْلُ ابنِ عمرَ، فقال له رجلٌ: اذكُرْ أحبَّ النّاسِ إليكَ، فقالَ: يا مُحمّدُ''[1]. [ضعيف| تخريج الكلم الطيّب| ٢٣٥].

(الادب المفرد (عربی) ''باب ما يقول الرجل اذا خدرت رجله'' صفحہ 262 مطبوعہ مکتبہ دارالاشاعت اردو بازار، ایم اے جناح روڈ، کراچی اپریل 2010)

دیوبندی حضرات کے مکتبہ دارالاشاعت کی شائع کردہ ''الادب المفرد'' (عربی) سے حدیث کا عکس آپ نے ملاحظہ کیا کہ اس میں '''یا محمد'' کے الفاظ موجود ہیں لیکن جب اسی دیوبندی مکتبہ دارالاشاعت کی طرف سے یہی کتاب ''الادب المفرد'' عربی متن اور مولوی خالد خان گڑھی دیوبندی صاحب کے اردو ترجمہ وتشریح کے ساتھ شائع کی گئی تو اس میں درج مذکورہ بالا حدیث کے عربی متن اور اردو ترجمہ سے محمد کے ساتھ ذکر کردہ لفظ

''یا'' کو نکال کر دیوبندی مولوی صاحب نے تحریف کا ارتکاب کر دیا۔ اس تحریف کا عکس ذیل میں ملاحظہ کریں۔

۴۳۷۔ باب: پاؤں سن ہو جانے پر کیا کہے؟	(۴۳۷) بَابُ مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ إِذَا خَدِرَتْ رِجْلُهُ
۹۶۳۔ ترجمہ: عبدالرحمن بن سعد بیان کرتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا۔ تو ایک آدمی نے اس سے کہا کہ لوگوں میں سے جو آدمی آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہو اس کو یاد کرو۔ تو آپ نے فرمایا! محمد (ﷺ)	۹۶۳: (ت: ۲۲۰) حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُذْكُرْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيْكَ. فَقَالَ مُحَمَّدٌ

(الادب المفرد (عربی/اردو)) صفحہ 488 مطبوعہ دار الاشاعت اردو بازار ایم اے جناح روڈ کراچی)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندی مولوی صاحب نے حدیث پاک کے عربی متن اور ترجمہ میں دونوں جگہ تحریف کا ارتکاب کیا ہے افسوس حدیث رسول بھی ان دیوبندیوں کے ذوق تحریف سے محفوظ نہ رہ سکی اور یوں دیوبندی حضرات کے نامہ اعمال میں ایک اور تحریف کا اضافہ ہو گیا (یہ تحریف شدہ نسخہ اردو/عربی مفتی شفیع دیوبندی، مولوی عاشق الٰہی بلند شہری دیوبندی، مفتی ولی حسن دیوبندی صاحبان کا تصدیق شدہ ہے)

دیوبندی تحریف نمبر 33:

- مولانا کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب ''تازیانہ سنت'' میں بھی دیوبندیوں کی طرف سے تحریف:

مناظر اسلام، فاتح رافضیت، قاطع وہابیت و دیوبندیت حضرت علامہ ابو الفضل محمد کرم الدین دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ عادت مبارکہ تھی کہ جہاں بھی آپ نے فرقہ جات باطلہ کا ذکر کیا وہاں وہابیت کو بھی ان میں شامل رکھا۔ آپ نے شیعہ کے رد میں لکھی جانے والی اپنی کتاب ''تازیانہ سنت'' میں بھی مرزائیت، چکڑالویت، رافضیت اور نیچریت کے ساتھ وہابیت کو بھی فرقہ جات باطلہ میں شمار کیا ہے۔ حضرت دبیر علیہ الرحمہ کی حیات مبارکہ میں

شائع ہونے والی کتاب انکی ''تازیانہ سنت'' کے اصل اور صحیح نسخہ سے اس عبارت کا عکس ملاحظہ کریں۔

اور اسمیں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ سرزمین پاک یثرب وبطحا رتمام مذاہب باطلہ رفض۔ وہابیت ۔مرزائیت ۔چکڑالویت ۔نیچریت وغیرہ وغیرہ سے ہمیشہ پاک وصاف رہی ہے اور رہیگی وہاں خالص مذہب اہل السنۃ والجماعۃ اور حنفیت کا سکہ چل رہا ہے

(تازیانہ سنت، صفحہ 5، مطبوعہ مطبع سراج المطابع جہلم)

لیکن ابھی حال ہی میں مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب کے مقدمہ، حواشی اور اہتمام کے ساتھ فروری 2013 میں شائع ہوئی تو حسب سابق مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب نے اس کتاب کی مذکورہ بالا عبارت سے ''وہابیت'' کا لفظ نکال کر تحریف کا ارتکاب کر دیا۔ سلفی صاحب کے اہتمام سے شائع ہونے والی ''تازیانہ سنت'' سے اس تحریف شدہ عبارت کا عکس ملاحظہ کریں۔

اور اس میں کچھ شک نہیں ہے کہ وہ
سرزمین پاک یثرب وبطحاء تمام مذاہب باطلہ رفض، مرزائیت، چکڑالویت، نیچریت وغیرہ وغیرہ سے ہمیشہ پاک وصاف رہی ہے

(تازیانہ سنت صفحہ 34، ناشر ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک ملتان روڈ لاہور 2013)

قارئین کرام! آپ نے مولانا دبیر کی کتاب کی تحریف شدہ عبارت کا عکس ملاحظہ کیا کہ سلفی دیوبندی صاحب نے بددیانتی کرتے ہوئے فرقہ جات باطلہ سے وہابیت کا نکال دیا ہے جو کہ صریح بددیانتی ہے۔ مولانا دبیر اسی کتاب تازیانہ سنت میں شیعہ مؤلف کی طرف سے کی گئی تحریف کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ناظرین غور فرمائیں کیا یہودیوں کی تحریف اس سے بڑھ کر تھی جن کی نسبت حق تعالیٰ نے فرمایا ہے **یحرفون الکلم عن مواضعہ** وہ تو کلمات کے محل تبدیل کرتے تھے اور آپ ایک کلمہ کو بالکل کھا گئے۔

(تازیانہ سنت صفحہ 73 مطبوعہ مطبع سراج المطابع جہلم، ایضاً صفحہ 152 ناشر ادارہ مظہر التحقیق متصل جامع مسجد ختم نبوت کھاڑک ملتان روڈ لاہور 2013)

مولانا دبیر کی اس وضاحت کے مطابق یہ کہنا بالکل درست ہے کہ سلفی صاحب

اور ان کے پیشوا قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب، مولانا دبیر کی کتب میں تحریفات کا ارتکاب کر کے یہودیوں سے بھی بڑھ گئے۔ یاد رہے کہ سلفی دیوبندی صاحب سے پہلے ان کے پیشوا قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب بھی مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''آفتابِ ہدایت'' سے فرقہ جات باطلہ کے ناموں سے ''وہابیت'' کو نکالنے سمیت 10 تحریفات کر چکے ہیں اور مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب بھی مولانا دبیر علیہ الرحمہ کی کتاب ''السیف المسلول'' سے فرقہ جات باطلہ سے لفظ ''وہابی'' اور ''سعودی نجدی وہابیوں کا رد'' نکال کر دو تحریفات پہلے ہی کر چکے ہیں (سلفی صاحب کی طرف سے ''السیف المسلول'' میں کی جانے والی دو تحریفات، کلمہ حق شمارہ 9 صفحہ 75 تا 78 پر بیان کی گئی ہیں) اب مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی ایک اور کتاب ''تازیانہ سنت'' سے بھی فرقہ جات باطلہ سے ''وہابیت'' کا لفظ نکال کر انہوں نے اپنے پیشوا قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب کی سنتِ سیئہ کو زندہ رکھا۔ مولوی عبدالجبار سلفی دیوبندی صاحب سے گذارش ہے کہ وہ اپنے ادارے کا نام ''ادارۂ مظہر التحقیق'' کے بجائے ''ادارۂ مظہر التحریف'' رکھ دیں تو زیادہ مناسب رہے گا سلفی دیوبندی صاحب مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی دیگر کتب بھی شائع کرنے کا اعلان کر چکے ہیں دیکھئے ان میں سلفی صاحب کیا تحریفات کرتے ہیں۔ بہر حال سلفی صاحب کی یہ تحریفات ان کے بُطلان کی واضح دلیل ہیں اس طرح کی تحریفات کر کے ہی یہ مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے کھاتے میں ڈالنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں جس میں ان کو الحمد للہ ناکامی کا سامنا ہے۔

مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کی کتاب ''آفتابِ ہدایت'' کے شروع میں فرقہ جات باطلہ کے ناموں میں شامل لفظ وہابیت کو ان کے بیٹے قاضی مظہر حسین دیوبندی صاحب نے نکال دیا جب اس تحریف کیوجہ سے قاضی صاحب کا رد کیا گیا تو سلفی صاحب نے اس کا دفاع کرتے ہوئے کہا کہ آفتاب ہدایت سے یہ لفظ ''وہابیت'' مولانا دبیر نے خود نکالا تھا جس کے جواب میں راقم نے ان سے مطالبہ کیا ہے کہ آفتابِ ہدایت کا وہ ایڈیشن پیش کریں جو مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں شائع ہوا ہو اور اس میں فرقہ جات باطلہ میں لفظ ''وہابیت'' شامل نہ ہو۔ جو کہ ان شاء اللہ یہ تا قیامت پیش نہیں کر سکیں گے

(تفصیل راقم کے مقالے ''مسلک دبیر پر محرفین کے پیدا کیے گئے شبہات کا ازالہ'' مع آفتاب ہدایت (قدیم عکسی مطبوعہ ادارہ تحفظ عقائد اہلسنت پاکستان میں ملاحظہ کیجئے) سلفی صاحب! بتایئے کیا ''تازیانہ سنت'' میں آپ کی طرف سے کی جانے والی اس نئی تحریف کا بھی آپ کی طرف سے یہ کہہ کر دفاع کیا جائے گا کہ مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ نے بعد وفات خود تصرف فرما کر اس لفظ ''وہابیت'' کو نکال دیا ہے۔ کیا فرماتے ہیں سلفی صاحب؟؟؟

ضروری نوٹ: مولانا دبیر رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب السیف المسلول کے مولانا دبیر کی حیاتِ مبارکہ میں شائع ہونے والے قدیم اور سلفی دیوبندی صاحب کے مطبوعہ نسخوں میں مزید تقابل کیا گیا تو سلفی دیوبندی صاحب کی طرف سے اس کتاب کے آخر میں شامل تقریظات کے حوالہ سے کی گئی مزید تحریفات سامنے آئیں جو ان شاء اللہ تعالیٰ اگلی قسط میں پیش کی جائیں گی۔

دیوبندی تحریف 34:

● سیدی اعلیٰ حضرت کی نعت میں دیوبندیوں کی طرف سے تحریف کا ارتکاب:

مولوی عابد میاں دیوبندی صاحب نے اپنی کتاب ''رحمۃ للعالمین'' میں سیدی اعلیٰ حضرت کی مشہور زمانہ نعت ''سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی'' نقل کی لیکن نعت کے مقطع کے شعر میں (جہاں سیدی اعلیٰ حضرت نے اپنا تخلص ''رضا'' ذکر کیا) تحریف کرتے ہوئے ''رضا'' کا لفظ نکال دیا ہے۔ اس کتاب میں شامل اس تحریف شدہ نعت کا عکس ملاحظہ کریں۔

سب سے اولیٰ واعلیٰ ہمارا نبی	سب سے بالا و والا ہمارا نبی
اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی	دونوں عالم کا دولہا ہمارا نبی
بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا	نورِ اول کا جلوہ ہمارا نبی
جس کو شایاں ہے عرشِ خدا کا جلوس	ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی
بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں	شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی
جسکے تلووں کا دھوون ہے آبحیات	ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
عرش وکرسی کی تھیں آئینہ بندیاں	سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی

خلق سے اولیاء، اولیاء سے رسل | اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی
حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم | وہ ملیح دل آرا ہمارا نبی
ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہوں | حسن نمکین والا ہمارا نبی
جس کی دو بوندیں ہیں کوثر و سلسبیل | ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی
جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی | اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی
قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی | چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی
کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے | دینے والا ہے سچا ہمارا نبی
کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے | پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی
ملک کونین میں انبیاء تاجدار | تاجداروں کا آقا ہمارا نبی
لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے | ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی
سارے اچھوں میں اچھا سمجھئے جسے | ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی
سارے اونچوں سے اونچا سمجھئے جسے | ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی
انبیاء سے کروں عرض کیوں مالکو | کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی
جس نے ٹکڑے کئے ہیں قمر کے وہ ہے | نورِ وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی
سب چمک والے اُجلوں میں چمکا کئے | اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی
جس نے مردہ دلوں کو دی عمرِ ابد | ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی
غمزدوں کو   مژدہ دیجئے کہ ہے | بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی

(رحمۃ للعالمین صفحہ 80,79 مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز تاجران کتب، قرآن محل، آرام باغ کراچی)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ دیوبندی محرف نے نعت کے مقطع (آخری شعر) سے لفظ ''رضا'' نکال دیا گیا ہے۔ اوپر پیش کیے گئے عکس میں کی گئی یہ دیوبندی تحریف مقطع میں شامل الفاظ ''کو'' اور ''مژدہ'' کے درمیان رہ جانے والی خالی جگہ سے بھی مزید واضح ہو رہی ہے۔ (اس کتاب پر مفتی کفایت اللہ دیوبندی، مولوی شبیر عثمانی دیوبندی، مولوی اعزاز علی دیوبندی، مولوی احمد سعید دیوبندی، مولوی اصغر حسین دیوبندی، مولوی عبدالشکور لکھنوی دیوبندی، مولوی حبیب الرحمن دیوبندی، مولوی انور شاہ کشمیری دیوبندی صاحبان نے تقاریظ لکھی ہیں۔)

اعلیٰ حضرت کی نعت میں تحریف کر کے دیوبندی حضرات نے فریق مخالف کی تحریرات میں (موقع پاکر) تحریف کر دینے والی (اکابرِ دیوبند کی جاری کردہ) سیاہ روایت کو برقرار رکھا ہے۔ دیوبندی ذوقِ تحریف کا نشانہ بننے والی سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی اس نعت کے آخری شعر (مقطع) میں لفظ ''رضا'' موجود ہے۔ مکمل نعت کا عکس کتاب حدائقِ بخشش سے ملاحظہ کریں، جس کے آخری شعر میں رضا کا لفظ لکھا ہے

سب سے اولیٰ و اعلیٰ ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سب سے بالا و والا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

اپنے مولیٰ کا پیارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

دونوں عالم کا دولھا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بزمِ آخر کا شمع فروزاں ہوا

نورِ اوّل کا جلوہ ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس کو شایاں ہے عرشِ خدا پر جلوس

ہے وہ سلطانِ والا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بجھ گئیں جس کے آگے سبھی مشعلیں

شمع وہ لے کر آیا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

جس کے تلووں کا دھوون ہے آبِ حیات

ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

عرش و کرسی کی تھیں آئینہ بندیاں

سوئے حق جب سدھارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

خلق سے اولیا اولیا سے رسل

اور رسولوں سے اعلیٰ ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حسن کھاتا ہے جس کے نمک کی قسم

وہ ملیحِ دل آرا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ذکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو

نمکین حسن والا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جس کی دو بوند ہیں کوثر و سلسبیل!

ہے وہ رحمت کا دریا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

جیسے سب کا خدا ایک ہے ویسے ہی

اِن کا اُن کا تمہارا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

قرنوں بدلی رسولوں کی ہوتی رہی

چاند بدلی کا نکلا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہیے

دینے والا ہے سچا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کیا خبر کتنے تارے کھلے چھپ گئے

پر نہ ڈوبے نہ ڈوبا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ملک کونین میں انبیا تاجدار

تاجداروں کا آقا ہمارا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے

ہر مکاں کا اُجالا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

سارے اچھوں میں اچھا سمجھیے جسے

ہے اُس اچھے سے اچھا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

سارے اونچوں میں اونچا سمجھیے جسے

ہے اس اونچے سے اونچا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

انبیا سے کروں عرض کیوں مالکو!

کیا نبی ہے تمہارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

جس نے ٹکڑے کیے ہیں قمر کے وہ ہے

نور وحدت کا ٹکڑا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

سب چمک والے اجلوں میں چمکا کیے

اندھے شیشوں میں چمکا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

جس نے مردہ دلوں کو دی عمر ابد

ہے وہ جانِ مسیحا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

غمزدوں کو رضاؔ مژدہ دیجے کہ ہے

بیکسوں کا سہارا ہمارا نبی (صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم)

(حدائق بخشش صفحہ 94 مطبوعہ مسلم کتابوی، داتا دربار مارکیٹ، لاہور) (جاری ہے)

فیروز اللغات میں دو افسوسناک تحریفات کی نشاندہی

میثم عباس قادری رضوی
(massam.qadiri@gmail.com)

مولوی فیروز الدین صاحب کی مرتب کردہ اُردو لغت ''فیروز اللغات'' میں اُن کی وفات کے بعد فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان کی طرف سے دو افسوس ناک تحریفات کا ارتکاب کیا گیا ہے، تفصیل کچھ یوں ہے۔

فیروز اللغات جدید میں پہلی تحریف

فیروز سنز کی طرف سے 1968ء میں شائع ہونے والا ایڈیشن راقم کے پیش نظر ہے جس میں ''نبی'' کے معانی بیان کرتے ہوئے لکھا ہے ''خبر رساں'' رسول ''خبر پہنچانے والا'' **''پیغمبر'' ''اللہ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا''**

(فیروز اللغات صفحہ 1174 مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان طبع دوم 1968ء)

اس سے ثابت ہوا کہ نبی کا معنی ''غیب کی خبریں دینے والا'' درست ہے۔ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ مفتی احمد رضا خان محدث و محقق بریلوی علیہ الرحمہ نے بھی نبی کا ترجمہ ''غیب بتانے والے'' کیا ہے۔ ڈاکٹر خالد محمود دیوبندی صاحب نبی کے اس ترجمہ کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

''مولانا احمد رضا خان نے قرآن کریم کے ترجمہ میں نبی کے معنی غیب کی خبریں دینے والے کیے ہیں۔''

اس کے کچھ سطر بعد ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں کہ

''مولانا احمد رضا خان نے لفظ نبی کا عام ترجمہ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مقامِ نبوت سے کھلے بندوں انحراف کیا ہے۔''

(مطالعہ بریلویت جلد 2 صفحہ 158 مطبوعہ دار المعارف اردو بازار لاہور، ایضاً جلد 2 صفحہ 157 مطبوعہ حافظی بک ڈپو دیوبند)

اس اقتباس سے یہ اندازہ کرنا مشکل نہیں کہ نبی کے معنی ''غیب بتانے والے'' سے ڈاکٹر خالد دیوبندی صاحب کو کس قدر تکلیف ہے۔ اسی تکلیف کا مداوا کرنے کے لئے ڈاکٹر صاحب نے سیدی اعلیٰ حضرت پر خواہ مخواہ کا اعتراض کیا ہے۔ اسی نجدی وہابی دیوبندی فکر نے ''فیروز اللغات جدید'' میں تحریف کا ارتکاب کرتے ہوئے لفظِ نبی کے معانی یوں لکھ دیئے ہیں ''خبر رساں'' ''خبر پہنچانے والا'' **''پیغمبر'' ''خدا کا پیغام پہنچانے والا۔''** (فیروز اللغات صفحہ 1466 مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان طبع 2005ء)

قارئین کرام! آپ نے ملاحظہ کیا کہ فیروز اللغات (طبع دوم 1968ء) میں درج عبارت **''اللہ کے الہام سے غیب کی باتیں بتانے والا''** کو طبع جدید میں **''خدا کا پیغام پہنچانے والا''** سے بدل کر افسوس ناک تحریف کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

فیروز اللغات جدید میں دوسری تحریف:

فیروز اللغات (طبع دوم 1968ء) میں **''وہابی''** کے تحت لکھا ہے **''شیخ عبدالوہاب کے فرقے سے تعلق رکھنے والا۔ اردو میں بغیر تشدید ہا مستعمل ہے۔''**
(فیروز اللغات صفحہ ۷۲۹، بار دوم طبع 1968ء مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان)

لیکن ''فیروز اللغات'' کے جدید ایڈیشن میں **''وہابی''** کے تحت لکھی گئی عبارت کو بدل کر اور اس میں اضافہ کر کے یوں لکھ دیا گیا ہے: **''مسلمانوں کا ایک فرقہ جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کا پیرو ہے، وہابی بدعتوں کے سخت مخالف ہیں اور خدا کے سوا کسی کی تعظیم شرک سمجھتے ہیں، ائمہ کی تقلید کے بھی قائل نہیں۔''** (فیروز اللغات صفحہ 1483 مطبوعہ فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان 2005ء)

حالانکہ فیروز اللغات طبع دوم میں وہابی فرقہ کو **''مسلمانوں کا ایک فرقہ''** قطعاً نہیں لکھا تھا یہ وہابی نجدی دیوبندی فکر کی کاروائی ہے۔ جس نے مولوی فیروز الدین صاحب کی وفات کے بعد ان کی کتاب کے متن میں تبدیلیاں کر کے تحریف کا ارتکاب کیا ہے جو نہایت مذموم فعل ہے اگر فیروز سنز لمیٹڈ پاکستان کے ذمہ داران کو اپنی شائع کردہ کتاب کے مندرجات غلط معلوم ہوئے تھے تو اس کے متن میں تحریف کر دینا کہاں کا انصاف ہے؟

✿✿✿

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے باغی دیوبندی مرید

قاری شوکت علی چشتی رضوی

نومولود فرقہ دیوبندیہ کے بانی اور ان کے مزعومہ قاسم العلوم قاسم نانوتوی صاحب سے پوچھا گیا کہ

''حضرت مخدوم عالم حاجی امداد اللہ صاحب عالم بھی ہیں اس کے جواب میں فرمایا کہ عالم ہونا کیا معنی اللہ نے ان کی ذات پاک کو عالم گر بنایا ہے۔'' (شمائم امدادیہ صفحہ نمبر ۱۱)

قارئین غور فرمائیں وہ صرف عالم ہی نہیں بلکہ عالم بنانے والے تھے۔

مولوی عاشق الہی میرٹھی دیوبندی صاحب نے تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۵ میں حاجی صاحب کے متعلق لکھا ہے:

''حقیقت آگاہ معرفت دستگاہ حافظ، کتاب اللہ، سید السادات، العظام، افتخار المشائخ الاعلام، مرکز الخواص والعلوم، منبع البرکات القدسیہ، مظہر الفیوضات المرضیہ، معدن المعارف الالہیہ، مخزن الحقائق مجمع الدقائق، سراج اقرانہ، قدوۃ اہل زمانہ، سلطان العارفین، ملک التارکین، غوث الکاملین، غیاث الطالبین، چمنستان حب الہی کے پھول۔''

حاجی صاحب کو اکابر دیوبند کا پیرومرشد ماننے کے باوجود عملاً دیوبندی کس صاف اور واضح انداز میں امداد اللہ صاحب کے باغی اور بغاوت کے مرتکب ہیں اس کا آنے والے صفحات میں پتہ چل جائے گا ہم انشاء اللہ ایسے حوالے نقل کریں گے جن میں موجودہ اور سابقہ مرید اپنے پیرومرشد پر کفر اور شرک وبدعت کے فتوے لگاتے نظر آئیں

گے۔ گویا کہ

زبان میری ہے بات ان کی   انہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں

نومولود دیوبندی مذہب کے پیر و مرشد اور سید الطائفہ الدیوبندیہ حاجی امداد اللہ مہاجر مکی صاحب اپنے اشعار میں رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

یارسول کبریا فریاد ہے یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے

آپ کی امداد ہو میرا یا نبی حال ابتر ہوا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آج کل

اے میرے مشکل کشا فریاد ہے

(کلیات امدادیہ صفحہ ۹۰، ۹۱، مطبوعہ دارالاشاعت اُردو بازار کراچی)

یہ عبارت واضح ہے کہ دیوبندیہ کے پیر و مرشد امداد اللہ صاحب نبی کریم ﷺ کو مشکل کشا سمجھتے بھی ہیں اور کہتے بھی ہیں اور آپ ﷺ کو وصال کے بعد مدد کے لئے پکار رہے ہیں۔

قارئین! دیوبندی اکابر کے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کا عقیدہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ان کے بارے میں دیوبندی فرقہ کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں:

''حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کے وہی عقائد ہیں جو اہل حق کے ہیں۔'' (امداد الفتاویٰ جلد ۵ صفحہ ۲۷۰)

حاجی امداد اللہ صاحب کے عقائد کو حق لکھنے والے تھانوی صاحب کے متعلق مولوی محمد روح اللہ نقشبندی غفوری دیوبندی لکھتا ہے جس کا خلاصہ ہے کہ

''تھانوی جیسے محقق، حکیم عالم اور فقیہہ کی بات ہمارے لئے سند ہوتی ہے۔'' (مجاذیب کی پراسرار دنیا صفحہ ۸۶)

الحمد للہ ثابت ہو گیا یا رسول اللہ پکارنا، نبی رحمت ﷺ کو مشکل کشا سمجھنا اور مشکل کشائی کے لئے پکارنا اور مددگار سمجھنا اور مدد کے لئے پکارنا یہ اہل حق کا عقیدہ ہے اور جو یہ

عقیدہ رکھے وہ اہل حق ہے۔ اہل سنت ہونے کے لئے اہل حق ہونا ضروری ہے لہٰذا اس عقیدہ کو کفر و شرک بدعت کہنے والے دیوبندی علماء اہل سنت اور اہل حق نہیں ہو سکتے۔

قارئین! دیوبندی مذہب کے پیر و مرشد کے یہ شعر بھی ملاحظہ فرمائیں:

دور کر دل سے حجاب جہل و غفلت میرے رب
کھول دے دل میں درِ علم حقیقت میرے رب
ہادی عالم مشکل کشا کے واسطے

(کلیات امدادیہ صفحہ ۱۰۳)

یہ عبارت اپنے مفہوم میں واضح ہے کہ اہل دیوبند کے پیر و مرشد امداد اللہ مہاجر مکی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھی مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ تھانوی دیوبندی مذہب کے حکیم تھانوی صاحب کی صراحت کے مطابق حاجی صاحب کا عقیدہ اہل حق کا عقیدہ ہے جس سے یہ بخوبی ثابت ہوا کہ جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانے وہ اہل حق ہے جو نہ مانے اہل باطل ہے۔ گھمن جی! دیکھا اپنے پیر و مرشد کا عقیدہ کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مشکل کشا مانتے اور لکھتے ہیں۔

اہل سنت و جماعت حنفی بریلوی پر شرک کا فتویٰ لگانے والے دیوبندیوں نے کبھی اپنے گھر کی بھی خبر لی ہے؟

بقول مہتمم دارالعلوم دیوبند قاری محمد طیب دیوبندی ''حضرت امداد اللہ مہاجر مکی قدس سرہ جو پوری اس جماعت دیوبند کے شیخ طائفہ ہیں۔'' (خطبات حکیم الاسلام جلد ۷ صفحہ ۲۰۶)

حاجی امداد اللہ مہاجر مکی کی مذکورہ تعلیم دیکھئے اور دوسری جانب دیوبندی مریدوں کا عمل ملاحظہ فرمائیں کہ یا رسول اللہ کہنا شرک، یا رسول اللہ مدد کہنا شرک ہے۔

یہ بات تو کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ علمائے دیوبند نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل کشا اور دور سے سننے والا ماننا شرک سمجھتے ہیں۔

شریعت کی دھجیاں بکھیرنے والے اور منبر و محراب کے تقدس کو پامال کرنے

والے دیوبندی مذہب کے علماء ایک طرف دینی بے راہ روی کے مرتکب ہو رہے ہیں تو دوسری طرف یہ اپنے پیر ومرشد کے عقیدہ کو حق مان کر بھی اپنے بقول ''شیخ الطائفۃ الدیوبندیہ، شیخ العرب والعجم، حجۃ اللہ، آیت اللہ، غوث الکاملین، غیاث الطالبین، سالکان العارفین، علم لدنی کے جامہ، عنبر شمامہ سے آراستہ، معدن المعارف الٰہیہ، مخزن الحقائق'' پر شرک کے فتوے لگا کر بغاوت کر رہے ہیں۔ میں امداد اللہ صاحب کے دیوبندی عقیدت مندوں سے پوچھتا ہوں کہ اگر بقول آپ کے بڑوں نے اگر حاجی صاحب کے عقائد کو کفریہ شرکیہ ہی کہنا تھا تو حاجی صاحب کو اپنا پیر ومرشد کیوں مانا؟

اگر کہیں کہ حاجی صاحب ان عقائد کی بناء پر مشرک نہیں تو پھر یہی عقید ونظریہ رکھنے والے اہل سنت وجماعت حنفی بریلوی کو مشرک کافر بدعتی کہنا کہاں کا انصاف ہے؟

الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ کہنا جائز ہے:

ال دیوبند کے پیر ومرشد سیدی وسندی اعلیٰ حضرت امداد اللہ مہاجر مکی لکھتے ہیں ''تہجد کی بارہ رکعتیں چھ سلاموں سے پڑھی جائیں، ہر رکعت میں تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نہایت خشوع وخضوع سے تین یا پانچ یا سات بار ہاتھ اُٹھا کر ''اللھم طھر قلبی'' پڑھے اور توبہ استغفار کے بعد استغفر اللّٰہ اکیس بار پڑھ کر درود ''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ'' تین بار عروج ونزول کے طریقے پر پڑھے''۔

(ضیاء القلوب مشمولہ کلیات امدادیہ صفحہ ۱۵)

مزید لکھتے ہیں:

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا طریقہ: عشاء کی نماز کے بعد پوری پاکی سے نئے کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر ادب سے مدینہ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور خدا کی درگاہ میں جمال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حاصل ہونے کی دعا کرے اور دل کو تمام خیالات سے خالی کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

صورت کا سفید شفاف کپڑے اور سبز پگڑی اور منور چہرے کے ساتھ تصور کرے اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ'' کے داہنے اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یانبی اللّٰہ'' کی بائیں اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یاحبیب اللّٰہ'' کی ضرب دل پر لگائے اور متواتر جس قدر ہو سکے درود شریف پڑھے۔ اس کے بعد طاق عدد میں جس قدر ہو سکے ''اللھم صل علیٰ محمد کماامرتنا ان نصلی علیہ، اللھم صل علی محمد کما ھواھلہ، اللھم صل علی محمد کما تحب وترضیٰ'' اور سوتے وقت ۲۱ بار سورۂ نصر پڑھ کر آپ کے جمال مبارک کا تصور کرے اور درود شریف پڑھتے وقت سر قلب کی طرف اور منہ قبلہ کی طرف داہنی کروٹ سے سوئے اور ''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ'' پڑھ کر داہنی ہتھیلی پر دم کرے اور سر کے نیچے رکھ کر سوئے یہ عمل شب جمعہ یا دوشنبہ کی رات کو کرلے اگر چند بار کرے گا انشاء اللہ مقصد حاصل ہوگا۔'' (کلیات امدادیہ صفحہ ۶۱، حیات امدادیہ صفحہ ۱۶۶)

مزید لکھتے ہیں:

''ملائکہ کا درود شریف پہنچانا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میں احادیث سے ثابت ہے اس اعتقاد سے کوئی شخص ''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ'' کہے کچھ مضائقہ نہیں۔''

(فیصلہ ہفت مسئلہ صفحہ ۱۰، کلیات امدادیہ صفحہ ۸۴)

مزید فرماتے ہیں:

''الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول اللّٰہ'' بصیغۂ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں (یعنی دیوبندی وہابی اشارہ انہیں کی

طرف ہے یہاں ہم زیادہ کلام نہیں کرتے) اتصال معنوی پر مبنی
ہے۔"له الخلق والامر" امر مقید بجہت وطرف وقرب وبعد
وغیرہ نہیں ہے۔پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔"

(امداد المشتاق، صفحہ ۵۹، شمائم امدادیہ صفحہ ۵۲)

قارئین دیوبندیوں کے پیرومرشد نے "الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله" کو نہ صرف درود وسلام تسلیم کیا ہے بلکہ اس کے پڑھنے سے حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کا بھی لکھ دیا ہے بلکہ دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث مولوی زکریا کاندھلوی نے کتاب فضائل درود وسلام کے صفحہ ۲۲ میں لکھا ہے کہ "ہر جگہ "الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله" پڑھا جائے تو زیادہ بہتر ہے" اب ہمارا سوال ہے کہ اگر یہ بناوٹی اور غیر مشروع درود ہے تو کیا بناوٹی درود سے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوسکتی ہے؟

سبز عمامہ کا جواز بھی ثابت ہوا اہل دیوبند کے پیرومرشد سے "الصلوٰۃ والسلام علیك یارسول الله" کا جواز ہم نے ثابت کردیا لیکن اہل دیوبند اس کے پڑھنے والے پر شرک اور بدعت کے فتوے لگاتے ہیں، کبھی بناوٹی کبھی فیصل آبادی درود کہہ کر مذاق اُڑاتے ہیں اور اپنے پیرومرشد کے جواز کے فتوے سے بغاوت کرتے نظر آتے ہیں۔ بدعت کا فتویٰ لگا کر خود بدعت کا طوق گلے میں ڈال لیتے ہیں کیونکہ بقول آپ کے حکیم اشرف علی تھانوی حاجی صاحب کا عقیدہ اہل حق کا عقیدہ ہے۔

❁❁❁

کیا دیوبندی مولوی جاہل و بے وقوف ہوتے ہیں؟

شانِ رضا قادری

قارئین کرام دیوبندی حضرات ضروریات دین کے منکر اور شرکیہ عقائد رکھنے والے لوگوں کے کفر و شرک میں شک کرتے ہیں، مثال کے طور پر دارالعلوم دیوبند کے مفتی سے سوال کیا گیا کہ "آپ کے نزدیک بریلوی کافر ہیں یا مسلمان؟ اس کا جواب دیوبندی مفتی نے کچھ اس طرح دیا کہ "جن بریلویوں کی بریلویت بدعات کی حد تک ہو ان پر حکم کفر نہیں۔ اور جو بریلوی ضروریات دین سے منکر ہو یا عقائد شرکیہ رکھتا ہو۔ یا حضرات امہات المومنین رضی اللہ عنھن میں سے کسی کے حق میں گستاخانہ بکواس کرتا ہو یا اہل حق علمائے اہل سنت والجماعت کے کلام میں دجل و تلبیس مکر و فریب، فراڈ و کتر و بیونت کر کے زبردستی کفر کشید کرتا ہو وغیرہ وغیرہ اس بریلوی کی سلامتی ایمان و اسلام مشکل ہے۔"

(آن لائن فتویٰ دارالعلوم دیوبند انڈیا سیکشن "عقائد و ایمانیات" باب فرق و مذاہب سوال و جواب نمبر 25077)

قارئین کرام قطع نظر اس چیز کے کہ دیوبندی مولوی نے خود دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے کئی جھوٹ بولے اور ہم پر کئی الزامات لگائے حالانکہ کوئی بھی سنی بریلوی نہ تو ضروریات دین کا منکر نہ مشرک نہ امہات المومنین کا گستاخ اور نہ مکر و فریب اور دھوکہ دہی سے دیوبندی امت کے پنڈتوں کو کافر قرار دینے والا۔ خیرا اصل بات جو بیان کرنا چاہ رہا ہوں وہ یہ ہے کہ دیوبندی مفتی نے کچھ باتیں لکھیں اور پھر ان کا حکم یہ لکھا کہ "اس بریلوی کی سلامتی ایمان و اسلام مشکل ہے" حالانکہ اس جاہل مفتی کو یہ نہیں پتہ کہ ضروریات دین کے منکر اور شرکیہ عقائد رکھنے والے شخص کے کفر میں شک کرنا خود کافر ہونا ہے۔ لیکن آپ دیکھیں کے ضروریات دین اور شرک کرنے والے کے بارے میں بھی یہ لکھ رہا ہے کہ ایمان و اسلام مشکل ہے حالانکہ مشکل کیا اس کا ایمان و اسلام سلامت ہے ہی نہیں۔ کیونکہ اس قسم کے کفر میں فقہاء کرام اور علمائے متکلمین رحمہم اللہ تعالیٰ دونوں متفق ہیں کہ ضروریات دین کا منکر کافر ہے اور اس کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ہے لیکن دیوبند کے فاضل مفتی کو ایسے شخص کے بھی کافر ہونے میں بھی شک و تردد ہے ویسے اسی طرح کا فتویٰ علم ذاتی کے معتقد کے بارے میں دیوبندی مذہب کے غوث اعظم مولوی رشید گنگوہی نے بھی دیا تھا،